SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, October 02, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty five minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والذین یجتنبون کبائر الا ثم والفواحش واذ ما غضبو ا ھم
یغفرون- والذین استجابو الر بھم وا قا موا الصلو ۃ وا مر ھم
شو ری بینھم ومما رز قنھم ینفقون والذین اذا اصابھم
البغی ھم ینتصرون وجزا و سیئتہ سیئتہ مثلھا فمن عفا
واصلح فا جرہ علی اللہ انہ لا یحب الظالمین O

(شوریٰ ، ۳۰۔۴۰)

ترجمہ: اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اورجب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم (و تعدی) ہو تو (مناسب طریقے سے) بدلا لیتے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, October 02, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty five minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والذین یجتنبون کبائر الا ثم والفواحش واذ ما غضبو ا هم
یغفرون- والذین استجابو الر بهم وا قا موا الصلو ة وا مر هم
شو ری بینهم ومما رز قنهم ینفقون والذین اذا اصابهم
البغی هم ینتصرون وجزا و سیئته سیئته مثلها فمن عفا
واصلح فا جره علی الله انه لا یحب الظالمین O

(شوریٰ ، ۳۰۔۴۰)

ترجمہ: اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم (و تعدی) ہو تو (مناسب طریقے سے) بدلا لیتے

ہیں اور برائی کا بدلا تو اسی طرح کی برائی ہے مگر جو درگزر کرے اور معاملے کو درست کر دے تو اس کا بدلا اللہ کے ذمے ہے اس میں شک نہیں کہ وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین ۔ پہلے وقفہ سوالات کر لیں یا پہلے point of order کریں پہلے جی

جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب on point of order جی ۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا کل ہی پنجاب حکومت کے ایک بہت ہی شریف النفس اور معقول قسم کے سیاستدان جناب مخدوم الطاف صاحب فوت ہو گئے ہیں میرا خیال ہے جی کہ سب سے پہلے ان کے لئے دعاءمغفرت کر لیں جی۔

جناب چیئرمین ۔ جی ٹھیک ہے جی۔

(دعاءمغفرت کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ جی جناب راشدی صاحب on a point of order۔

جناب حسین شاہ راشدی ۔جناب چیئرمین اپنی سیاسی پارٹی یا اپنے سیاسی لیڈر سے وفا داری ایک بہت بڑا virtue ہے مگر جب کسی سیاسی لیڈر کو اللہ کے ہم پلے لایا جائے اور وہ بھی نعوذ باللہ اس انداز سے کہ واقعی معلوم ہو کہ اللہ جو ہے اس کے ساتھ کوئی اور بھی شرکت کرتا ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے اور خاص طور پر اگر اس قسم کا بیان اس معزز ایوان کا کوئی رکن دے تو بہت ہی دکھ ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کو اس کا نوٹس لینا چاہئیے۔ میرا اشارہ معزز رکن جناب اشتیاق اظہر صاحب کی طرف ہے چونکہ آج کے فرنٹیئر پوسٹ میں ایک خبر ہے حضور میں آپ کو بالکل پڑھ کر بتاؤں گا تب ہی آپ کو معلوم ہو سکے گا کہ یہ کس حد تک شرک کیا گیا ہے ۔

A facility that verges on blasphemy.

یہ ہے اس کا caption۔

Islamabad. In a statement MQM Senator Ishtiaq Azhar said here Monday that the decision of strike on Shaheed-e-Millat Centenary Celeberations was an irrevokable as the order of Al-Mighty Allah creating this universe. The decision of strike was approved by our Chief Altaf Hussain and the strike was

there just as the world was there when Allah said "Kun Fayakoon". Quranic verse in which God Al-Mighty refers to creation of earth on His Orders. How could such an order be revoked or reversed when already decided upon by Altaf Hussain. Continued; Senator Ishtiaq Ishtiaq was talking to the "Frontier Post", the most disgusting part is that despite the fact that the question was repeated many times, the above mentioned blasphemous statement continued to bear out by Ishtiaq affirming that he really meant it. Ishtiaq went on to say that the Government's call to put off the strike because of Centenary Celeberation of Liaqat Ali Khan was only aimed that a scoring point against the MQM, why did they not ask for cancellation of strike when the decision was taken three days ago. Why just a day before. Syed Ishtiaq.

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب آپ دیکھتے ہیں کہ ----

جناب چیئرمین۔ بہر حال اب اس پہ تقریر کیا کرنی ہے - پڑھ لیا ہے۔ سن لیتے ہیں - اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں -

جناب حسین شاہ راشدی - جناب میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کو اس کا نوٹس لینا چاہئیے -

سید اشتیاق اظہر - جناب یہ بات سراسر غلط ہے - میں نے اس قسم کی کوئی بات نہیں کی - لیاقت علی خان کے حوالے سے ان میں سے شاید ہی کوئی آدمی ایسا ہو - جو ان کے قریب رہا ہو - میں ان کے ساتھیوں میں سے ہوں - جب وہ امریکہ سے لوٹ کر آئے - انہوں نے جو اس وقت فلمیں دیکھائیں میں ان لوگوں میں موجود تھا - ہم لوگ ان کی بڑی عزت کرتے ہیں - ایم کیو ایم کی طرف سے 10 نمبر لالو کھیت میں جو قائد اعظم کی تصویریں لگائی گئی ہیں - ان میں جناب شہید ملت لیاقت علی خان کی تصویر بھی شامل ہے - ہم میں سے اس کے بارے میں کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ اس شہید ملت کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے یا الطاف صاحب کو جو ہمارے قائد ہیں - ان کو خدا کا درجہ دیا جائے - یہ نعوذ باللہ نہ صرف غلط ہے بلکہ جو

روحانی میرا پس منظر ہے ۔ اس کے بارے میں بھی آپ جانتے ہیں کہ میں نے کوئی اس قسم کی بات نہیں کہی۔

جناب چیئرمین۔ جی یہ غلط ہے ۔ وضاحت ہوگئی۔ برائے مہربانی مداخلت نہ کریں۔ جب انہوں نے کہہ دیا ہے کہ غلط ہے تو پھر غلط ہے ۔ جب انہوں نے کہہ دیا ہے کہ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی تو یہ غلط ہے ۔ انہوں نے بڑی تفصیل سے کہہ دیا ہے کہ یہ غلط ہے۔ چلیں دوبارہ کہہ دیتے ہیں ۔ جب ایک دفعہ کہہ دیا تو پھر جھگڑا کیا کرنا؟

سید اشتیاق اظہر۔ جناب میں کیا کہوں ۔ مجھ سے کیا چاہتے ہیں ۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ آپ کہیں کہ چونکہ الطاف حسین صاحب نے کہا ہے کہ جس طرح اللہ نے کہا تھا کہ کن فیکون ۔اس طرح ---

جناب چیئرمین۔ نہیں کہا ہو گا ۔ جی جناب بلور صاحب ۔ بہر حال بات ختم ہو گئی ہے ۔ جب انہوں نے کہا ہے کہ غلط ہے تو غلط ہے ۔

جناب الیاس بلور۔ جناب میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کے نالج میں ایک چیز لانا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے ایک بے ایمانی کی انتہا کر دی ہے ۔ جو پاکستان کی تاریخ میں پہلے کبھی نہ تھی ۔

جناب چیئرمین۔ یہ کیا ہو گیا ہے جی ۔

جناب الیاس بلور۔ گندم میں مٹی سیر دو سیربوری میں ملائی جاتی تھی ۔ اس دفعہ الحمدللہ ان کے پاسکو department نے دس دس سیر کے تھیلے ایک ایک بوری میں مٹی کے بھر کر ڈالے ہیں اور ساڑھے چار روپے کلوغریب عوام کو ریت فروخت کی جا رہی ہے ۔ یہ غریب حکومت کی اور پاسکو ایک سنٹرل subject ہے اور پاسکو کے خلاف جو آرڈر ہے ---

جناب چیئرمین۔ یہ گندم کہاں فروخت کی جا رہی ہے ۔اس پر کوئی اور آدمی بولنا چاہتا ہے ۔

جناب الیاس بلور۔ جناب یہ فرنٹیئر میں ہو رہا ہے ۔ یہ فرنٹیئر کے وزیر نے فلور آف دی ہاؤس مانا ہے کہ اس گندم میں ملاوٹ ہے اور جناب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ

میں اپنے ہاؤس کے وزیر صاحب سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ پاسکو کے خلاف ایک رپورٹ وزیراعظم کے پاس آئی ہے ۔ ہم درخواست کریں گے کہ اس کو سینٹ میں لایا جائے کہ پاسکو میں کیا دھاندلی ہو رہی ہے اور انتہا سے زیادہ بے ایمانی ہو رہی ہے ۔ جناب کم از کم خدا کے لئے سیر دو سیر تو برداشت ہو جاتی ہے ۔ دس دس کلو گندم میں مٹی ڈالی جا رہی ہے ۔ کیا خدا کو بھی آپ لوگ جان دیں گے کہ نہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ جناب وزیر داخلہ صاحب آپ اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔ جی پاسکو کے مسئلے پر ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: It was reported one time and I think that is one of the major reason that that individual has not been inducted into the Punjab Cabinet this time. There was speculation about a certain individual.

Mr. Chairman: That individual is responsible for this.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Probably he is getting the money out of it and although it is a malpractice. It is not done without a purpose.

جناب چیئرمین ۔ بہر حال پوائنٹ آف آرڈر پر اتنی ہی بات ہوتی ہے ۔ no debate on this. پوائنٹ آف آرڈر پر مختصر بات ہوئی اور بات ختم ۔ جی طارق چوہدری صاحب ۔

جناب محمد طارق چوہدری ۔ شکریہ جناب چیئرمین ! میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں ایک مسئلہ کافی طویل عرصہ سے تنازعہ کا باعث بنا ہوا ہے اور وہی مسئلہ قومی اسمبلی میں کافی دیر سے چل رہا ہے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ سینٹ کے قواعد ----

جناب چیئرمین ۔ لاء منسٹر صاحب ذرا توجہ دیں چونکہ میرا خیال ہے یہ سینٹ کے قواعد کی بات ہو رہی ہے لہذا ذرا توجہ دیں ۔ جی جناب طارق چوہدری صاحب ۔

جناب محمد طارق چوہدری ۔ سینٹ کے رول میں 72(a) کے تحت ، سینٹ کے

چیئرمین کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی بھی ممبر کو جو قید میں ہو یا detain کر لیا گیا ہو، اس کے بارے میں چیئرمین سینٹ کو یہ اختیار دیا گیا کہ اگر وہ ضروری سمجھے اور وہ سمجھتا ہو کہ کسی کمیٹی میں یا سینٹ کی کسی sitting میں اس کی موجودگی ضروری ہے تو وہ اسے سینٹ میں بلا سکتا ہے۔ اس پر حکومت کا موقف یہ رہا ہے کہ جو بھی سینیٹر یا MNA جیل میں ہے وہ عدلیہ کی custody میں ہے، اور اگر عدلیہ اجازت دے دے یا وہ عدلیہ سے اجازت لے لیں تو ان کو سینٹ میں لایا جا سکتا ہے۔ ان کے اس موقف کو اگرچہ قومی اسمبلی اور سینٹ نے تسلیم نہیں کیا لیکن کل ایک مسئلہ لاہور ہائی کورٹ میں پیدا ہوا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ میں شیخ رشید صاحب جو راولپنڈی سے MNA ہیں، ان کے وکیل نے ہائی کورٹ سے یہ کہا کہ شیخ رشید بہاول پور جیل میں ہیں، میں کیونکہ بہت زیادہ مصروف ہوتا ہوں، یہاں پر کورٹس میں، کیسوں میں، تو میرے لئے ان سے قانونی مشورہ کرنے میں مشکل ہوتی ہے۔ لہذا بہتر ہے کہ عدالت یہ حکم پاس کرے کہ شیخ رشید کو راولپنڈی اڈیالہ جیل میں منتقل کر دیا جائے تاکہ میرے لئے آسانی ہو اور میں اپنے موکل سے مل کر جو بھی قانونی ہدایات ہیں حاصل کر سکوں۔ اب یہاں انہوں نے یہ موقف اختیار کر رکھا ہے کہ جی وہ قیدی جو جیلوں میں ہیں وہ عدلیہ کی custody میں ہیں، لہذا عدالت ان کے بارے میں جو حکم ہے وہ لگائے یا عدالت ان کے بارے میں فیصلہ کرے اور عدالت اس کو بھیجے یا نہ بھیجے۔ اب کل ہائی کورٹ میں ان کے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل نے یہ موقف اختیار کیا، انہوں نے کہا کہ جی عدالت اس طرح کا حکم پاس نہیں کرسکتی، اس لئے کہ شیخ رشید جو ہیں وہ پنجاب حکومت کی قید میں ہیں، اگر یہ کیس عدالت میں جائے تو پھر وہ حکومت کی custody میں ہیں، اگر ہمارے پاس آئے تو پھر وہ عدلیہ کی custody میں ہے۔ اس طرح جو موقف انہوں نے یہاں پہ اختیار کر رکھا تھا اس کی قلعی تو یہاں پہ کھل جاتی ہے۔ لہذا میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ عدالت میں جو انہوں نے موقف اختیار کیا ہے اس کی باقاعدہ کاپی منگوائی جائے اور پھر ذرا اس کو examine کیا جائے کہ یہ یہاں پہ کوئی اور بیان دیتے ہیں، وہاں پہ کوئی اور بیان دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب لامنسٹر صاحب وہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں آپ کا موقف یہ ہے۔۔۔ایک منٹ۔۔۔۔بات لمبی نہ کریں ناں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اسی اخبار میں ایک دوسری خبر نیچے ہے کہ حکومت پنجاب

کے حکم پر ڈسٹرکٹ جیل اٹک میں ہونے والے قیدیوں اور پولیس کے تصادم کے نتیجے میں 53 حوالاتیوں، مردوں اور خواتین کو پنجاب کی دوسری جیلوں میں تبادلے کے احکامات دیئے ------

جناب چیئرمین۔ نہیں مسئلہ یہ ہے کہ جو وہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر موقف لیا گیا تھا کہ یہ جو custody ہے یہ کورٹ کی custody ہوتی ہے، حکومت کی نہیں ہے لہذا ہم نہیں لے جا سکتے، وہاں پر ایڈووکیٹ جنرل یہ موقف لے رہے ہیں کہ جی کورٹ کی custody نہیں ہے یہ حکومت کی custody ہے--------- بس بات ختم کریں ناں---

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میرا ذاتی کیس یہ ہے کہ میں یہاں اسلام آباد میں اور جناب کسی کی custody نہیں تھی، فیڈرل گورنمنٹ کی custody تھی۔

جناب چیئرمین۔ جواب تو لے لیں ناں اس مسئلے پر، پھر آپ کی بات سنتے ہیں۔ جی جناب رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani:....... They are still under trial and here the honourable Member has been convicted and once he has been convicted, there is a change in status ...

جناب چیئرمین۔ پھر کس کی custody ہو جاتی ہے۔

Mian Raza Rabbani: He will go into the custody of the jail authorities...

Mr.Chairman: Then, he can be summoned by the Parliament.

Mian Raza Rabbani: That is up to the Provincial Government

جناب چیئرمین۔ یہ کیا بات ہوئی؟

Are you saying that once a person a convicted, then he is in the custody of the jail authority, which is the executive and, therefore, you will comply with the order of the Chairman.

Mian Raza Rabbani: We have always maintained that whenever

under whatever circumstances, be it under preventive detention or any other circumstances ...

Mr.Chairman: Supposing the person is convicted...

Mian Raza Rabbani: If the Senator is under the custody of the Government, then the Government will do whatever it can.

جناب چیئرمین۔ اگر convict ہو جاتا ہے پھر custody جیل کی ہے یا حکومت کی ہے۔

Mian Raza Rabbani: Then there is another question. Then there is a question that will open up a fresh discussion.

Mr.Chairman: Correct but

آخر کسی کی تو ہے ناں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, that will open up a fresh discussion, whether a member once convicted, can he attend the House?

جناب چیئرمین، وہ تو ٹھیک ہے یہ تو آپ مانتے ہیں کہ پھر custody حکومت کی یا جیل کی ہے۔؟

میاں رضا ربانی، جیل کی ہے جناب۔

جناب چیئرمین، جیل کی ہے تو that mean you will have no..., apart from this discussion یہ تو آپ مانتے ہیں پھر custody جو ہے وہ جیل کی ہے اور پھر comply with کرنا پڑے گا آپ کو۔

میاں رضا ربانی، جناب پنجاب گورنمنٹ کی custody ہے۔

جناب چیئرمین، چلو ٹھیک ہے ۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارا کوئی ایسا کوئی کیس نہیں ہے ۔ جی جناب ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان، جناب میں مختصراً" دو اہم باتیں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا پہلی تو یہ ہے کہ آج سے دو تین مہینے قبل میں نے اسی floor of the House پہ ایک بات point out کی تھی بات کسٹم عدالت اسلام آباد سے لاہور شفٹ ہو گئی ہے اس سے لوگوں کو بے پناہ مشکلات اور دشواریوں کا سامنا ہے ۔ مجھے یاد ہے 18 جولائی کو اسی floor of the House پہ جناب رضا ربانی صاحب نے کہا کہ وہ اس کا جائزہ لے رہے ہیں اور انشاء اللہ ہفتے کے اندر اندر وہ واپس لے آئیں گے کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہو رہی ہے ۔

جناب چیئرمین، جی جناب any thing on this جی جناب۔

Mian Raza Rabbani: We are in the process of creating a court over here and that will be done.

جناب چیئرمین: اچھا جناب question hour کے بعد پوائنٹ آف آرڈر رکھیں جی جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! گزارش یہ ہے کہ جناب کو یاد ہوگا کہ یہ ایک دن کی بات نہیں میں بسا اوقات جناب فاضل وزیر قانون کی خدمت میں یہ عرض کرچکا ہوں کہ سپریم کورٹ کے ججز کی پنشن معاملہ کا جناب والا میری گزارشات کا تو کوئی اثر نہیں ہوتا میں نے ایک مرتبہ کہا

جناب چیئرمین، جنرل صاحب آپ کچھ مدد فرمائیں گے یہ روز معاملہ اٹھ رہا ہے دو سال سے ان بیچاروں کو پنشن نہیں مل رہی ۔

میاں رضا ربانی، میں نے last time بھی عرض کیا تھا کہ ایک جج صاحب کی ہو گئی ہے ایک re-evaluation کی وجہ سے تھوڑی سی رکی ہوئی ہے ۔ بھنڈر صاحب نے last time بھی بات کی تھی میں نے اس کے بعد

جناب چیئرمین، جو agreed ہے وہی دے دیں ۔ باقی بعد میں جھگڑا کریں گے ۔

میاں رضا ربانی، جناب میں نے بھی ان سے یہی کہا تھا کہ It is at the Presidency and it will be done.

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا ایک کو دے دی گئی ہے دوسرے کو نہیں دی گئی؟

میاں رضا ربانی، میں تو جناب یہی عرض کر رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین، اب رضا ربانی صاحب کہہ رہے ہیں تو it will be done ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا یہ کہتے ہیں یاد نہیں رہتا ۔

میاں رضا ربانی، بالکل یاد رہتا ہے لیکن میں کیا کروں بیورکریسی کی mechanisim ایسی ہیں کہ اس میں تھوڑی سی دیر لگے گی ورنہ اور کوئی بات نہیں ہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب اس کے لئے ایک بہت بڑا ہم چاہئیے حکم فرمادیں شاید اس کا اثر ہو جائے ۔

جناب چیئرمین، نہیں اب رضا ربانی صاحب کہہ رہے ہیں آج سے فارغ بھی ہو جائیں گے نیشنل اسمبلی بھی ختم ہوگئی ہے یہ بھی ختم ہو جائے گا۔

So, I think then he will look after his other responsibilities.

چوہدری محمد انور بھنڈر، سات دن کے اندر اندر کرا دیں گے جناب یہ اس کیس کو؟

جناب چیئرمین۔ سات دن تو کیا دو دن کے اندر کرا دیں گے سات دن تو بہت لمبی بات ہوتی ہے ۔ Within 7 days definitely ہو جائے گا۔ جناب آفتاب احمد شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلاؤں گا کہ آج وزیر داخلہ صاحب کی طرف سے کوئی بیان آنا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اس کے متعلق کل فیصلہ ہو گیا تھا کہ جو statement ہے کمیٹی میں جائے ۔۔۔۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب میں آپ کی توجہ ایک خاص اہم خبر کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ خبر یہ ہے کہ "Work is being done for recognition of Israel" یہ بات ٹھیک ہے کہ حکومت اپنا کام کر رہی ہوگی۔ اور حکومت کچھ وقت لے گی ۔ اس سے اہم خبر ایک خط میں آئی ہے جو اخبار میں چھپا ہے وہ یہ ہے کہ Apart from the fact that business deal is

a clear violation of the Government Policy and it has also caused anger among the public. پی آئی اے نے اسرائیل سے کوئی agreement کیا ہے ؟ ابھی recognition کا مسئلہ تو طے نہیں ہوا ہے کیونکہ ہمیں نہیں معلوم البتہ اخبارات میں یہ بات آئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کس قسم کا agreement ہے ؟

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں عرض کرتا ہوں۔

The Government got a political boost for its performance in Punjab but it appears that PIA's deal with Israel is an attempt to bring the image of the Government down, apart from the fact that this business deal is a clear violation of the Government policies and it will also cause anger among the public. The most dangerous aspect is that the pass supplied by the Zionist state --

پی آئی اے پاس خرید رہی ہے ۔

pass supplied by the Zionist state could be defective or made so, which means a safety hazard for the travelling public. It therefore, becomes mandatry for the Government to unmask the traitor from PIA and show their faces to the public in other words hold a public enquiry.

جناب چیئرمین۔ وزیر دفاع صاحب' اس کو نوٹ کر لیں Then he can make a reply.

Maj. Gen. (Retd.)Naseerullah Khan Babar: Denied for one. We have no such deal with them. Secondly, there is no such endeavour or step to recognize Israel because the first step would be the amendment in the passport because the Pakistani passport is very clear on the subject that all the countries of the world less Israel.

(interruption)

جناب چیئرمین۔ پہلے ڈاکٹر حئی صاحب۔۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین میں آپ کا مشکور ہوں ۔ مجھے دوسری صوبائی

اسمبلیوں کا پتہ نہیں ہے لیکن بلوچستان کی صوبائی اسمبلی سے جب بھی کوئی قرارداد پاس کی جاتی ہے تو اسے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ کون سی قرار داد ہے ؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب fish harbour کے لئے صوبائی اسمبلی نے ایک قرارداد متفقہ طور پر پاس کی ہے ---

جناب چیئرمین۔ یہ fish harbour کون بنائے گا ؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جو Naval bridge بن رہا ہے اس کی وجہ سے ماہی گیر بے روزگار ہوگئے ہیں ان کے لیے کوئی فیکٹری ---

جناب چیئرمین۔ کون سا محکمہ بنائے گا؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ وفاقی حکومت بنائے گی۔

جناب چیئرمین ۔ وزیر قانون صاحب اور ماڑہ میں fish harbour کی قرارداد اسمبلی نے پاس کی ہے اس پہ مہربانی کرکے مناسب غور کریں ۔ یہ بڑا اہم معاملہ ہے بڑے لوگ بے روزگار ہو جائیں گے۔ فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب کل میں نے آپ کی اجازت سے گزارش کی تھی کہ کشمیر کے سلسلے میں resolution کو آنے والے سال میں United Nations کے جنرل اسمبلی میں اٹھایا جا رہا ہے یا نہیں؟ اس پہ مختلف statements آ رہی ہیں اور یہ میں نے کہا کہ بڑی خجالت اور شرم کی بات ہے پوری قوم کے لئے کہ صدر صاحب کہہ رہے ہیں ہم اس کو اٹھائیں گے اور وزیر خارجہ کہہ رہے ہیں جی ہم نہیں اٹھا رہے ہیں کیوں کہ پچھلے دو سال ہمیں بڑی شرمندگی ہوئی ہمیں ناکامی ہوئی Geneva میں بھی اور United Nations میں بھی اور نواب زادہ نصراللہ خان صاحب کچھ اور فرما رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ وہ کیا کہتے ہیں ؟

سید محمد فضل آغا۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ جی ہم اس کو لے جا رہے ہیں ہم اٹھا رہے

ہیں ۔ تو اب ایک تو گورنمنٹ کی بڑی عجیب بات ہے کہ گورنمنٹ کے بیانات میں اتنے ۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔یعنی صدر صاحب کہہ رہے ہیں اٹھا رہے ہیں وزیر خارجہ کہہ رہے ہیں نہیں اٹھا رہے ہیں نصراللہ صاحب کہہ رہے ہیں کبھی اٹھا رہے ہیں کبھی نہیں اٹھا رہے ہیں ۔ جی جناب لاء منسٹر صاحب ۔ Any comments on this? کہتے ہیں جی کہ contradictory statements ہیں اس پر ۔

پروفیسر این ڈی خان۔ کل بھی یہ سوال سینیٹر قاضی حسین احمد صاحب کی جانب سے اٹھایا گیا تھا تو میں نے ہاؤس کو assure کیا تھا کہ پاکستان گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے اس سلسلے میں اس کی وضاحت کروں گا ۔

سید محمد فضل آغا۔ وہ معاملہ میں نے اٹھایا تھا۔

جناب چیئرمین۔ وہ فضل آغا صاحب نے اٹھایا تھا۔

پروفیسر این ڈی خان۔ اس پر قاضی صاحب کے observations بھی تھے ۔

سید محمد فضل آغا۔ نہیں قاضی صاحب کی کسی اور بات پر تھی اس سلسلے میں کسی کی بھی نہیں تھی۔

جناب چیئرمین۔قاضی صاحب کی پاک ایران بارڈرز کے بارے میں تھی۔

پروفیسر این ڈی خان۔ چلیں میں یہ پھر دھراتا ہوں media کے لئے کہ یہ فضل آغا صاحب کی طرف سے اٹھایا گیا تھا تو اس پر Government of Pakistan کی بالکل واضح پوزیشن ہے اور وزیر خارجہ کی تقریر بھی ریکارڈ پر ہے اور اس میں strongly جو consistant بالکل واضح categorical حکومت کی پاکستان کی پوزیشن ہے اس پر based ایک statement بھی وزیر خارجہ نے دیا ہے اور اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ سیکورٹی کونسل کے جو resolutions کشمیر کے اوپر پاس ہوئے ہیں اس کو implement کرنے کے لئے اقوام متحدہ عملدرآمد کرے اور نہ صرف یہ بلکہ ہمارے permanant representative نے بھی اس ایشو کے اوپر statement دیا ہے اور اپنے right of answer کو بھی reserve کیا ہے تاکہ اگر اس سلسلے میں ہندوستان کی طرف سے کوئی statement آئے تو اس کی جوابی کارروائی بھی کی جا سکے ۔ ساتھ ہی ساتھ نہ صرف یہ بلکہ

relevant ایجنڈے کے طور پر United Nations کی جنرل اسمبلی کے جو مختلف sessions ہوں گے اس کے دوران کشمیر کے مسئلے پر قومی پوزیشن کو ہم یقیناً اٹھانے کا حق رکھتے ہیں اور ضرور اٹھائیں گے لیکن یہ بات میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ already Security Council کی Resolutions 1948-49 کے ایجنڈے کے طور پر ہے حکومت پاکستان غور کر رہی ہے کہ ان resolutions کو implement کرانے کے لئے کیا exercise کی جانی چاہئے؛ چنانچہ میں بالکل وضاحت کرنا چاہتا ہوں معزز سینیٹر کی خدمت میں کہ موجودہ حکومت نے دو سال کے مختصر سے عرصے میں اقتدار میں آنے کے بعد کشمیر کے سلسلے میں جو پالیسی اختیار کی ہے اس کے نتیجے میں all over the world public opinion کو mobilize کیا ہے خود 1994 میں کشمیر کے سلسلے میں جو delegation تھا جس نے United States اور Latin American countries including Canada کا دورہ کیا تھا اس کا میں بھی ایک رکن تھا اور خود Security Council کے President سے اور General Assembly کے Secretary-General سے جب ہم نے اس مسئلے کے اوپر بات کی تو انہوں نے پاکستان اقوام متحدہ کے لئے جو contritbution ہے peace keeping mission کے سلسلے میں اس پرخراج تحسین بھی پیش کیا اور ان resolutions کی اہمیت پر زور بھی دیا لیکن ظاہر ہے diplomatic circles میں ایک broad based exercise ہوتی ہے ان ساری چیزوں کے پس منظر میں یک موقف اختیار کرنا پڑتا ہے لیکن یہ کہنا کہ کشمیر کے معاملے کے اوپر موجودہ حکومت کی کوئی پالیسی نہیں ہے یا اقوام متحدہ کے سامنے اس نے forceful strong reprersentation نہیں کیا ہے میرا خیال ہے کہ یہ دیانت داری نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب چوہدری شجاعت صاحب بات کر لیں پہلے۔ چوہدری صاحب میرا خیال ہے مولانا صاحب پہلے کر لیں یہ کافی عرصے سے نہیں بولے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا میں تو کبھی کبھی بولتا ہوں۔

سید محمد فضل آغا۔ میرے پوائنٹ کے متعلق کیا ہوا؟

جناب چیئرمین۔ میں اب سمجھتا دیتا ہوں انہوں نے کہا ہے کہ جی ہم یہ مسئلہ اٹھائیں گے United Nations میں۔

سید محمد فضل آغا۔ کہاں اٹھائیں گے؟

جناب چیئرمین۔ کیوں جی کہاں اٹھائیں گے ؟

پروفیسر این ڈی خان۔ تھرڈ کمیٹی میں ۔

جناب چیئرمین۔ تھرڈ کمیٹی میں اٹھائیں گے وہ کہہ رہے ہیں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین - دیکھیں جی point of order پر بحث نہیں ہوتی ۔ جی جناب مولانا ستار نیازی صاحب۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ جناب والا! میری عرض یہ ہے کہ میرٹ یعنی حق واستحقاق کسی حکومت کی امانت ' دیانت اور اس کی کارکردگی کی جان ہے ۔ بار بار حکومت یہ کہتی ہے کہ میرٹ پر ہم تقرریاں کریں گے جس کے خلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ انتہائی دردناک ہے ۔ جناب ایک اور چیز پیدا ہوئی ہے کہ جو یہ لوگوں سے انتقام لیا جا رہا ہے ۔ یہاں پر ڈاکٹر صاحب کے خلاف 70 ہزار ووٹ پڑے ہیں دو تین آدمیوں کو مگر انتقامی کارروائی کرتے ہوئے خاص طور پر یہ کہ زکوٰۃ کمیٹی کے ایک کلرک کو ہٹا دیا ہے وہ اس لئے کہ تیرے باپ نے ووٹ نہیں دیا تھا۔ میں ڈاکٹر صاحب کو کہتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹے کو سمجھائیں جن کو انہوں نے چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی بنایا ہے کہ وہ انتقامی کارروائی نہ کرے۔ اگر اس کی کارکردگی غلط ہے تو پھر بے شک ہٹا دیں لیکن اس لئے کہ ووٹ نہیں دیا یہ غلط بات ہے اور اس کو سمجھائیں ۔

جناب چیئرمین۔ کہاں سے ہٹایا ہے جناب؟

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ یہ عادیہ میں زکوٰۃ کمیٹی کا کلرک تھا ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب مجھے گزارش کرنے دیجئے ۔ میرا لڑکا موجود ہے اور وہ چیئرمین عشر و زکوٰۃ ہے ۔ میں offer دیتا ہوں کہ آپ یہاں سے کمیٹی تشکیل دیں اور وہ چھان بین کرے ۔ اگر ایک دھیلے پیسے کی بددیانتی ثابت ہو جائے میرے خلاف مقدمہ درج کرا دیجئے ۔ ایک بات۔ ایک مولانا صاحب ہیں اور وہ ایک خاص سکول School of Thought میں سے ہیں اس کی میں نے اس کو سفارش کی کہ یہ جماعت اسلامی کا ہے ' معزز آدمی ہے اور اسے اپنے مدرسے کے لئے فنڈ درکار ہے ۔ میں نے بیٹے کو کہا کہ آپ ان کو دیکھئے اور he inspected it

individually تو وہاں لڑکے نہیں تھے تو اس نے مجھے بھی انکار کر دیا he refused وہ اس لئے کہ وہ کہتا تھا کہ ان کا right نہیں بنتا اور اس کے پاس بچے نہیں ہیں۔ جناب دوسری بات یہ ہے کہ جو وہاں جائز مدرسے ہیں، سکول ہیں اور کالجز ہیں جو deserve کرتے ہیں ----

جناب چیئرمین۔ آپ کے بیٹے نے آپ کو انکار کر دیا۔ لیکن مولانا صاحب کہتے ہیں کہ ایک آدمی کو نوکری سے نکالا گیا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب اس کو بددیانتی میں ہم نے نکالا ہے اور اسے بالکل نہیں رکھیں گے کیونکہ he is dishonest آپ کی طرح سے جس طرح آپ نے NOC بیچے تھے اور عرفات کے میدان میں حجاج نے آپ کے خلاف احتجاج کیا تھا۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ کا کہنا یہ ہے کہ ان کے خلاف کچھ چارجز ہیں اس لئے نکالا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ چارجز ہیں اور یہ اگر بددیانتوں کی سفارش کرتے ہیں تو اس میں آپ ملوث ہیں۔

(مداخلت)

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! میں نے دو Adjournment Motions میں نے move کئیے ہوئے تھے شاید ان کی باری نہ آئے۔ جناب والا! ایک تو گورنمنٹ نے اپنے دیوالیہ پن کو چھپانے کے لئے چھوٹے بڑے تمام سرکاری ملازمین جن میں قاصد بھی آتے ہیں اور دوسرے تنخواہ دار بھی آتے ہیں اور بڑے بھی آتے ہیں ان کی تنخواہوں میں سے ایک percentage کی کٹوتی ان کی مرضی کے بغیر اور بتائے بغیر کاٹ لی ہے۔ اس لئے جناب والا! ملک کے اندر ملازمین پریشان ہیں۔ دوسرا میرا پنشن کی commutation کے متعلق ہے وہ Adjournment Motion بھی میرا پڑا ہوا ہے۔ وہ پنشن والے اور سرکاری ملازمین بھی اس سے پریشان ہیں۔ ان دونوں کے متعلق میری گزارش ہے کہ یا تو اس کو out of turn لے لیا جائے یا ابھی اس کے متعلق اگر وزیر صاحب کچھ فرما دیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی کٹوتی کے بارے میں any information on it. وہ کہتے ہیں کہ بغیر consent کاٹ لی ہے اور without asking anybody.

Maj.Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: It was the Cabinet decision.

Mr. Chairman: But Cabinet can not force people to give up their salaries by an order.

Maj.Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: But no one has objected as far as I know.

Mr. Chairman: If somebody objects you will return it to him.

Maj.Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: Yes, if they do.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی اعتراض کرے تو اسے واپس کر دی جائے گی۔ جی جناب راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق، جناب چیئرمین! جو سوال فضل آغا صاحب نے کل اٹھایا تھا وہ یہ تھا کہ دو statements کشمیر کے بارے میں آئی ہیں۔ اور دونوں contradictory ہیں۔ ایک statement یہ تھی کہ اس بار وزیر خارجہ نے کہا ہم کشمیر کے مسئلے پر کوئی resolution نہیں لائیں گے اور صدر مملکت کا یہ بیان چھپا ہے کہ ہم کشمیر کے مسئلے پر resolution لائیں گے۔ آغا صاحب کا یہ کہنا تھا اور بالکل بجا کہنا تھا کہ یہ ایک ایسا تضاد نظر آتا ہے حکومتی پالیسی میں کہ شاید حکومت کے لوگوں نے بیٹھ کر انہوں نے یہ طے نہیں کیا اور اب تو اجلاس بھی شروع ہو گیا ہے، تقریریں بھی شروع ہو گئی ہیں۔ اور یہ اجلاس اس لئے بھی اہم ہے کہ اس میں پچاسویں سالگرہ بھی اقوام متحدہ کی منائی جا رہی ہے۔ اورکشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کے قائم ہونے کے بعد جو ابتدائی مسائل تھے ان میں سے ایک اہم مسئلہ آج تک زیر غور اور التوا میں ہیں۔ آج تک فیصلہ اس کا نہیں ہوسکا۔ لیکن یہ جو vague سی statement اپنے این ڈی خان صاحب دیتے ہیں، وہ ایسے ہوتی ہیں جیسے سوال کچھ اور ہوتا جواب اس کا ایسے ہی کچھ دے دیتے ہیں۔ اس بات کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا اور انہوں نے کہا جی کہ حکومت حق محفوظ رکھتی ہے اور کوشش کرے گی ۔ 1993ء میں کشمیر کے بارے میں ایک resolution move ہوئی تھی اور

اس میں کافی سپورٹ بھی حاصل ہوئی تھی۔ خود ہندوستان کے جرائد اور اخبارات اور ایسے ایسے جرائد جیسے "India Today" ہے انہوں نے بھی لکھا تھا 1993. میں کہ یہ جو اس دفعہ پاکستان نے resolution جنرل اسمبلی میں move کی ہے' اس میں پاکستان کو 62 countries کی حمایت حاصل ہے جبکہ ہندوستان باوجود اپنی ساری کوشش کے 12 ,10 ممالک کی حمایت حاصل کر سکا ہے۔ اور ان کا یہ کہنا تھا کہ نہ اب وقت ہے اور نہ اس challenge کو meet کیا جاسکتا ہے۔ اور انہوں نے اپنی حکومت کے خلاف بڑا criticise کیا تھا۔ لیکن موجودہ حکومت نے اس وقت یہ resolution کچھ حالات کی وجہ سے واپس لے لیا تھا۔ کہ جی مذاکرات ہوں گے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس وقت یہ واپس نہ لیا جاتا تو اس کے بعد جو مسلسل ایک پسپائی کی صورت ہے وہ نہ ہوتی۔ جس کا اندازہ ہم نے کیا کہ Human Rights Commission کا جو جینوا میں اجلاس ہوگا تھا اس میں جو پاکستان کی قرارداد تھی اس پر اسے کوئی بھی حمایت حاصل نہیں ہو سکی تھی۔

جناب چیئرمین، یہ پوائنٹ آغا صاحب نے کل بھی اٹھایا آج بھی اٹھایا ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق، اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ اس بارے میں ان کا جواب تو کوئی نہیں آیا۔ یہ کشمیر کا مسئلہ نہ صرف حکومت کا ہے نہ صرف اپوزیشن کا ہے یہ ایک نیشنل ایجنڈا کا highest priority کا مسئلہ ہے۔ اور اس کے اوپر حکومت کے اندر بالکل total confusion پایا جاتا ہے۔ اور وزیر خارجہ کا بیان بھی اسی طریقے سے ہے جیسے آج این ڈی خان صاحب کا بیان ہے۔

جناب چیئرمین، مگر پوائنٹ آف آرڈر پر اتنی لمبی بات پھر وہی بات ہوجاتی ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق، ان کی لمبی بات سے میں کوشش کرتا رہا کہ کوئی چیز تو شاید نکل سکے ۔ اس میں سے کچھ بھی نہیں نکل سکا۔

جناب چیئرمین، جی آغا صاحب کیا آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں اس سلسلے میں؟ ایک منٹ' آغا صاحب کی بات بھی سن لیں پھر wind up کرلیں۔

سید محمد فضل آغا، اسی سلسلے میں میں نے کہا جی اگر یہ بات کہی جائے کہ یہ Point of Order پر نہیں اٹھایا جاسکتا ہے تو میں نے حفظ ما تقدم کے طور پر Call Attention بھی جمع کرائی آپ کے سیکرٹریٹ میں۔

جناب چیئرمین: نہیں آج تو آخری دن ہے ناں، اس کا آنا مشکل ہو گا۔

سید محمد فضل آغا: کیونکہ National interest کی بات ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو حکومت کی یا ہماری اپوزیشن کی بات نہیں ہے۔

پروفیسر این۔ ڈی۔ خان: جناب چیئرمین! یہ بجا اور درست فرمایا کہ Point of Order کے اوپر اور خاص طور سے مجھ جیسا اختصار پسند آدمی جو ہاؤس کے وقت کو بچانا چاہتا ہے، اس سے زیادہ بات نہیں کی جاسکتی۔ لیکن اگر آپ اجازت دیں اور ہاؤس کا sense ہو تو ہم نے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ کشمیر کے اوپر آپ سیر حاصل گفتگو نہ کریں۔ آپ ٹوٹل ہاؤس کو involve کریں، اس کے اوپر حکومت کی کشمیر پالیسی کے اوپر تفصیل کے ساتھ اپنا point of view پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور ابھی بھی جو میں نے statement دیا ہے وہ قطعاً vague نہیں ہے، اس میں کوئی obscurity نہیں ہے، بالکل واضح طور پر جو کشمیر کے اوپر ہماری پوزیشن ہے نہ کوئی contradiction. ہم نے دیا ہے۔ اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ تفصیل سے اس پر بحث ہو تو ہم خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب چیئرمین: بہر حال انہوں نے یہی فرمایا تھا کہ ہم یہ United Nations میں اس مسئلے کو اٹھائیں گے۔ اتنی بات انہوں نے کی تھی۔ کیسے اٹھائیں گے؟ کیوں اٹھائیں گے؟ کب اٹھائیں گے؟ یہ تو اب تفصیل کی بات ہے۔

پروفیسر این۔ ڈی۔ خان: اپنے جو حمایت کرنے والے ممالک ہیں--------

جناب چیئرمین: یہ ختم ہوجانے پھر آپ کی باری ہے۔

پروفیسر این۔ ڈی۔ خان: Isolation کے اندر یہ چیزیں نہیں ہوتیں ہیں کہ جو issues سرد خانے میں چلا گیا ہو، جس issue کے اوپر Cricket diplomacy کھیلی گئی ہو۔ جس issue کے اوپر ماضی میں حکومتیں بات کرنے کے لئے تیار نہیں تھیں، اس issue کو revive کرنے کے لئے، زندہ کرنے کے لئے موجودہ حکومت نے دو سالوں میں جو خدمات انجام دی ہیں، ان کے پیش نظر میرے خیال ہے کہ حکومت فخریہ طور پر کہہ سکتی ہے کہ ہم نے اس issue کو internationalize کیا ہے۔ لیکن ہمیں بین الاقوامی برادری میں اپنی تعداد دیکھنا

ہو گی۔ کسی ملک کی فارن پالیسی ہمارے interest کے مطابق نہیں چلتی ہے' ہر ملک کے اپنے اپنے interests ہوتے ہیں ۔ ان تمام interests کو سامنے رکھتے ہوئے ' عقل مندی سے ' دانش مندی سے ' حکمت اور فراست کے ساتھ ہمیں یہ بات طے کرنی ہو گی ---

راجہ محمد ظفر الحق۔ وہ کہاں سے آئے گی ؟

پروفیسر این ڈی خان۔ اگر آپ نہیں دیں گے تو وہ اللہ تعالیٰ ہمیں دے گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ بشیر ترین صاحب پہلے بات کریں گے ۔

(مداخلت)

سردار بشیر احمد خان ترین۔ جناب چیئرمین صاحب ! ہمارے صوبہ بلوچستان میں سوئی کے مقام پر کل صبح ---

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں بڑی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ مجھے اجازت دیں کہ میں نے کل جو مسئلہ کشمیر کے متعلق سوال یہاں اٹھایا تھا ' اس پر بات کر لوں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ بھنڈر صاحب ! آپ بات کریں ۔میرا خیال ہے کہ آج پھر باقی ایجنڈے کو چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ آج آخری دن ہے ' اس لئے یہی کام کرتے ہیں ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں نہیں اٹھایا۔ اس کے بارے میں ' میں نے ایک تحریک التوا دی ہوئی ہے لیکن وہ یہاں پیش نہیں ہو سکی ہے۔ تاہم میں عرض کرتا ہوں کہ حکومت اس کے بارے میں نہ تو یہ کہتی ہے کہ ہم اس کو جنرل اسمبلی میں اٹھائیں گے یا کوئی اور طریقہ اختیار کریں گے ۔ بلکہ اس کے بارے میں گول مول جواب دیتے ہیں ۔

جناب والا ! مجھے یاد ہے کہ جب 1984 میں' میں as a representative اقوام متحدہ میں گیا تھا تو اس وقت 118 کی بجائے 119 ووٹ ہمیں ملے تھے ۔ اس کے بعد حکومت اس مسئلہ کو اپنی کوتاہی اور تساہل کی وجہ سے نہیں پیش کر رہی ہے ۔جناب والا ! ان کو چاہیئے کہ

اس مسئلہ کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش کریں اور اگر یہ ایسا نہیں کر رہے ہیں تو یہ ان کی نا اہلی ہے ۔

قاضی حسین احمد۔جناب والا ! میں بھی اس مسئلہ پر بات کرنا چاہتا ہوں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ قاضی حسین احمد صاحب ۔

قاضی حسین احمد ۔ جناب چیئرمین ! میں نے پرسوں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات اٹھائی تھی کہ ۔۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں پہلے کشمیر کے بارے میں بات ہو جائے ۔

قاضی حسین احمد ۔ جناب والا ! میں کشمیر کے بارے ہی بات کرنے والا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ میرا خیال تھا کہ آپ پاک ایران بارڈر کی بات کرنے والے ہیں ۔

قاضی حسین احمد ۔ جناب والا ! کشمیر کی بارڈر پر بھارتی فوجیوں کی بہت concentration ہے ۔ اس کی وجہ سے وادی نیلم تو پہلے ہی بند ہے اور اس کی سڑک بھی بند ہے۔ اس وقت وہاں بہت tension ہے ۔ اس tension کی وجہ سے دونوں ممالک کی فوجیں بارڈر پر موجود ہیں۔ اس اجتماع کی وجہ سے جنگ کا خطرہ بھی موجود ہے۔ جناب چیئرمین ! ایسی صورت حال میں ہماری حکومت نے ایران کے ساتھ اپنے تعلقات بگاڑ لئے ہیں۔ افغانستان کے ساتھ بھی بگاڑ لئے ہیں ۔ لیکن ان کو یہ ہمت اور جرات نہیں ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلہ کے بارے میں اقوام متحدہ میں قرار داد پیش کر سکیں ۔ یہ غلط طریقے سے credit لیتے ہیں کہ ہم نے اس مسئلہ کو internationalize کیا اور اس کو revive کیا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ مسئلہ کو کشمیری مجاھدین نے زندہ رکھا ہوا ہے ' نہ کہ پاکستان کی حکومت نے۔ 1990 میں جب ان کی حکومت تھی تو اس طرف سے جو پھٹے ہوئے کپڑوں میں مجاہدین آتے تھے ' ان کا استقبال کرنے کے لئے یہ تیار نہیں تھے ۔تاہم ہم نے ان کو بارڈر سے اٹھایا اور ان کو یہاں پناہ دی۔ پیپلز پارٹی کی حکومت نے کشمیر کی اندر کی صورت حال کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔

Prof. N.D. Khan: Question.

قاضی حسین احمد - جناب والا! راجیو گاندھی جب پاکستان آئے تو انہوں نے بے نظیر کی موجودگی میں کہا کہ کشمیر میں تو کئی دفعہ انتخابات ہو چکے ہیں لیکن بے نظیر کے منہ میں گھنگیاں پڑی رہیں اور اس نے اس بات کو refute بھی نہیں کیا - یہاں تک کشمیر ہاؤس کا جو بورڈ لگا ہوا تھا ' اسے بھی اتروا دیا تھا تا کہ راجیو گاندھی کی طبیعت میں کوئی ملال نہ آئے -

جناب چیئرمین ! انہوں نے کشمیر ـ ـ ـ کو مردہ خانے میں ڈال دیا تھا - معاہدہ شملہ کے موقع پر پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ نے اس کو ختم کرنے کی خود کوشش کی - کشمیر کا مسئلہ انشاء اللہ زندہ رہے گا اور اس کو کشمیر کے مجاہدین نے زندہ رکھا ہوا ہے - ان کے اس رویہ کے باوجود کہ اس کو مردہ کیا جائے ' کشمیری مجاھدین اس کو زندہ رکھیں گے - یہ اسرائیل کے ساتھ تعلقات بڑھانا چاہتے ہیں - یہ امریکن مصلحتوں کے تحت چل رہے ہیں - یہ اپنے قومی مفادات کے تحت نہیں چل رہے ہیں - اس کے باوجود کشمیر کا مسئلہ زندہ رہے گا اور انشاء اللہ اسرائیل کو کبھی recongnition نہیں ملے گی - اور پوری قوم انشاء اللہ ان کے خلاف بھی اٹھ کھڑی ہو گی لیکن جناب چیئرمین انہوں نے وعدہ کیا تھا ' ایران اور پاکستان کے بارڈر پر جو کشیدگی ہے اور ایران نے اعلان کیا ہے کہ وہ بارڈر کو close کر رہے ہیں - تو انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ اس پر statement آئے گی اور ان کی وہ statement نہیں آئی -

جناب چیئرمین - وہ statement ان کی تیار ہے - تاج حیدر صاحب کی بھی بات اس طرف سے سن لیں - اس کے بعد آپ کی باری - جی -

سید تاج حیدر - مرحوم راجیو گاندھی نے اپنے آخری انٹرویو میں جو کہ ایک اٹالین جرنلسٹ کو دیا گیا تھا اور جب وہ جلسہ گاہ جا رہے تھے تو رستے میں گاڑی میں وہ انٹرویو--- ---

(مداخلت)

قاضی حسین احمد - مرحوم کے لئے آنجہانی کی terminology ہے - جناب والا آپ urdu speaking ہیں لیکن آنجہانی کہیں -

سید تاج حیدر - جی آنجہانی ' جناب انہوں نے اس اٹالین جرنلسٹ کو ایک taped interview میں جتایا کہ وہ اور جنرل ضیاء الحق کشمیر کے مسئلے کو طے کر چکے ہیں - کیا جنرل ضیاء الحق

کے رفقائے کار یہ بتانا پسند کریں گے کہ آنجہانی راجیو گاندھی اور مرحوم جنرل ضیاء الحق کے درمیان کشمیر کے سلسلے میں کیا چیز طے پائی تھی اور یہ ایک ٹیپ انٹرویو ہے جو کہ راجیو گاندھی نے جلسہ گاہ میں جاتے وقت اس اٹالین جرنلسٹ کو دیا ہے اور یہ دنیا بھر کے اندر چھپا ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی، جی جناب مولانا صاحب، مولانا صاحب کی بات سن لیں بڑے عرصے سے کہہ رہے ہیں۔ چلیں راجہ صاحب کی پہلے بات سن لیں۔ آج باقی ایجنڈا نہیں کرنا۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! جو تاج حیدر صاحب نے بیان کیا ہے۔ راجیو گاندھی نے ۸۹ء میں اقوام متحدہ کے correspondents کے سامنے ایک پریس کانفرنس کی۔ میں ۹۰ء میں پاکستان کی نمائندگی کے لئے وہاں گیا تھا۔ وہ ٹیپ میرے پاس موجود ہے اور اس کی کئی کاپیاں کرکے میں نے دوسرے لوگوں کو بھی دی ہوئی ہیں۔ راجیو گاندھی سے اس وقت یہ پوچھا گیا تھا اور ایک پاکستانی correspondent نے اس سے پوچھا تھا کہ آپ نے یہ جو commitment دی ہوئی تھی کہ ابتداء میں جو ریزولیوشن ہوئی تھی اس کے تحت وہاں آپ plebiscite کروائیں گے تو کیا آپ تیار ہیں؟ اس میں موجود ہے۔ اس میں انہوں نے کہا کہ ہماری بات چیت اس پر ہو رہی تھی کہ ہم اسی commitment کو پورا کرنے کو تیار ہیں لیکن اس سے پہلے بھی کچھ چیزیں ہونی تھیں، کچھ چیزیں پاکستان نے کرنی تھیں وہ ابھی تک نہیں ہوئیں اور اس ٹیپ کو بھی دبانے کی کوشش کی گئی اور ان کا یہ بیان اس وقت بھی ریکارڈ کے اوپر موجود ہے۔ اگر تاج حیدر صاحب سننا چاہیں تو میں ان کو سنوا بھی سکتا ہوں۔ اس وقت کی تو یہ بات تھی اور یہاں جب وہ آئے تو اس کے بعد وہ معاملہ بالکل الٹ تھا کیونکہ دونوں کے درمیان کوئی اور معاملہ طے پا گیا ---- کوئی third option کی بات نہیں ----

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق۔ آپ اور بات کر رہے ہیں وہ اور بات کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ مولانا سمیع الحق صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے۔ جی مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق۔ جناب چیئرمین صاحب! آج آپ بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کر رہے ہیں لیکن میرے ساتھ آپ یقیناً بہت دیر سے زیادتی کر رہے ہیں---

جناب چیئرمین- آپ آنے چھ مہینے بعد ہیں - میں کیا کروں -

مولانا سمیع الحق- مجھے احتجاج کرنے کا حق ہے - جو چھ مہینہ بعد آتا اس پر تو زیادہ توجہ کرنی چاہیئے - آپ کی گردن اس طرف مڑتی ہی نہیں ہے- اب آپ نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے والوں کے بارے میں کیا اصول بنائے ہیں ---

جناب چیئرمین- آج آخری دن ہے لہذا میں نے آپ کی اجازت سے---- موڈ یہی لگتا ہے کہ مختلف پوائنٹ اٹھانے جائیں-

مولانا سمیع الحق- آپ کے منصب کا تقاضا ہے کہ آپ نوٹ کرتے جائیں کہ کون پہلے اٹھا ہے - کم از کم پچاس دفعہ میں اٹھا ہوں اس کے بعد جو لوگ آئے ہیں - تو یہ تو بڑی زیادتی ہے ---

جناب چیئرمین- آپ آنے بڑے دیر سے ہیں - چھ مہینے کے بعد آئے ہیں -

مولانا سمیع الحق- میں دیر سے نہیں آیا آپ مسلسل اسی طرح نظر انداز کرتے چلے جاتے ہیں - اگر اس طرح کا طریقہ ہو تو ہم اس لئے اٹھتے ہیں اور نہ آتے ہیں - سوائے وقت ضائع کرنے کے ہوتا کیا ہے- بات یہ ہے - میں کافی دیر سے عرض کر رہا تھا کہ قاضی حسین احمد صاحب نے پاک ایران مسئلے کےحوالے سے بات اٹھائی - آفتاب شیخ صاحب نے پی آئی اے اور اسرائیل کے حوالے سے بات اٹھائی - کشمیر کے حوالے سے بات اٹھی تو این ڈی خان صاحب نے کہا کہ ہم اس سارے موضوع پر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں - میں عرض کرتا ہوں کہ یہاں پر بہت بے چینیاں پھیلی ہوئی ہیں - میں اور راجہ ظفر الحق صاحب لیبیا کے سفر پر تھے - تین دن پہلے میں آیا تو پورے ملک میں بے چینی ہے کہ اب پاکستان اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لئے پر تول رہا ہے اور امریکہ نے جو معمولی برائے نام مراعات دی ہیں - اس کی رشوت میں انہوں نے یہ لازم کرایا ہے کہ آپ اسرائیل کو تسلیم کریں گے اس سے روابط قائم کریں گے- ایران کے ساتھ سرحدات بند کریں گے- ایران کی ناکہ بندی کے ساتھ ہمارا ساتھ دیں گے- اور کشمیر کے مسئلے سے دستبردار ہوں گے یہ سارے معاملات بڑے حساس ہیں اب ہم اچانک سنیں گے کہ اسرائیل کو تسلیم کرلیا گیا- یہ تو پاکستان اور مسلمانوں کے لئے ایک موت کی بات ہو گی- تو ان سارے مسائل پر جناب بابر صاحب یا این ڈی خان صاحب روشنی ڈالیں کہ واقعی اسرائیل

کو بھی ہم تسلیم کرنے کے لئے واقعی تیار ہو رہے ہیں۔ اس جنگی اسلحے اور سود کے پیسوں پر لعنت جس کیوجہ سے ہم اپنی اسلامی تشخص اور کشمیر اور ایران سب سے دستبردار ہو جائیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, the point is just because he came late, he has missed the train. But I will repeat for his benefit.

بات یہ پہلے بھی ہوئی تھی اور اب پھر کہہ رہا ہوں آج صبح کیبنٹ میں بھی یہی بات ہوئی تھی جب محترمہ کو last time بھی invite کیا گیا تھا۔

Initially she was not aware but the moment she came to know that the permission has to be sought from the Israeli government, she refused. Number two is the passports still continue to say all the countries of the world less Israel. So, that would be the first matter that you would have to take is to eradicate that sentence for which we are not prepared. So, there is no intention of recognizing Israel at all.

کوئی اس میں شک کی بات نہیں ہے۔ ہم بالکل recognize نہیں کر رہے۔

جناب چیئرمین ۔ جی That is all. Let us proceed with the agenda. بشیر ترین صاحب کی ایک بات ہے۔

مولانا سمیع الحق ۔ کشمیر سمیت تمام مسائل پر یہاں بحث کرائی جائے۔

سردار بشیر احمد خان ترین۔ جناب پاک ایران بارڈر کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی اس کے بارے میں سٹیٹمنٹ تیار ہے۔ جی این ڈی خان صاحب۔

Mr. N.D.Khan: Sir, the news item is unfounded

اور میں اس فلور کے اوپر اس کا deny کرتا ہوں۔ قطعاً بالکل بے بنیاد ' --- بی بی سی کے یا زی ٹی وی کے۔

On behalf of the Pakistan Government, I am giving categorical denial of all these delegations including Israel. There is no question unless OIC does not decide it,

we will do it after the decision of OIC.

جو سارے مسلم ممالک کا فیصلہ ہوگا ۔ او آئی سی کے resolution کی بنیاد پر ہم اس کے مطابق binding ہیں۔ میں categorically deny کرنا چاہتا ہوں کہ There is nothing about Israel.

قاضی حسین احمد ۔ جناب چیئرمین ! او آئی سی کو اسی لئے بنایا گیا ہے ۔ بنگلہ دیش بھی اسی کے ذریعے سے تسلیم کرایا گیا ۔ اسرائیل کو بھی اسی کے ذریعے تسلیم کرایا جائے گا ۔ یہ اسی لئے امریکہ نے اس کو بنایا ہے ۔

Maj. Gen. (Retd.)Naseerullah Khan Babar: Now that Qazi Sahib has raised it why he had Israeli instructors during the Afghan Jehad in Budabher, who was training the Mujahideen in Dara Adam Khel area? Let him answer this question.

قاضی حسین احمد ۔ میں تو کہتا ہوں آپ سے کہ بارڈر صورتحال کو خراب کر رہے ہیں۔ آپ کسی اور کا کھیل کھیل رہے ہیں ۔ آپ نے قبائل میں خیبر ایجنسی میں مسئلہ بنایا۔ کرم ایجنسی میں مسئلہ بنایا ۔ مالاکنڈ ایجنسی میں مسئلہ بنایا ۔ آپ نے ہر طرف---آپ کسی اور کا کھیل کھیل رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔جی بشیر ترین صاحب ۔

سردار بشیر احمد خان ترین ۔جناب چیئرمین ! کل صبح صوبہ بلوچستان کے ڈیرہ بگتی سوئی میں میرعلی' اس کی بیوی وفات پا چکی تھی ' اپنی بیوی کا جنازہ لے جارہا تھا ۔ اور ساتھ کچھ لوگ تھے ۔ وہاں سے جاتے ہوئے ' جہاں جنرل بابر صاحب کے بلائے ہوئی ملیشیا فورس ' اس سائیڈ پر اور اس سائیڈ پر بھی اس کا مورچہ ہے ۔ جیسے ہی وہ جنازہ وہاں پہنچ چکا ۔ تو اس پر دونوں اطراف سے فائرنگ کردی گئی ۔ جس کے وجہ بیوی جس کی پہلے فوت ہو چکی تھی ۔ وہ اسی جگہ پر شہید ہوگیا ۔ اور ساتھ چار پانچ اور آدمی زخمی ہوئے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ نہیں جی فائرنگ سے مرا ہے۔ کہتے ہیں۔

جناب امداد علی اعوان ۔وہ بیوی کے غم میں مرگیا ہو گا۔

سردار بشیر احمد خان ترین ۔نہیں وہ جنازے کے ساتھ جارہا تھا۔ آپ ماشاء اللہ مسلمان ہیں۔ اگر بیوی کے غم میں مریں گے تو پھر کچھ اور ہی لوگ ہوں گے۔ بات یہ نہیں ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ میرے خیال میں یہ اسلام میں ' اور پاکستان میں پہلی دفعہ کہ کسی کے جنازے پر گولیاں برسانا اور اس کے خاوند کو مارنا ' اس کے عزیز و اقارب کو مارنا ' اس سے زیادہ ظلم نہ میرے خیال میں نہ چنگیز خان کے دور میں ہوا ہے ۔ نہ ہٹلر اور نہ ہی سٹالن کے دور میں ہوا ہے۔ یہاں تو یہ بیٹھ کر کہتے ہیں کہ نہیں جی ہم جمہوریت کا نظام چلا رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جمہوریت کا نظام چلا رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جمہوریت کو قتل کر رہے ہیں۔ اسی کے ساتھ ایک دوسرے وہاں پر چوہدری قیوم صاحب ہیں ان کو بھی بمعہ جیپ پکڑ کر ' اغواء کرکے لے گئے ہیں۔ حالانکہ وہ غریب وہاں پر کوئی ملازم ہے۔ جو بھی ہے۔ یہ مہرعلی پہلے بھی لیبر یونین کا لیڈر رہا ہے۔ اس سے پہلے بھی شاید وہ پکڑ لے گئے ہوں۔ اس سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اس طرح ہم پہلے اس کے متعلق قرارداد بھی پیش کر چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! اب جو آدمی جس نے اس سے پہلے ان کی مخالفت کی ہو یا لیبر یونین میں اپنے ڈیمانڈ پر زور دیا ہو ' ان کو ایک ایک کرکے مارے اور اسی وجہ سے وہ میرے خیال میں کل اپنا ہڑتال توڑنے کا اعلان بھی کریں گے۔ کیونکہ ان کو یہ یقین ہو چکا ہے کہ اب ہمیں جان دینی پڑے گی۔ لہذا ' جناب عالی! اس طرح میرے خیال میں اگر یہ لوگ جمہوریت کا دعویٰ کرتے ہیں تو سراسر زیادتی ہے۔ یہاں آنے والے وقت میں یا پچھلے دنوں جو کچھ ہوا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کراچی میں کیا ہو رہا ہے ۔ اس کا میں ذکر نہیں کروں گا۔ مالا کنڈ میں کیا ہوا ہے اس کا میں ذکر نہیں کروں گا۔ میں یہ کہوں گا کہ جو جنازے پر ' قبرستان جاتے ہوئے دفنانے کے لئے ' اس طرح فائرنگ کی جائے اور اس کے باوجود ہمارے معزز سینیٹر صاحب بڑے مذاقیہ انداز میں کہتے ہیں کہ جی بیوی کے غم میں مر گیا ہے۔ بہت افسوس کی بات ہے۔ میں کم سے کم ان ملیشیاء والوں سے یا ان فورسز سے اتنا گلہ مند نہیں ہوں جتنا اپنے اس معزز

دوست سے ہوں، جس نے اس مرے ہوئے آدمی کے لئے کہا کہ بیوی کے غم میں مر گیا ہے۔ افسوس ہے صد افسوس ہے۔ یہ ان کی جمہوریت ہے، یہ ان کی سنجیدگی ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! پتہ نہیں یہ لوگ میں نے پہلے بھی اس فلور پر کہا ہے کہ ان کا ایجنڈا کیا ہے؟ ان کا پروگرام کیا ہے؟ خدارا! یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن ان کی باتوں کو اگر آپ نے خود سنا یعنی ان کو بجائے یہ کہ افسوس کرتے کہ واقعی یہ غلط کام ہوا ہے، اس طرح اسلام میں جائز نہیں ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ کسی دوسرے مذہب میں بھی اس طرح جائز نہیں ہے کہ جنازے پر فائرنگ کر دیا جائے اور اس کے اقرباء کو بھی زخمی کیا جائے اور اس کے خاوند کو وہی اس کے ساتھ جان سے مار دیا جائے۔ اب یہ کس نے کہا ہے؟ جہاں تک ہمارا اپنا سوچ ہے یہ واقعہ ملیشیاء کے بالکل مورچوں کے بیچ میں ہوا ہے۔ جناب! اگر اس طرح سلسلہ جاری رہا تو میرے خیال میں یہ ایوان بالا کسی کام آ سکے گا اور نہ قومی اسمبلی کی بات سنی جائے گی۔

جناب چیئرمین! یہ کیسا جمہوری نظام ہے۔ جس میں ایوان بالا کے چیئرمین کے رولنگ کو بھی اہمیت نہ دی جائے۔

جناب چیئرمین ، مسئلہ جو آپ نے بیان کیا ہے اس پر وزیر داخلہ بولیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ، پہلے وزیر داخلہ کو سنیں۔ میر جبار صاحب بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ ان کو سن لیں۔

Mir Abdul Jabbar Khan: Thank you very much, Sir.

جناب کو یہ روز روشن کی طرح عیاں ہے اور علم ہے کہ یہاں پر جولائی کی ۱۱ تاریخ کو ایک "unnecessarily deployment of Civil Armed Forces in the Area of Sui Gas fields which had resulted in creating terror and harrassment amongst the people of the area. And undeclared curfew was imposed there in Sui Gas fields."

یہ resolution پیش ہوئی۔ اس پر تقاریر ہوئیں کیونکہ اس روز متعلقہ وزیر جناب انور سیف اللہ ہاؤس میں موجود نہیں تھے تو آپ نے اس adjourment motion کی کارروائی کو اگلے روز کے لئے رکھ دیا۔ دوسرے روز پھر resolution پاس ہوئی اور سیر حاصل بحث کے بعد آپ نے اپنی

ruling ارشاد فرمائی کہ With the consensus of the House a Special Committee be formed which should proceed to Sui and as certain the factual position as existing on the ground. یہ جناب کی رولنگ تھی اس پر consensus ہوا دونوں اطراف سے اور Leader of the House اور Leader of the Opposition نے پانچ ، پانچ سینئیر حضرات کا نام اس کمیٹی کے لئے دیا۔ آپ کے Chamber میں جناب خلیل الرحمن کا انتخاب------- ان کے لئے گزارش کی گئی میں نے کہا آپ سے اور باقی دوستوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اس کمیٹی کی سربراہی جناب خلیل الرحمن صاحب کریں چونکہ پھر ہم نے دونوں اطراف سے ان کو اپنا چیئرمین بنایا۔ یعنی یہ واقعہ 12 جولائی کا ہے۔ جولائی ، اگست ، ستمبر آج اکتوبر میں ہم ہیں۔ آج دو تاریخ ہے۔ ہم ابھی تک Sui gas field کے areas میں نہیں جا سکے۔

To hold spot inquiries or to ascertain the facts and to ascertain, why Civil Armed Forces have been deployed in many fold? What was the reason for that?

ہم اپنے چیئرمین صاحب کی سربراہی میں آج چوتھی مرتبہ بھی ملے اور جو کچھ کارروائی ہوئی وہ عرض کروں گا۔ کل کا واقعہ ہے سوئی گیس کا جس کا ہمیں کو خطرہ تھا جس خطرے کے پیش نظر ہم نے یہ موشن اس ہاؤس میں جناب move کیا تھا۔ وہ یوں کل ایک شخص جو Labour Leader تھا مہر علی اس کا نام تھا اس کی بیوی پرسوں رات کو قضا الہیٰ اپنی موت مری۔ کلاس کا جنازہ اس کا شوہر اپنے عزیز و اقارب کے ہمراہ سوئی گیس فیلڈ کے ایریا سے قبرستان لے جا رہا تھا جیساکہ گزارش کی گئی کہ سوئی گیس فیلڈز کا ایریا آرمی کی picketing آرمی کی پوسٹیں Civil Armed Forces کی پوسٹیں ان کی موبائل فورسز یعنی وہ ہر طرف سے گھرا ہوا ہے۔ وہاں پر جب یہ جنازہ لے جایا جا رہا تھا تو ایک ایسا مقام آیا جہاں پر جنازہ گزر رہا تھا اس کے دونوں اطراف C.F. کی post تھی دن کا وقت تھا جوان موجود تھے۔ ان پر اس جنازے پر اس جنازے کے جلوس پر فائرنگ ہو گئی اور اس مرحومہ جس کا جنازہ لے جایا جا رہا تھا اس کا خاوند مہر علی موقع پر ہی ہلاک ہو گیا اور ساتھ چار آدمی مزید شدید زخمی ہوئے جن میں سے تین حالت نازک ہے۔ جناب والا! ہم نے یہ خدشہ اس وقت بھی ظاہر کیا تھا اور پھر دوہراتے ہیں اس ہاؤس میں کہ عالی جاہ! بلوچستان یا Sui for that matter پاکستان کا حصہ ہے اس ملک کا علاقہ ہے۔ صوبہ اکائی ہے فیڈریشن کی اکائی ہے خدارا وہاں کے مسائل کو دیکھیے حل کیجیے اس کو نو جہ علاقہ نہ سمجھیں اور

وہاں پر اپنا یہ declared یا undeclared ریاستی تشدد استعمال نہ فرمائیے۔ کمیٹی آپ نے اس لئے بنائی اور ہم نے کمیٹی کے لئے اس لئے گزارش کی جناب سے اور کمیٹی اس لئے بیٹھی ہوئی ہے کہ ہم جائیں موقع پر اور جا کر وہاں پر حالات کو دیکھیں۔ نہ صرف یہ کہ کل کا واقعہ ہوا اس سے قبل بھی واقعات ہونے لوگوں کے گھروں میں لوگ گھس رہے ہیں۔ گھس کر گھروں میں زبر دستی گھر کے مکینوں کو بے دخل کیا جا رہا ہے اور ان مستورات اور سامان کو باہر پھینکا جا رہا ہے اور گھر پر قبضہ کیا جا رہا ہے۔ گاڑیاں لوگوں سے زبردستی چھینی جا رہی ہیں۔ ایک شخص چوہدری قیوم جو وہاں لیبر لیڈر تھا پچھلی یونین میں جنرل سیکرٹری تھا سوئی سدرن گیس کا اس سے گاڑی زبر دستی چھینی گئی۔ اس کے علاوہ تین چار گاڑیاں اور چھینی گئیں تو وہاں پر اب بھی ایسا سماں ہے terror کا سماں ہے اور سمجھ نہیں آتی کہ مرکزی حکومت چاہتی کیا وہاں پر۔ جناب عالی! وہاں پر اس بھانبھو رائفل کے علاوہ سبی سکاؤٹس، لورالائی سکاؤٹس، غازہ بند سکاؤٹس اور لس بیلہ سکاؤٹس اتنی فورسز وہاں پر بٹھا دی گئی ہے اور سوئی کو گھیر کر ڈیرہ بگٹی سے cut off کیا گیا ہے تو اس کی ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ مقصد کیا ہے۔ کیوں ایسے کیا جا رہا ہے، کیا وہاں پر مصیبت آ گئی ہے، کس لئے ایسے ہو گیا ہے؟ سوئی کو میں سمجھتا ہوں لوگ سمجھتے بھی نہیں ہیں کہ سوئی گیس کا نام ہے یا سوئی مقام کا نام ہے اتنی پرامن جگہ تھی اور ہے کہ یہاں اب بھی لوگوں کو پاکستان میں کئی علاقے میں یہ جو گیس ہم استعمال کرتے ہیں وہ گیس کا نام سوئی ہے اس مقام کا جہاں نکلتی ہے اس کا نام ہے۔ اگر وہاں کچھ ہوتا سن 52 سے گیس چل رہی ہے تو یقیناً لوگوں کو علم ہوتا وہ جگہ وہاں پر فسادات ہوتے ہیں یا یہ ہو رہا ہے۔ وہاں پر تو کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ یہ کس لئے کیا جا رہا ہے؟ ہم آپ سے آپ کے توسط سے گزارش کریں گے کہ جناب والا! جتنی جلد ہو سکے ہماری وہ کمیٹی جو ہمارے محترم جناب خلیل الرحمن صاحب سینیٹر کی سربراہی میں بنائی گئی ہے جتنا جلد ہو سکے ہمیں وہاں جانا چاہئیے۔ ہمیں یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ تمام جتنی فورسز ہیں وہاں پر ان کو گورنر صاحب کے زیر اختیار کر دیا گیا ہے۔ اب ظلم کی انتہا دیکھئیے آپ کہ گورنر صاحب کا Chief Executive of Province جو کہ Chief Minister ہوتا ہے اس کے اختیارات کو خود کیسے استعمال کرتا ہے یہ تو جناب والا! آئین کی سراسر نفی ہے۔ آئین میں صوبے کا سربراہ، صوبے کا کرتا دھرتا Chief Minister ہوتا ہے۔ اس سے اختیارات لے کر گورنر صاحب کو دے دیئے گئے ہیں۔ یہی حالت میں سمجھتا ہوں پنجاب کی حالت

یہی ہے۔ فرنٹیئر میں یہ ہو رہا ہے۔ یہ اب ہم کہاں جا رہے ہیں کیا کر رہے ہیں، کیا کرنا چاہتے ہیں ہم، کیا کرانا چاہتے ہم، کس کو نیچے دکھانا چاہتے ہیں ہم، حاصل کیا ہو گا ہمیں۔

(اس مرحلہ پر اذان مغرب کی آواز سنائی دی)

Mr. Chairman: Adjourned for 15 minutes to meet again after Maghrib Prayer.

[The House was adjourned for prayer]

(The House was reassembled with Mr. Chairman(Mr. Waseem Sajjad) in the Chair)

جناب چیئرمین - میرے خیال ہیں جبار صاحب بات کر رہے تھے چلیں ان کی بات سنتے ہیں - آپ پھر ان کا جواب دے دیں نا ں چونکہ آپ چیئرمین ہیں کمیٹی کے I think Mr. Khalilur Rehman is the Chairman of the Committee. He was keen to say something on this issue خلیل صاحب آپ مختصر کریں چونکہ -

Mr. Khalilur Rehman : Yes, I will be very brief.

جناب چیئرمین - آپ پھر ان کا جواب دے دیں چونکہ آپ ممبر ہیں اور وہ چیئرمین ہیں، آپ بھی ممبر ہیں چلیں جی ذاکر صاحب کبھی کبھی بات کرتے ہیں ان کی بات سن لیتے ہیں پھر لیکن لمبی بات نہیں کرنی -

جناب صفدر علی عباسی -نہیں جناب صرف دو منٹ بات کروں گا جی، Sir وہ جو عبدالرحیم صاحب نےباتیں کی ہیں وہ پہلے اس ہاؤس میں آئی تھیں یہ خیر اسی سے متعلقہ واقعہ ہے یہ سارا مسئلہ already under consideration of the Committee جو سینیٹر خلیل الرحمن صاحب کی قیادت میں تھی اور آج تقریباً اس ایشو پر ہم نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ صرف کیا ہے اور کوئی چار دن ہماری میٹنگ ہوئی ہیں جی مختلف اوقات میں اور تقریباً کیا بلکہ ان کی بات مانی جا چکی ہے کہ جہاں جہاں وہ چاہتے ہیں کہ جی ہم جائیں انہوں نے کہا جی کہ چیف منسٹر صاحب سے ملیں، گورنر سے ملیں تو ہم اس کے لئے تیار تھے تو اس کے باوجود resistence کے۔ تو یہ ساری

چیزیں جن پر وہاں بحث ہوئی دوبارہ یہاں پہ لائی جائیں گی پھر وہ بات کریں گے ہم اس کا جواب دیں گے تو مناسب یہ ہی تھا کہ جو وہاں پر بحث ہوچکی ہے اسی پر ہم اور آگے بڑھیں۔

جناب چیئرمین - جی جناب خلیل الرحمن صاحب -

Mr. Khalilur Rehman: Thank you, Mr. Chairman. I am a little stunned, little surprised and very disappointed. A shadow has been cast on the working of the certain Committees. I assure you, Mr. Chairman, when this Committee was formed here it was a pure simple matter of law and order and some kind of a dispute. I assure you, Sir, it is not. It is a pandora's box. Every single meeting has revealed a new vista, disputes, tribal disputes, their internal havings and all sorts of stuffs. I want to be in position of complete facts before I go to Sui or I go to Quetta. We have had four meetings and every single meeting has been a new meeting altogether. Today, fortunately, we have come to an agreement that we will go to Baluchistan and we are trying to get a day to fix.

Mr.Chairman: How soon will you make this?

Mr. Khalilur Rehman: Sir, as soon as the Governor and the Chief Minister can see us, we will go there.

Mr. .Chairman: But you should not make your schedule according to their convenience. They should act according to your convenience. You are representing the Senate.

Mr. Khalilur Rehman: Sir, if I make my schedule according to my convenience, if I go there and he is not there then it is not going to serve the purpose. So, we have to talk to them.

Mr. Chairman: O.K. Now, this matter is in your hands. So, you

please try to set it right.

Mr. Khalilur Rehman: Sir, everything is being done and I think it was totally unnecessary to bring it to this House.

جناب چیئرمین۔ او کے جی ۔میر عبدالجبار صاحب آپ نے بات ختم کرلی تھی۔ اب وہ بات تو ختم ہو گئی تھی ۔ اب آپ نے سوئی کے معاملے میں بات کرنی ہے تو سوئی کا معاملہ ختم کریں ۔ کیا میر صاحب آپ نے کچھ اور کہنا ہے ۔ ایک منٹ ۔جناب ایک آدمی بات کرے تو پھر سمجھ آجاتی ہے کہ کیا بات ہے ۔ نہیں نہیں انہوں نے بات ختم کرنی ہے ۔ میر صاحب بات یہ ہے کہ خلیل صاحب نے ابھی یہ بات کی ہے ۔ وہ یہ فرما رہے ہیں کہ انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ انہوں نے جانا ہے ۔

میر عبدالجبار ۔ جناب میں نے سنا تھا ۔ میں اپنے محترم جناب خلیل الرحمان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے جس طرح ارشاد فرمایا ۔ میں اب بھی ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا۔ اس سے پہلے بھی میں نے وہاں کہا ہے کہ عالی جاہ مسئلہ جہاں سے اٹھا ہے ۔ پہلے ہمیں وہاں جانا چاہئیے ۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم جا رہے ہیں ۔

میر عبدالجبار ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ کمیٹی میں جو فیصلہ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں کوئٹہ جانا ہو گا۔ گورنر صاحب سے ملنا ہو گا۔

جناب چیئرمین ۔ بہرحال یہ دیکھیں ناں جی ۔ یہ جو معاملے ہیں کہ کہاں جانا ہے کس طرح جانا ہے ۔ یہ کمیٹی کے فیصلے ہیں ۔ یہاں پہ نہ لائیں ۔ یہ آپ کے درمیان ہیں ۔ کمیٹی کا معاملہ کمیٹی میں رہنے دیں ۔ جب آپ کی رپورٹ بن جائے گی ۔ پھر ہاؤس میں لے آئیں ۔

میر عبدالجبار ۔ درست ہے جی تو میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ میری اب بھی سب دوستوں سے یہ گزارش رہے گی کہ ہم ابھی اس کمیٹی کو جتنا جلدی ہو سکے مکمل کریں۔ جناب ہمیں اس سے قبل بہت دیر ہو چکی ہے ۔ آپ مسائل کو الجھا رہے ہیں۔ سلجھا نہیں رہے ہیں ۔ خدا را اس کو سلجھائیں ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ سمجھانے کے لئے اس مسئلے میں وزیر داخلہ صاحب کی مدد مانگتے ہیں ۔ٹھیک ہے جی وزیر داخلہ صاحب ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Mir Sahib is my dear and old friend and since I heard his feelings I think he should exonerate me. Mir Sahib would remember in 1973 when he was DIG Quetta

اس نے لشکر کشی کی تھی یعنی ایک جموٹ tribe نے مینگل کے خلاف (چیف منسٹر) کے خلاف uprising اس وقت کچھ تھوڑی بہت ہوئی تھی ۔

He did not use the police force but he issued weapons to the' Lashkar' to go and attack that tribe. Then I had to go and retrieve everything else. That is past but I don't know why he is continuing supporting the system of Sardari. The fact is that I think, he is fully aware, if he is honest enough to admit that Bugti has got his own jails. He has been punishing people at his own will. They have been carrying out murdering in that area. There were also allegations that some were involved in arms smuggling to Karachi and Sindh. So, the fact is I mean he is no angel. What had happened that the culprits had also been thrown out from that area.

جناب چیئرمین۔ black mailing کا لفظ نہ استعمال نہ کریں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: No Sir the point is, fact is a fact they are afraid of it.

Mr. Chairman: You can use better words.

وہ صحیح ہے لیکن اتنی strong language استعمال کرنے کا کیا فائدہ ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ اس کے بعد کل یہ ہوا جناب کہ یہ جو آدمی تھا' مہر He is a Marhatta Bugti which is low cast. یہ کارندہ ہے اکبر بگٹی کا' اس نے کیا کیا تھا کہ اپنا ایک بندہ PPL کے الیکشن میں کھڑا کیا ہوا تھا اور اس وقت بھی اس کے

So this is connected not directly but indirectly with - لٹرکے کے اوپر فائرنگ ہوئی تھی

جنازہ جا رہا تھا ، وہاں ایک جیپ آئی اور their local politics. What had happend was......

and the person who is injured, he has given a statement. One - جیپ سے فائرنگ ہوئی

حیدر علی مر گیا ، اس کے بعد کل ایک اور جو زخمی ہوا تھا وہ died yeasterday and that time

بھی یعنی he is also died -

The other two, they have named the man, they have named this gentleman Haider Ali Bugti in the FIR. It was not the Frontier Corps that fired. Frontier Corps Post was about 200 yards away but at the time there was no option and there was no Magistrate and that is why they did not open fire at all but it was purely between these two elements of Bughti because the other in the Benari Bughti and the two had contested for election at that point of time so it a purely a political issue it has nothing to do with Frontier Corps. Frontier Corps is there at the behalf of the Provincial Government .

Mr.Chairman: FIR has been registered.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: They have named ...

Mr.Chairman: So investigation must be going on.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Haider Ali Bughti has been named by them in the FIR.

جناب چیئرمین۔ آپ کا مسئلہ یہ ہے کہ جو مسائل ہیں ان کو حل کرنے میں آپ

بھی مدد کریں ۔ کمیٹی بھی جائے گی ۔ میر صاحب lets try and resolve these matters as

question hour جی اب to the area. best as possibly can and try and bring peace

کرنا ہے ، question hour کا تو ٹائم نکل گیا ہے ، اس کا تو گھنٹہ ہوتا ہے وہ تو نکل گیا ہے ۔

آپ ذرا پڑھیں ناں کہ رول کیا کہتا ہے The first hour will be the question hour ۔ اگر

first hourضائع کر دیتے ہیں تو question hour گیا۔ جی جناب نسرین جلیل صاحبہ۔

محترمہ نسرین جلیل۔ جناب چیئرمین ! ایوان کے knowledge میں ' میں یہ بات لانا چاہتی تھی کہ MQM کی جو negotiating team کے ممبران ہیں ' ان کے تحفظ کے لئے حکومت نے جو گاڑیاں ' جو موبائلز دی ہوئی تھیں ان کو حکومت نے withdraw کر لیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ کب کیا ہے؟

محترمہ نسرین جلیل۔ جی یہ پرسوں کی بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ جنرل صاحب آپ کیوں اس طرح کرتے ہیں' کبھی دیتے ہیں ' کبھی واپس لے لیتے ہیں' کیا بات ہے ؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Why should the other be killed...

جناب چیئرمین۔ آپ کا بھی تو کام ہے ....to give protection to the people.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir protection is given if they abide by the laws of the country when they give a call for strike they have no cause for protection..

محترمہ نسرین جلیل۔ چیئرمین صاحب دوسری بات یہ ہے کہ امن کا دفتر پر دو دفعہ حملہ ہو چکا ہے اور حکومت نے ان کو بھی امن کے دفتر کے لئے سیکورٹی وہاں پر لگائی ہوتی تھی ' اس کو بھی withdraw کر لیا گیا ' اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ MQMکے جو شہری ' سندھ کے نمائندہ ہیں یا تو وہ جیل میں ہیں یا وہ under ground ہیں یا پھر وہ ملک میں نہیں ہیں ۔ اب یہ جو چند افراد باہر تھے' ان سے جب آپ نے سیکورٹی لے لی ہے' that means, that you want to restrict the movement ' اس کے ساتھ ساتھ جناب چیئرمین کل کلاں کو یہ ان کو مروا دیتے ہیں ' جس طرح سے ہر کارکن ان کا نشانہ بنا ہوا ہے ' تو اس کے لئے کون جوابدہ ہو گا؟ میں نصیر اللہ بابر صاحب سے جاننا چاہوں گی کہ آپ اگر ایک چیز کچھ کرتے ہیں تو اس کے اوپر کم از کم قائم تو رہیے ' آپ محاصرے اور seige and search سب جاری رکھے ہوئے ہیں'

extrajudicial killings ہو رہی ہیں' torture کروا رہے ہیں ' اس کے ساتھ ساتھ ان اقدامات کا کیا مطلب ہے ' اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بالکل چاہتے ہی نہیں ہیں کہ negotiations ہوں کسی سطح پر۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ جناب لاءمنسٹر صاحب۔

پروفیسر این ۔ ڈی ۔ خان۔ محترمہ سنیٹر نے مذاکراتی ٹیم کا تذکرہ کیا ہے تو مجھے بھی خیال آنے کہ میں آپ کی good offices کو use کروں ' اور اپیل کروں کہ مذاکراتی ٹیم کے اراکین کو مذاکرات بحال کرنے کے لئے کہا جائے تا کہ جو political issues ہیں جس کی وجہ سے کراچی کا امن و امان درہم برہم ہیں ' اس کو resolve کر سکیں ' اور کوئی legislative political settlement تک پہنچ سکیں ۔

جناب چیئرمین۔ جناب ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ؛ جناب چیئرمین صاحب' شکریہ ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ بلوچستان میں پی آئی اے کی جو وہاں فلائٹس ہیں اس میں تربت جو ہے وہ پاکستان میں چوتھے درجے پر ہے کیونکہ چھتیس ' چھتیس فلائٹ وہاں ہوتی ہیں ہفتے میں ۔ اور اس وقت تربت میں سٹیشن منیجر اور گوادر میں اور غورمازہ کا جو انچارج ہے وہ سب بلوچستان سے باہر کے لوگ ہیں ان کو وہاں یہ عہدے دیئے گئے ہیں ۔بلوچستان کے جو افسران ہیں پی آئی اے میں پہلے ہی ان کی تعداد کم ہے ۔ ان میں بے چینی پائی جاتی ہے ۔ میں آپ کی توجہ سے حکومت سے گزارش کروں گا کہ بلوچستان کے جو سینئر افسران ہیں ان کو آپ موقع دیں بحثیت انچارج ' سٹیشن منیجر گوادر اور تربت کے غورمازہ میں ۔ تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو ۔پہلے ہی ہمارے ملازمین کم ہیں ۔ تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا اور ایک ٹریڈرز کی ہڑتال کے بارے میں ' میں نے کل بھی عرض کیا تھا آج ان کے ہاں لاٹھی چارج ' آنسو گیس لاہور میں ہوا ہے ۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے وہاں کاروباری لوگ ہیں ان کو تحفظ ملے ۔ اور جمہوریت ہے جمہوریت میں ان کو آزادی ہونی چاہیئے نہ کہ لاٹھی چارج' آنسو گیس اور دوسری چیزیں ہونی چاہئیں ۔

جناب چیئرمین، شکریہ جی ' اچھا اب فارمل کارروائی تو ختم کرلیں۔ کیوں جی میر صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں ۔ پہلے یہ فارمل کارروائی تو ختم کرلیں تاکہ tension ختم جانے کہ جو

کام کرنا ہے وہ نکل جائے پھر آپ کی بات سن لیتے ہیں - جی جناب مہربانی کرکے آرڈیننسز پیش کر دیں۔ جی question hour تو ختم ہو گیا جی -

(Questions and answers taken as read and placed on the table of the House)

@25. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Environment, Urban Affairs, Forestry and Wildlife be pleased to state

(a) the causes of frequent fire incidents in the forests; and

(b) the steps taken by the Government to prevent these incidents in future?

Minister for Environment, Urban Affairs, Forestry and Wildlife: (a) Forest fires occur during the month of May-June because of dry conditions and high temperature. The remaining ten months are free from fires but if they occur the damage is neglible.

The fires are caused either:

(i) Naturally

or

(ii) Negligently

or

(iii) delibrately

(b) The Provincial Forest Departments of Punjab, NWFP, AJK and CDA make appropriate arrangements to prevent forest fires by:-

(i) erecting watch towers for early detection.

(ii) controlled burning during winter to keep the forest floor free from inflammable material.t

---

@ Transferred from the Ministry Food, Agriculture and Live Stock.

(iii) posting watchers during fire season (15 May to 15 July)

(iv) providing transport to facilitate quick movement.

(v) arranging fire fighting equipment.

(vi) clearing 40 ' wide "Fire Lines" of bushes and grasses during fire season.

(vii) Pakistan Environmental Protection Council has decided to utilise helicopters for fire fighting in Margalla Hills National Park and the adjoining hills of Murree.

*42 Mr. Shahzad Gul: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to refer to the Senate Question No. 70 replied on 26th November, 1994 and state the time by which requisite information will be provided in the House, indicating also the reasons for delay?

Makhdoom Shahab-ud-Din: Answer to the Question No. 70 replied on 26-11-1994 is Annexed. Information has been deplayed due to the reason that information was being tabulated and checked by the Punjab Cooperative Board for Liquidation and Registrar Cooperative Societies ICT, Islamabad.

Annex

(a) No. The decision announced by the P.M. for the relief of co-operative affectees is being implemented by the Government of Punjab through the Punjab Co-operative Board for Liquidation (PCBL). Steps taken by the Federal Government/Government of Punjab/PCBL are at Appendix.

* Deferred from 28 September 1995.

(b) No. Payment are being made to the afected of co-operrative societies of both punjab and ICT.

Appendix

STEPS TAKEN TO IMPLEMENT THE DECISION ANNOUNCED BY THE P.M. OF PAKISTAN ON 07-12-1993.

Federal Government set-up a revolving fund of Rs.100 million with Punjab Co-operative Board for Liquidation immediatley after announcement of relief package by P.M. for making payment to the small depositors having claims up to Rs.25000 subsequently 2nd installment of Rs.100 million was also provided to the PCBL.

(ii) The Government took steps to strengthen the PCBL. A serving Judge of the Lahore High Court, Lahore was appointed as the Chairman of the Board. Provincial Government functionaries were appointed as the members of the Board, which inter-alia included Secretary (Finance) Government of the Punjab and Registrar Co-operative Societies Punjab.

(iii) The Board instead of depending upon one agency, appointed its own Recovery Officers to determine the liabilities of the delinquents and ex-management and to affect recovery by the sale of properties under the scheme duty approved by ECC of the Federal Cabinet.

(iv) Criminal proceedings have been initiated against the ex-management and delinquents. The Government is seized of the issue, as they are public servant U/s 65-B of the Co-operative Societies Act, 1925 read with Section 21 of the Servants Act. Proceedings are being pursued.

(v) Amendment in the Punjab Undesirable Co-operative Societies

(Dissolution, Act, 1993, have been sought in the Section 7, whereby the Board has been authorized to register the criminal cases against the ex-management, defaulters and delinquents without the approval of the learned Co-operative Judge, Supreme Court of Pakistan.

(vi) Besides action is also afoot for recovery of properties from un-authorised possession. The Board is seeking suitable amendment in the Punjab unesirable Co-operative Societies (Dissolution) Act-I of 1993 so as to empower the Board to recover the possession in relaxation of the procedure provided in the West Pakistan Government Lands and Buildings (Recovery of Possession) Ordinance (IX) of 1966 with suitable amendments.

(vii) The payment to the claimant of big five CFCs namely National Industrial Co-operative Finance Corporation, National Industrial Co-operative Credit Corporation, Pasban Cooperative Finance Corporation, Services Cooperative Credit Corporation and Mercantile Cooperative Finance Corporation are being made by teh Board from out of loan of Rs.2000 million obtained from the Nationalized Commercial Banks.

(viii) Payments are also made by the PCBL under special category scheme for disabled \ age, widows, marriageable daughters and awards from courts.

(ix) the payment position made by the PCBL, under the P.M.'s relief package as on 17-09-1995 is as under:

(In million)

	No.	Amount
Total claims lodged	40991	544.014
Total claims authorized	30367	218.097

Rejected/returned	6240	246.517
Claims outstanding	3373	[illegible]

(x) Federal Government has also provided Rs . 60 million to Registrar Cooperative Societies , ICT , Islamabad for making payments to the affectees of all the ten Co-operatives Societies registered with them , having claims upto Rs.25,000.00. As on 20-09-1995 an amount of Rs. 15.784 million has been disbursed to '902 affectees of ICT, Islamabad.

* 62. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No. 19, replied on 22nd August, 1995 and state the total expenditure incurred on the installation of Lakhra Coal Fired Power Plant with break-up of expenditure incured on land, residential and or other buildings, machinery and equipment?

Malik Ghulam Mustafa Khar:

(Figures in Rs. Million)

		Items	Local	Foreign	Imp. Duty	Total
(A)	(i)	Land for power station and colony.	16.000	—	—	16.000
	(ii)	Site preparation and engineering.	90.500	—	—	90.500
	(iii)	Handling of fuel and ash cooling water supply, Coal and ash handling equipment.	153.000	177.352	44.338	374.690
	(iv)	Equipment of the heating system (6 boilers, two for each unit). Actual installed are 3 boilers one for each unit.				
	(v)	Three steam turbine generators of 50 MW each.	1529.748	382.412	1912.160	
	(vi)	Electric station and control room equipment, cooling water system and other allied equipment.				

(Figures in Rs. Million)

		Items	Local	Foreign	Imp. Duty	Total
	(vii)	**Miscellaneous**				
	—	Civil Works and structure for power station building, boilers, turbo generator, auxiliary equipment, foundations, lab and workshop building, control room admn. block, circulating water system and other associated civil works.	1422.00	—	—	1422.000
	—	Spare parts.	—	74.098	13.525	92.623
	—	Lab and Workshop equipment.	13.00	6.650	1.662	21.313
	—	Commercial and despatching equipment.	28.516	5.902	1.475	35.893
	—	Erection of plant and equipment *at the rate* 25%.	—	460.00	—	460.00
(B)		**Transmission Line:** 132 kv double circuit transmission line from power station to Khanote and single circuit from Khanote to ..ashoro.	42.00	—	—	42.00
(C)		**Sub-Station** 11/132 kv Unit Power transformers, breakers and auxiliary equipments and material and other sub-station facilities including construction charges.	53.00	70.00	17.500	140.500
(D)	(a)	Access roads and internal roads.	63.00	—	—	63.00
	(b)	Residential buildings.	375.721	—	—	375.721
	(c)	Non-residential buldings.	75.415	—	—	75.415
	(d)	Water supply for colony and power stn. including laying pipeline upto river Indus.	77.800	—	—	77.800
	(e)	Office furniture and equipment.	11.100	—	—	11.100
	(f)	Security and protection arrangements.	69.000	—	—	69.000
(E)		Transportation and Communication equipment (vehicles).	16.525		—	16.525
		(1) Engineering and Consultancy *at the rate* 14%.	35.00	80.00	—	115.000
		(2) Admn. *at the rate* 4%.	180.00	—	—	180.000
		(3) Contingencies *at the rate* 5%.	150.00	—	—	150.000
	(F)	**Others:**				
	(i)	Clearing, Forwarding, handling, and inland transportation *at the rate* 5% of C&F cost.	70.000	—	—	70.000

(Figures in Rs. Million)

Items	Local	Foreign	Imp. Duty	Total
(ii) Training of Power House Staff.	—	40.000	—	40.000
(iii) Insurance during construction *at the rare 2%.*	28.512	—	—	28.512
(iv) Interest charges.	850.000	—	—	850.000
Total	3820.089	2443.75	465.912	6729.751

63. ***Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:-

(a) the results achieved from the privatization of PMDCs Makerwal and Gulakhel Collieries; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to privatise remaining collieries of PMDC including coal mining projects of Sor-Range, Degari, Shorag and Lakhra, if so, when?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) Privatization of Makerwal and Gullakhel Collieries was done as per Privatization Policy of the Govenemnt. Privatization of Makerwal and Gullakhel Collieries will allow the Private Sector to play greater role in the development of mineral resources of the country. The Privatization has also saved PMDC and the Government of Pakistan from the

heavy losses which were being sustained by these Collieries, details of wheih are given below:

1990-91	Rs. 29.290 million
1991-92	Rs. 16.587 million
1992-93	Rs. 30.867 million
1993-94	Rs. 44.558 million
1994-95	Rs. 48.626 million (Provisional)

(b) Yes, other coal mines of PMDC including Sor-Ranger, Degari, Sharigh and Lakhra will be privatized as per policy of the Government under a phased programme.

64. ***Malik Haji Abdul Rehman:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Govenemnt to construct the Munda Dam in F.A.T.A. if so, when?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Yes. The Pre-Feasibility Study was sent to Government of NWFP in November, 1992. The project was accorded concept clearnance in March, 1993 by Government of Pakistan. PC-II amounting to Rs.600.806 million for feasibility study/final engineering Design and preparation of Tender Document has also been submitted to Government of NWFP for processing and approval.

The Federal Government is exploring the possibility of funding this project with the assistance of Japan. Once it starts, it will take seven years in its completion.

65. ***Malik Haji Abdul Rehman:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the total electricity producing capacity with present production of the Warsak Dam; and

(b) the steps taken by the Government for desilting the Dam?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) The installed capacity of 240 MW. Presently the production is 182 MW which is 58MW less than the installed capacity. This is due to major overhauling of Unit. No. 1 and less inflow during this period. Particularly in the month of August, 1995 Warsak Power Station generated 127.162 million units.

(b) the divertion of silt away from the Power Tunnel is being studied by LASALLE, the Canadian Consultants in Canada.

66. ***Malik Haji Abdul Rehman:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that water coming in canal from Warsak Dam for Michni Turang Zai area is reduced in quantity. if so, its reasons; and

(b) the steps taken by the government to release more water in the said canal?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) The factual position is that Michni Irrigation Conduit from Warsak Dam is fully opened and the discharge is full from the dam. Some deficiency is felt the Irrigation Department, Government of NWFP may be contacted in this regard.

(b) The O&M and supply of irrigation water is the responsibility of Provincial Government of NWFP.

67. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the steps taken by the Government to implement the

decision of the Wafaqi Mohtasib (Ombudsman), made vide letter No. Reg. II/4442/91 dated 26h April, 1995?

Makhdoom Muhammad Amin Fahim: Wafaqi Mohtasib's letter No. Reg.II/4442/91 dated 26th April 1995 is regarding a decision of Wafaqi Mohtasib dated 17-2-1992 taken in respect of complaints by some of the allottees of Category-V flats in Sector G-10/3, Islamabad.

Wafaqi Mohtasib had recommended for provision of the following:-

(i) Electricity call bell.

(ii) Exhaust fan in Kitchen.

(iii) Cement slab in kitchen.

(iv) Wire gauze door shutters in bleconies.

(v) Rain water down pipes.

Only wire gauze door shutters have been provided and decision on other items could not be implemented due to non-availability of required funds in the past years. During the curent financial year an amount of 3.00 million could be allocated. Tenders for the work have been invited on 9-10-1995 and the items should be provided within this financial year

68. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the time by which the remaining work of electrification in Maira Badh Ber Hurzai, District Peshawar, sponsored by me in 1991-92 will be completed and handed over to the Operation Division?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Electrification works of Maira Bada Ber Horizai, C/O Hazarat Ullah, District Peshawar, recommended by Dr. Muhammad Rehan Senator has since been completed and handed over to SDO

(Electricity) Operation Sub-Division for giving power connections to the consumers. The Executive Engineer (Electricity) WAPDA, Khyber Division Peshawar confirmed on telephone on 7-9-1995 that 50 connections have already been given and remaining applications are under consideration.

69. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to provide natural gas to the localities situated on Kohat Road and Bara Road, Peshawar, if so, when?

Mr. Anwar Saifullah Khan: Company's gas distribution network already exists upto villag Nawankili and Gulshan-e-Rehman colony Bilalabad on Bara Road and Kohat Road respectively. Further extension of above network is being considered on merit subject to being technically feasible. However, if localities/villages are indentified by the Honourable Senator for supply of gas, necessary survey shall be arranged on priority basis to examine technical/economic feasibility.

70. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that electric poles and wires have been installed in village Qamar Dand Narangi, District Swabi, for provision of electricity on the recommendation of an Ex-MNA of ANP;

(b) whether it is also a fact that Lahorono Kothey, Jologono Kohtey and Yousafabad (Spina Mora) and adjacent area of the said village have been ignored, if so, its reasons; and

(c) the time by which all these areas/villages will be electrified?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Yes, it is fact that electric poles and wires have been installed in Village Qammar Dand Narangi Disttt. Swabi for provision of electricity on the recommendation of Ex-MNA of ANP Mr. Rehman Ullah Khan.

(b) No, Lahorno Kothey, Jalogono Kothey and Yousafabad (Spina Mora) and adjacent area of Said village have not been electrified as these were not included in the original recommendations of the Hon'ble legislator.

(c) Fresh approval for electrification of these Azafi Abadies is required according to approved village electrification policy 1995.

71. ***Syed Muhammad Fazal Agha**: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the details of the agreement signed at Tehran during the recent visit of the President of Pakistan for extension of the Gas Pipelines from Iran, Pakistan and India?

Mr. Anwar Saifullah Khan: As per agreement signed on 11th September, 1994 during the President of Pakistan visit to Tehran, the two parties agreed to embark upon comprehensive discussion on the volumes of gas, pricing, timer frame and other technical matters, upon the completion of the joint pre-feasibility study in two months time. Further to above Iran has also shown its willingness to allow the right of way to third party gas supplier to Pakistan to pass over the Iranian territory.

The agreement under reference does not contain any provisions for extension of Iranian pipeline upto India.

72. ***Syed Muhammad Fazal Agha**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that Killa Saifullah and Loralai

Transmission Line was to be completed by the end of June, 1994, if so, the present position of the said project?

Malik Ghulam Mustafa Khar: 57 KM 132 KV D/C Loralai Qila Saifullah transmission line has been completed and commissioned since 9-8-1994.

73. ***Syed Muhammad Fazal Agha**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that a sum of rupees 125 million has been allocated for the flood affectees; if so, the province-wise break-up of the funds allocated and the details of the work done in various projects?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Rs.350 million were provided by the Cabinet Division (Emergency Relief Cell) to the provinces. The amount was distributed by the Relief Departments of the four provinces among the flood/rain affectees of 1994.

Province-wise break-up is as follows:

Punjab	Rs. 76 Million
Sindh	Rs.197 Million
NWFP	Rs. 40 Million
Balochistan	Rs. 37 Million
Total:	Rs.350 Million

74. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that the WAPDA is not paying full amount to NWFP on account of net profit from hydel power since-January 12, 1991, if so, its reasons;

(b) the amout due to be paid to that Province and amount released

on this account in the wake of decision of the Council of Common Interest as per formula of A.G.N. Kazi; and

(c) whether it is also a fact that the WAPDA is reluctant to disclose accurately the net profits from hydel generation each year, if so, its reasons?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) No. An amount of Rs. 17,682 million has been paid to the NWFP Govt. during 1991-92, 1992-93 and 1993-94.

(b) Details of net profits as per AGN Kazi formula:-

Year	Total payments to NWF	Net profit as per CAC's working	N.P. as per Auditor General of Pakistan
1991-92	6000	6926	6520
1992-93	6000	8056	0543
1993-94	5682	6436(Prov.)	5821
Total:	17682	21418	12884

(c) WAPDA has never concealed figures of Net Profits as per A.G. N. Kazi Formula and responded as and when asked for by the Federal Government as well as Government of N.W.F.P.

75. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether the rate of energy to be purchased from U.S. investors has been fixed at 6.50 cents/kwh; and

(b) whether the government will pay $228,000 per MW to the American investors, if so, its reasons?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) The bulk power tariff which

has announced in the new energy policy in March, 1994 is 6.5c/kwh for the first 10 years (5.9c/kwh) levelized over 30 years. This tariff is applicable to all investors, including the U.S investers.

(b) Under the policy package announced, the tariff for capacity charge is 4.3c/kwh and the energy charge is 2.2c/kwh. The capacity charge calculated at 60 per cent plant factor comes to US$ 228.000/MW/year. This capacity charge will be payable, as long as capacity remains available to WAPDA.

76. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the cause of slow pace of work on Phase-III of the Chashma Right Bank Canal in D.I.Khan and the percentage of progress of work against the target fixed;

(b) the salaries drawn per month by Deputy Project Manager, Project Coordinator, Chief of Administration, Chief of Services, Accountant, Office Manager and Principle Engineer. Senior Engineer, Computer Operator working on CRBC; indicating also the names and place of domicile of those persons; and

(c) province-wise break-up of officials working in the Project?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) The pace of work on Phase-III of he Chashma Right Bank Canal Project in D.I.Khan was slowed down due to the decision amendments that have been made to cater for the unique local conditions.

Secondly printing of the areal photographic surveys was delayed in

meeting the requirement of the Ministry. of Defence for confidential and secret areas for preparation of Maps . However , the matters have now been ressolved and the progress has reached by now to the level of 15% against target of 65%.

(b) Name/Designation		Salary per month	Domicile	Total Post
1.	Mr. Aman Ullah Khan Dy. Project Manager	Rs. 43,179	Punjab	1
2.	Mr. Mohammad Zaid Coordination Officer	Rs. 32,312	Punjab	1
3.	Maj. Anwarul Haque Chief of Administration	Rs. 24 886	Punjab	1
4.	Mr. Amjad Hussain Chief of Service	Rs. 24,886	Punjab	1
5.	Mr. Anwar Ali Ismaili Accountant	Rs. 22,041	NWFP	1
6.	Mr. Ejaz Ahmad Office Manager	Rs. 8,165	Punjab	1
7.	Mr. M Aslam Khokar Principal Engineer and Eight Other	Rs. 27,846	Punjab(8) NWFP(i)	9
8.	Mr. Javed Iqbal Awan Senior Engineer	Rs. 19,811	Punjab (all)	3
9.	Mr. Tayub Iqbal Comoputer and Operator and one other	Rs. 8,185	NWFP (both)	2

(c) Total staff: 229 persons. Break-up (Province-wise) is as under:-

NWFP	178
Punjab	49
Sindh	2

Total: 229

77. *Mr. Sartaj Aziz: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number of Memoranda of Understanding (MOUs) signed for energy projects between 1st January, 1994 to 15th August, 1995 indicating also the name of the sponsors, cost of the project, extent of foreign investment, the power plant capacity and its locations separately in each case; and

(b) the current status of these MOUs indicating also the details of projects including those which have achieved financial close or dropped and the current status of other projects?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Nine MOUs for power projects were signed between January 1, 1994 to August 15, 1995. The details are at Annexure-I. The scope of the other 27 MOUs signed during the visit of the Prime Minister of Pakistan to USA on April 6, 1995 at Annexure-II did not require indentification of project specific parameters as desired by the worthy member of the Senate.

(b) (i) The stauts of the MOUs at (a) above is also at Annexure-I.

(ii) From the projects issued LOS, the following have achieve financial close:

- Kohinoor Electric Co. 131.4 MW
- AES Lalpir-I 362 MW

(iii) All the other projects issued Letters of Support are active and deligently being pursued for financial close.

(Annexure-I)

MOU SIGNED FROM JANUARY 01, 1994 TO AUGUST 15, 1995

S. NO	NAME OF PROJECT/LOCATION\SPONSORS (Date Signed)	Capital Cost US $ (M)	EXTENT OF FOREIGN INVESTMENT	CAPACITY (MW)	CURRENT STATUS
1	Agrilectric Power Project 27/09/94 Larkana Agrilectric Power Inc	15	—	10	The sponsors were interested in setting up a power project based on rice husk, but a preliminary study showed that rice husk was not available in the required quantity in the area of interest.
[illegible]	ALTERN ENERGY Ltd 17/12/94 Chakwal ALTERN ENERGY Ltd	25	US$ 10 M	14	LOS was issued to the project and IA and PPA have been signed.
[illegible]	Omega Zond Wind Energy 17/12/94 [illegible] [illegible]	150	(Not yet firmed)	150	This MOU envisages the development of a wind based power project to be located near Gharo Creek, District Thatta. The Sponsors have to submit a feasibility study within 12 months of the signing of MOU.
4	Kenetech Wind Power 17/12/94 KENETECH WIND POWER PAKISTAN WIND POWER	100	(Not yet firmed)	100	This MOU envisages the development of a wind based power project. The Sponsors have to submit a feasibility study within 6 months of the signing of MOU. Sponsors have requested to extend date of submission of feasibility and study to December, 1995.
5	Hong Pak United Power Project 17/12/94 Islamkot Syed Abdullah, W.H. Garland	1500	(Not yet firmed)	1320	A Memorandum of Understanding was signed for a power plant based on Thar Coal between Hongpak United Power Generation Ltd and Government of Pakistan. A seperate MOU for conducting feasibility study for Thar Coal Mine development and coal supply to power plant was also signed on September 30, 1994 by Sindh Coal Authority of the Government of Sindh. The power plant will use 100% Thar coal. The site of the plant will be determined by the sponsor after completing the study. The ground breaking cermoney for the first coal pit at Islamkot in Tharparker was performed and graced by the Prime Minister of Pakistan on January 19, 1995. The sponsors have been allotted by the Sindh Government a block 200 sq. km in the Thar coal filed for

MOU SIGNED FROM JANUARY 01, 1994 TO AUGUST 15, 1995

	NAME OF PROJECT/LOCATION/SPONSORS (Date Signed)	Capital Cost US $ (M)	EXTENT OF FOREIGN INVESTMENT	CAPACITY (MW)	CURRENT STATUS
					conducting feasibility study, proving coal reserves and mine [illegible] development. The sponsors are now undertaking a [illegible] pre-investment financial and mining feasibility for developing the mine and power generation complex in Thar area
6	Sindh Coal Electric Power Co. 17/12/94 Sonda Thetta	100	(Not yet firmed)	100	MOU for a power generating plant based on Jherruck-Sonda coal was signed between Sindh Coal Electric Power Co. Karachi and the Government of Pakistan. A separate MOU for coal supply for the power plant was also signed on September 30, 1994 with Sindh Coal Authority of the Government of Sindh. The power plant will use 100 Sonda coal. The project site will be determined by the sponsors after completing the the feasibility study. The sponsors are now conducting mining feasibility study with the consultation of [illegible] Government
7	BBI Power Project 17/12/94 Lakhara Douglas O. Stubbings	200	(Not yet firmed)	200	[illegible] a power generating plant based on Lakhra coal was signed between BBI Power Inc. USA and the Government of Pakistan. A separate MOU for coal supply for the power plant was also signed on September 30, 1994 with Sindh Coal Authority of the Government of Sindh. The power plant will use 100% Lakhra coal. The project site will be determined by the sponsor on the basis of technical and economical studies. The sponsors are now conducting feasibility study for the development of mine and power generation complex
8	Synergics Hydro Asia 17/12/94 Kotli, Azad Kashmir	180	(Not yet firmed)	97	A Memorandum of Understanding was signed with the Sponsors to develop a hydel power project at Kotli Azad Jammu & Kashmir. The project will now be processed in lines of the recently announced hydel policy
9	Consolidated Electric Power Asia 06/10/94 Keti Bander Consolidated Electric Power Asia Ltd. CEPA Pakistan (Pvt) Ltd	7392 (For total capacity of 5280 MW)	100 %	1425	LOS for the first phase of 1320 MW (Net) was issued on June 11 1995. According to the LOS first phase will be commissioned by January 2000. The rest of the phases will be constructed only after the Thar Coal proves to be feasable. The IA and PPA for the project have been signed

Annexure II

LIST OF MOUS SIGNED IN WASHINGTON ON APRIL 6, 1995

DURING THE PRIME MINISTER'S VISIT TO USA

(POWER)

S.NO.	COMPANY NAME 7 ADDRESS
1.	HOUSTON INDUSTRIES ENERGY.
2.	C. C. Pace Resources International with Williams International Ogden, PEVCO
3.	COGEN TECHNOLOGIES
4.	Synergics Energy Development, Inc.
5.	K & M E gineering
6.	G.E Capital
7.	MISSION ENERGY COMPANY (power Systems)
8.	ABB Energy Ventures Inc.
9.	Entergy Power Group
10.	Solar Turbines, Inc.
11.	Alpha-Gamma Technologies, Inc. with HYDRO ENERGY DEVELOPMENT CO. And Southwestern Public Service Corp.
12.	COASTAL POWER PRODUCTION
13.	Fulton Ferracute Industries International
14.	NRG ENERGY INC.
15.	Arkel-Pakistan Int'l. Inc.

16. Smith Cogeneration

17. Energy Resources International Inc.

18. Amoco/Enron Solar Power Dévelopment

19. Destec Energy, Inc.

20. Tenaska International

21. Hawkins Oil & Gas

22. Goldberg, Allen, Lane & Lothrop

23. SOUTHERN ELECTRIC INTERNATIONAL

24. International Development & Energy Associates

25. USA International

26. Falcon Seaboard Power Corp.

27. Infrastructure Capital Group.

All the above MOUs express interest in developing power projects. The sponsors are examining options to use indigenous fuels and resources.

78. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki**: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state the total number of persons working in the Ministry and its attached departments/corporations with province-wise and grade-wise break-up?

Prof. N.D. Khan: The requisite information in respect of Sports and Tourism Division, and its Attached Departments, Autonomous Bodies and Corporation is as under:

S.No.	Name of Deptt/Organization	Total No. of Persons Working	Province-wise and Grade-wise break-up
1.	Sports and Tourism Divsion(Main)	172	Details at Annex-I.
2.	Department of Tourist Services.	114	Details at Annex-II.

3.	Pakistan Sports Board.	393	Details at Annex-III.
4.	National Institute of Sports and Culutre	15	Details at Annex-IV.
5.	Pakistan Institute of Tourism and Hotel Management.	36	Details at Annex-V.
6.	Malma Jabba Resord Ltd.	22	Details at Annex-VI.
7.	Pakistan Toursim Development Corporation Ltd.	948	Details at Annex-VII.

(Annexure have been placed in the Senate Library)

79. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minsiter for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the total number of appointments made in the ministry and its attached departments / corporations in various grades since January, 1994 with Province-wise break-up?

Reply not received.

80. *Syed Ishtiaq Azhar: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Estate Office has hired two units of House No.561, Sector G-9/4, Islamabad if so, the monthly rent of each unit fixed according to new rates; and

(b) whether it is also a fact that the rent has not been paid to the owner, if so, its reasons and the time by which it will be paid?

Makhdoom Muhammad Amin Fahim: (a) Yes. At Rs. 4975.00 P.M. and Rs. 2250.00 P.M. The rent is being fixed according to the new rates.

(b) The existing rent stands paid to the owner of the house upto -30-11-1995.

81. *Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Petroleum and Natural

Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to privatise the Qadirpur-Ghotki Gas Field, if so, its estimated value and prospective bidders?

Mr. Anwar Saifullah Khan: No.

82. *Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Interim Government of Mr. Moeen Qureshi awarded contracts for production and distribution of LPG from Dhodak Oil Field; and

(b) whether it is also a fact that the present Government has made any changes in these contracts, if so, its details and the reasons thereof?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) No contracts for production and distribution of LPG were awarded. However, allocation of LPG was made to seven companies ex-Dhodak Field.

(b) Since no contracts were awarded, question of any change does not arise.

83. *Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred question No. 118 replied on 13-7-1995 and state whether there is any proposal under consideration to supply hydro electric power to Ghawwari, District Ghanche, Baltistan from the adjoining river?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The information is being collected from the field agencies and will be furnished on the floor of the House on next rota day of this Ministry.

84. *Mr. Zahid Akhtar: Will the Minster for Housing and Works be

pleased to refer to Senate Starred Question No. 18 replied on 22nd August, 1995 and state the names and designation with name of organisation of Government employees in grade 1-2 who are paying house rent charges of their accommodation allotted in Sector I-9/4, Islamabad, with reasons?

Makhdoom Mohammad Amin Fahim: No house rent is being charged by the Estate Office from the Federal Government employees in BPS 1-2 in respect of the houses of their entitlement in sector I-9/4 Islamabad.

85. *Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question Nos. 175 and 101 replied on 19th May and 25th July, 1994, respectively and state the time by which required information will be placed on the Table of the House?

Malik Ghulam Mustafa Khar: It is a Provincial matter. Federal Government paid the land acquisiton cost for flood protection measures amounting to Rs. 9,53,486.00 to the Government of Punjab for further processing, and making payments to the land owners. They have not furnished the details of payments made to the individuals until now despite the pressure from the Ministry of Water and Power.

86. *Sardar Bashir Ahmed Khan Tareen: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of S.D.O's and X-EN's working in the Area Electricity Board, Balochistan, indicating also their names date of their posting at that place, educational qualification; place of domicile, the area under their administrative control; and the previous posts with period held by these officers in that province?

Malik Ghulam Mustafa Khar: No. of XENs 22

No. of SDOs 59

Details indicating names, qualifications, domiciles and station of posting etc are at Annexure 'A'.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

87. *Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that electricity meter reading in village Masial, WAPDA sub division Chawinda, Tehsil Pasroor, District Sialkot are not recorded on continuous basis each month, if so, its reasons?

Malik Ghulam Mustafa Khar: No. The meter reading of village Masial Tehsil Pasroor District Sialkot is being carried out on monthly basis.

88. *Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minnister for Water and Power be pleased to state the total number and names of meter readers posted in Wapda sub-division, Chawinda, Tehsil Pasroor, District Sialkot with details of their beat?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The information is being collected from the field agencies and will be furnished on the floor of the House on next rota day of this Ministry.

89. *Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of complaints of over billing received from the consumers of village Masial, WAPDA sub-division Chawinda, Tehsil Pasroor, District Sialkot and the action taken on these complaints?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Only ten (10) complaints were received against over billing in village Masial. These bills were corrected and served to the consumers for payment.

93. ***Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the studies so far carried out by the Geological Survey of Pakistan on CHAGAI, VOLCANIO ARC, HAMUN-E-MASHKHEL and MEKRAN COASTAL and Central Zones in Balochistan regarding exploration of geothermal energy;

(b) further work to be done by GSP and whether sufficient funds have been allocated by the Government; and

(c) the steps taken by the Government to make use of geothermal energy for producing electric power and whether a pre-feasibility study has been made?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) GSP has carried out Geothermal Resources studies of these areas which include geochemical investigations of geothermal fluides from the geothermal manifestations. The sub-duction of Arabian Plate beneath the Indian Plate along the Makran Coast has caused the emergance of volcanic Arc and favourable environment for geothermal sources existance, in this area. As regards the Human-e-Mashkhel area, on the basis of the result achieved through aeromagnatic survey conducted by the GSP in collaboration with CIDA, CANADA has also revealed favourable geological evidences for geothermal energy in Human-e-Mashkhel area.

(b) Studies carried out so far has indentified 3 prospective regions for geothermal energy resources:

(i) Gilgit, Hunza, Baltistan and Chitral valleys, Northern Areas;

(ii) Chagai Volcanic Arc, Human-e-Mashkhel Graben ad Makran

coastal and central areas;

(iii) Indus basin Margin region, Dadu District Sindh. However, as inferred from the geological data geothermal Region of Northern Areas merits priority for exploration of geothermal resources. Recently, a PC-II scheme of the GSP costing Rs. 15 million has been cleared by the DDWP for geothermal energy exploration in northern areas, work on which is scheduled to be initiated from July, 1996.

(c) Under the GSP's PCII scheme the 3 year study aims at determining nature of geothermal fluids, estimates of highest temperature atained by the fluids in the reservoir, origin and extent of reservior and the geothermal gradiants. The information will enable the GSP to determining potential of geothermal resources and its feasibility for power generation or heating.

94. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a Transformer on an Agricultural connection is repaired or replaced by WAPDA, whenever so required, without payment of any charges by the consumer, if not;and

(b) the reasons for recovering the repair/replacing charges from a grower and the authority under which the WAPDA charges the said amount?

Malik Ghulam Mustafa Khan: (a) No.

(b) Due to the defects in the consumers installation, the transformer gets damaged. The amount charged from the consumers in respect of damaged/replaced transformers is mentioned in A&A form (Agreement and Abridge condition of supply of electricity) in respect of prospective consumers

and WAPDA under Clause-12. However in case of lightning/flood or some internal technical reasons, which has become the cause of damage of the transformer, the consumer is not asked for payment.

95. Transferred to the Cabinet Division.

96. ***Mr. Shahzad Gul**: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish new Islamabad City, if so, its details indicating also the names of its sponsors, the procedure of selling plots with prices, the guarantors, and the Government assurances and spendings; and

(b) the time by which it will be implemented?

Makhdoom Muhammad Amin Fahim: (a) There is no proposal under consideration of the Government to establish "Islamabad New City", however, the National Housing Authority, under the administrative control of Ministry of Housing and Works have approved the development of a housing scheme over an area of 2500 acres in Zone-5 Islamabad.

2. The Scheme is proposed to be implemented through a Joint Venture between National Housing Authority and M/s M. G. Realtors Pvt. Limited durly registered under the Companies Ordinance, 1984.

3. The procedure for selling plots with prices have been approved by the "Board of Directors" of the Joint Venture.

4. The entire financing of the project, its implementation, planning and marketing etc. will be arranged by the private investors without any financial liability on the part of the Government.

(b) The physical implementation of the scheme is scheduled to commence in January, 1996 and proposed to be completed within three years.

UNSTARRED QUESTION AND ITS REPLY

9. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) typical daily load curves in percentage of the daily peak for WAPDA System during 1993 and 1994 from Ist January to 31st December with province-wise break-up;

(b) WAPDA's available capacity, peak demand and short fall in MW during 1993 and 1994 from Ist January, to 31st December, with province-wise break-up; and

(c) projected yearly figures for 1995 to 2000 for information mentioned in a and b above?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Typical daily load curves in percentage of daily peak for WAPDA during Winter and Summer for the year 1993 and 1994 is enclosed as Annexures A/I to A/4. WAPDA does not prepare load curves on province-wise basis as no data is available in this regard.

(b) WAPDA available capacity, peak demand and shortall in MW during 1993 and 1994 is enclosed as Annexure-B.

(c) Year ending 30th June	Power demand forecast (MW)
1995	8697
1996	9493
1997	10374

1998	11316
1999	12323
2000	13395

29 JAN '93 ANNEXURE-A/1 PAGE

1993 WINTER

DAILY LOAD CURVE

NPCC (WAPDA) DT.27-01-93 (WEDNESDAY)

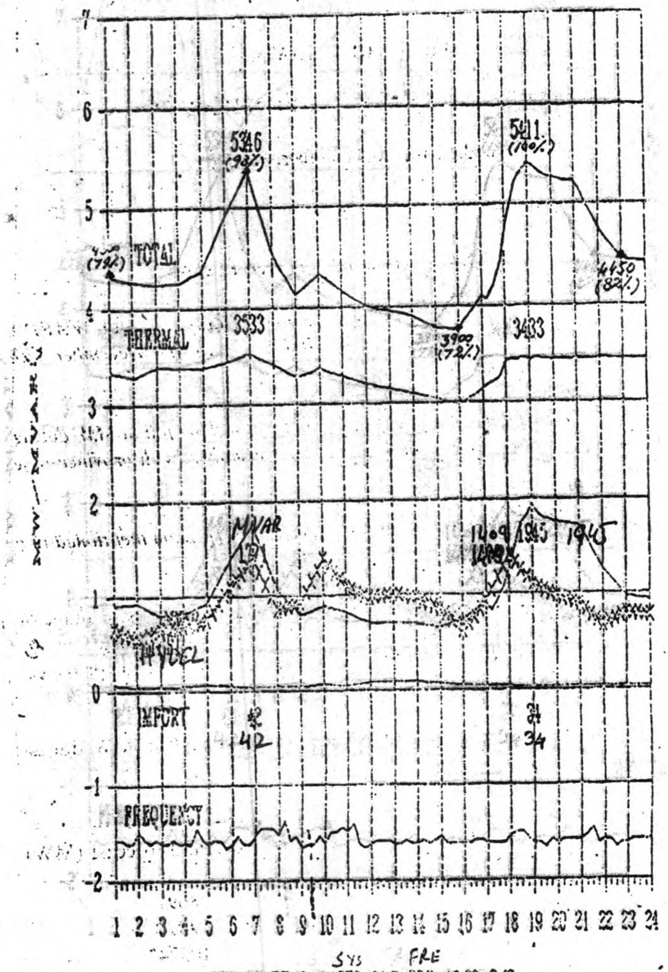

HY=53.9 TH=94.7 SYS=91.7 FRE=[illegible] C/S.

DY. DIRECTOR

DAILY LOAD CURVE

1994
WINTER

NPCC (WAPDA)DT.24-01-94 (MONDAY)

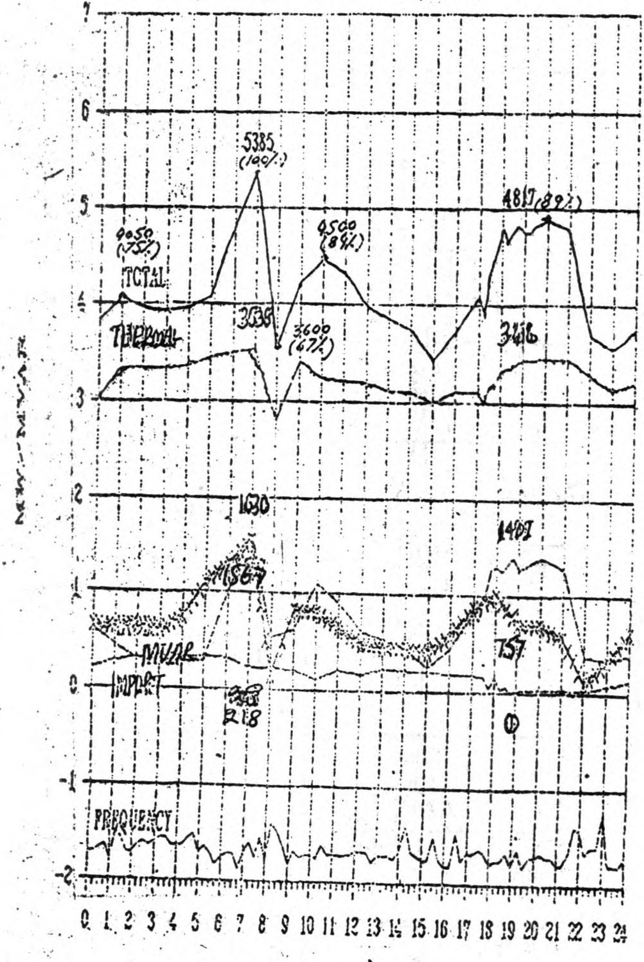

HT=40.3 TH=93.9 STS=77.3 FRE=49.90 C/S

DIRECTOR

Fax No. 13919
Dt 25-1-94

1994
SUMMER

DAILY LOAD CURVE

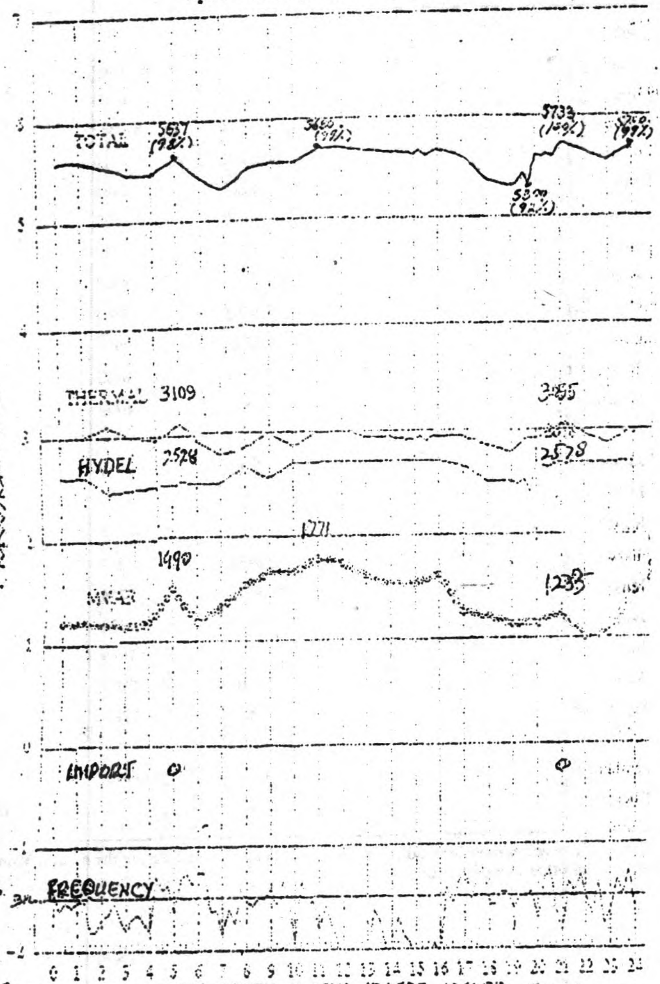

DY. DIRECTOR

Mohammed Nasir
Sr. Engr.

Annexure-B

MONTH-WISE WAPDA CAPACITY, PEAK DEMAND AND SHORTFALL

Date: 20-09-1995.

(All Fig. in MW)

Month	Available Capacity	Peak Demand	Short Fall (*)
Year 1993:			
January	5411	6867	1456
Febuary	6042	6283	241
March	5663	6042	379
April	5972	6716	744
May	6214	7485	1271
June	5906	7522	1616
July	6287	7420	1133
August	6335	8067	1732
September	6362	7706	1344
October	6748	6926	178
November	6361	6482	121
December	6515	6734	219
Year 1994:			
January	5385	7359	1974
Febuary	4894	7170	2276
March	4984	7213	2229
April	4484	7057	2573
May	5531	7756	2225
June	5733	7829	2096
July	7530	7665	135
August	7616	7705	89
September	7223	7283	60
October	7113	7184	71
November	6589	6818	229
December	5643	7025	1382

(*) Shortfall Figures have been taken on the day of Peak Demand during the month. Monthly Max Figure may be on other day of month.

جناب حسین شاہ راشدی، جناب بھٹی کی درخواستیں ہوتی ہیں ۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، بھٹی کی درخواستیں ہوتی ہیں آپ نے صحیح فرمایا ۔ جی اجمل خٹک صاحب 28 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ منظور ہے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب حسین شاہ راشدی صاحب ذاتی وجوہ کی بناء پر مورخہ 28 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے منظور ہے جی۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، یہ ختم کرلیں فارمل کارروائی پہ Privilege Motions بھی لیتے ہیں تاکہ باقی کام تو ہوجائے ۔ منسٹر صاحب lay کرلیں اس کے بعد میں آپ کی بات سن لوں گا ۔

ORDINANCES----laid

Prof.N.D.Khan: Thank you Mr.Chairman. I beg to lay the following ordinances.

1. The Pakistan Electric Power Regulation Authority Ordinance, 1995 (LXXXVI of 1995).

2. The Pakistan Rangers (Second Amendment) Ordinance, 1995 (LXXXVII of 1995).

3. The National Mass Transit Authority Ordinance, 1995 (LXXXIX of 1995).

4. The Pakistan Institute of Medical Sciences Ordinance, 1995 (XC of

1995).

5. The Superior Courts (Court Dress and Mode of Address) (Amendment) Ordinance, 1995 (XCI of 1995).

6. The Heavy Industries Board Ordinance, 1995 (XCII of 1995).

7. The Banks (Nationalization) (Third Amendment) Ordinance, 1995 (XCIII of 1995).

8. The Banking Companies (Third Amendment) Ordinance, 1995 (XCVI of 1995).

9. The Registration of Printing Press and publication Ordinance, 1995 (XCV of 1995).

10. The Anti Norcotics Force Ordinance, 1995 (XCVI of 1995).

11. The Agricultural Pesticides (Third Amendment) Ordinance, 1995 (XCVII of 1995).

12. The Criminal Law (Fourth Amendment) Ordinance, 1995 (XCIX of 1995)

جناب چیئرمین: جی جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا کہ پہلے بھی ہم نے ان آرڈیننسز کے متعلق عرض کیا تھا اور بات تو جناب والا کچھ یوں ہے

جور و ستم کا بھار تو پہلے ہی کم نہ تھا
تیر و کماں سجائے ہوئے پھر سے آگئے

پھر جناب والا وہی آرڈیننسز کی بھرمار ' پھر وہی lay کر رہے ہیں اگر جناب یہ lay کرتے جائیں گے اور bills نہیں آئیں گے ہمارے پاس جناب والا اس وقت صرف دو بل ہیں اس سینیٹ کے پاس ایک بل جو ہے آج ایجنڈے پر ہے اور ایک بل اور ہے ۔ اور تمام آرڈیننسز ہو رہے ہیں اور آرڈیننسز کو بطور بل پیش نہیں کیا جا رہا اور اس طرح اگر آپ صرف جناب یہ کہہ دیتا ہم تو کہتے ہیں کہ لائیں آپ لاتے ہی نہیں ہیں آپ کا منشاء ہی نہیں ہے کہ بطور بل یہ ہاؤس میں

آئیں اور اس ہاؤس کی considerations ہو۔ لگاتار ایک کم سو آرڈیننس issue کر دیئے ہیں اور ان آرڈیننسز کو lay کرتے جائیں گے بناتے جائیں گے چار چار دفعہ پانچ پانچ دفعہ چھ چھ دفعہ سات سات دفعہ لاتے جائیں گے تو جناب والا ، میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ آپ کی رولنگ سے پہلے کیوں آپ اجازت دیتے ہیں ان کو کہ یہ lay کریں جناب والا! رولنگ دیں اور ان کو بند کریں۔ اگر آپ نے یہ رولنگ نہ دی' سپریم کورٹ کی رولنگ کے باوجود بھی آرڈیننسز لا رہے ہیں اگر جناب نے بند نہ کیا تو اسی طرح آرڈیننسز lay ہوتے رہے تو یہ جناب اس ہاؤس کی نیشنل اسمبلی کی میں یہ سمجھتا ہوں توہین بھی ہے اور دونوں houses کے ساتھ بڑی سخت زیادتی بھی ہے۔

جناب چیئرمین، شکریہ جی ' جناب یہ پوائنٹ جو انہوں نے raise کیا ہے یہ مناسب بات ہے کہ آرڈیننسز بہت زیادہ ہو رہے ہیں اور وہ معاملہ ابھی pending ہے کہ reissue ہوسکتا ہے کہ نہیں سپریم کورٹ کی judgement بھی ہے جس پر میں نے غور کرنا ہے that matter is pending but as matter of principle I think what he is saying reserves cosideration اور یہ قصاص اور دیت کا آرڈیننس ہے یہ میرے خیال میں کچھ 26 دفعہ reissue ہو چکا ہے ۔ تو میرا خیال ہے اس پر آپ کو ذرا غور کرنا چاہیے ۔

میاں رضا ربانی- میں آپ سے اتنا عرض کروں گا کہ ---

جناب آفتاب احمد شیخ- جناب والا ' میں بھنڈر صاحب کے دلائل کو support کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا Article 89 میں صدر محترم کے لئے----

جناب چیئرمین- وہ ساری pending ہیں ۔پہلے بھی آپ نے باتیں کر لی ہوئی ہیں ۔ آپ کی یہ بحث already ہو چکی ہے on the powers of the President, on the powers to re-issue یہ ساری باتیں ہو چکی ہیں اور ruling reserve کی ہوئی ہے اور انشاء اللہ by next time let us hope I can give a judgement on that. Raza Rabbani Sahib.

Mian Raza Rabbani: Thank you Mr. Chairman. I would not take up too much of your time because as you have very rightly said that we have discussed this matter in detail and last time also when the Ordinances were laid,

I had made a detailed submission and I would be just repetitive to the extent say that we are conscious of the fact that Ordinances should not be issued a we do not want to issue Ordinances. I have said this repeatedly on the floor the National Assembly and of the Senate but I have also said that a legislati vacuum cannot be allowed to be created because if a continuity in law is n there then that would tantamount to anarchy. If the Houses came to what th were elected for that is the basic question of legislation then I can assure th House, like I did the last time that the number of Ordinances w drastically fall, if not come to an end. And I think, we have made a goo beginning for the simple reason that since two sessions in the Senate. We ha been able to get 3 Bills through and we have been able to come to an agreeme on one other Bill that is the Benevolent Fund Bill which is also today pendi for consideration and during the last two sessions of the National Assembly well. The 3 Bills that were transmitted from the Senate, we have been able to g them through. And I hope that the spirit of accommodation that was exhibit yesterday on the floor of the National Assembly and that is being continuous exhibited by the honourable Senators and in particular Mr. Anwar Bhinder on t floor of the Senate. If this accommodation continues, I can assure you that w are not in a mood of doing legislation through Ordinances. If the cycle of Bil getting through in the Senate and the National Assembly begins, I can assu you that the number of Ordinances will go down drastically, if not come to end. That is No.1.

(2) As far as the point that has been raised by Bhinder Sahib a Ordinances are laid on the floor. Even today if you look at the Order of the D there are two Bills that are to be introduced. There are a number of Bills whic

: pending in the Standing Committees of the Senate about which reports have be given and they have to be taken. Similarly, there are a number of Bills :luding the 14th Constitutional Amendment Bill which pertains to women ats and has been passed by the Standing Comittees of the National Assembly d are pending for passage on the floor. So, I would once again, use your office d through you I would once again, make an appeal to both the leaders the :puty Leader in the National Assembly and the Leader of the Opposition in e Senate that we are prepared to discuss each and every national issue that ey raise. We are prepared to take up each and every point which they feel a each of privilege but at the same time let us allocate a certain amount of time r legislation so that this cycle can get going. And Sir, why I indulge with you because you have the unique honour of being in this Chair and of being in my ıoes as well at one time. So you can understand my difficult position if there is total dead lock, filibustering yes but filibustering to the extent that it allowes gislation to go through. Therefore, I can assure this House through you once gain, sir, that once this process which we have enunciated and I am hopeful that will continue in the days to come in the Senate and the National Assembly the umber of Ordinances will drastically come down. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: O.K., Yes Raja Zafar-ul-Haq Sahib.

راجہ محمد ظفر الحق۔ منسٹر آف اسٹیٹ کا بیان جو ہے وہ اس سے پہلے بھی اس نوعیت کا ہوتا رہا ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ صرف 1995 میں یہ اب 99 آرڈیننسز ہو چکے ہیں which is a world record یعنی بک آف گنیز میں یہ enter ہو گا کہ پاکستان کی موجودہ گورنمنٹ نے ایک سال میں 99 Ordinances جاری کئے۔

جناب چیئرمین۔ Century ہو جائے گی 99 پہ کیوں رکتے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ ابھی سال میں اکتوبر، نومبر، دسمبر ۔ تین مہینے ابھی رہتے ہیں اس لحاظ سے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ تو بالکل ایک ایمرجنسی کا طریقہ ہوتا ہے کہ نیشنل اسمبلی سیشن میں نہیں ہے کوئی اور اس کی legislation کرنے کا طریقہ نہیں ہے تو پھر یہ کیا جاتا ہے لیکن انہوں نے تو بالکل routine یہی بنا لیا ہے اور اس دلیل میں کوئی وزن نہیں ہے کہ چونکہ legislation جو ہے وہ اس کا process slow ہے یا ہوتا نہیں ہے ان میں سے کتنے بل ہیں ان 99 میں سے جو انہوں نے یہاں نیشنل اسمبلی میں یا سینٹ میں introduce کئیے ہیں ۔ یہاں کوئی بل introduce نہیں ہوئے ہیں۔ اگر یہاں کوئی بل introduce ہوتا ہے پھر وہ Standing Committee کے پاس جاتا ہے Standing Committee اس پر work کرتی ہے اس کے بعد ہاؤس میں اس کی رپورٹ آ جاتی ہے پھر legislation کا process شروع ہو جاتا ہے۔ اگر یہ اس بات کی satisfaction کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ سینٹ میں اس قسم کی بات نہیں ہے کہ یہاں legislation نہیں ہونے دی جاتی اور ہم نے قطعاً ایسا نہیں کیا ہے بلکہ بے شمار ایسے Bills ہیں جو سینٹ میں introduce ہوئے یا نیشنل اسمبلی کے یہاں بھیجے ہوئے بل تھے تو اس پر ہم نے بیٹھ کر ان میں سے بیشمار Bills خود پاس کروائے ۔ اس پر compromise ہوا اس پر amendments withdraw ہوئیں اور وہ Bills پاس ہوئے ۔ اس کے بعد یہ کہنا کہ opposition کی اس وجہ سے یہ نہیں ہو سکتا یا یہ process slow ہے یہ کوئی وجہ نہیں ہے ۔ ہمارے cooperation کی تائید بھی کرتے ہیں اور Ordinances جاری کرتے جاتے ہیں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اور جو آپ کو کام کرنا ہے وہ آپ کر نہیں رہے جو طریقہ کار آپ کو normally آئین کے تحت کرنا چاہئے وہ آپ نہیں کر رہے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ طریقہ کار اختیار کرنے سے یہ جو legislative Houses ہیں اسمبلی اور سینٹ ہے ان کی قدر روز بروز گرتی جائے گی یہ سمجھا جائے گا کہ ان کے ذمے کچھ اور کام ہیں ۔ تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت کو یہ سلسلہ بند کرنا چاہئے اور اس سلسلے میں ان کو legislative business House میں لانی چاہئے اور جس قسم کی بھی وہ لائیں گے ہم اس کو national interest میں دیکھیں گے کہ کیا مناسب ہے اور کیا نہیں ہے ۔ اس پر بات بھی کریں گے اس کے اوپر cooperate کریں گے جہاں کرنا ہو گا اور جہاں ہم دیکھیں گے کہ یہ ملکی مفاد کے خلاف ہے اس کو oppose بھی کریں گے ۔ لیکن اس process کے اندر ضروری ان کو لانا چاہئے جو نہیں لا رہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب گچکی صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا ! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ویسے یہ tradition جو Ordinances کا ہے یہ کوئی اچھی روایات نہیں ہیں اور کسی جمہوری معاشرہ میں یا جہاں پر Houses function کر رہے ہوں وہاں پر اگر آپ Ordinances کا سہارا لیں گے چاہے اس کی کوئی بھی reason ہو پھر اس کے House کے وجود کی حیثیت doubtful ہو جاتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے جناب والا ! یہ کہتے ہیں کہ کوئی amendments نہیں ہیں گزشتہ دو سال میں 40 amendments میں نے دیئے ہیں جو Standing Committee کے حوالے ہے اور sub-clause کی 100 سے زیادہ ترمیمات ہیں ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دو سال بلکہ تین سال ہو گئے ان کے وقت میں بھی اور گزشتہ حکومت کے وقت میں بھی Law and Parliamentary Affairs کے منسٹر جو بھی ہوتے تھے وہ یہ کہتے تھے کہ جی ہم اپنے comments next meeting میں دیں گے اور میرے خیال میں بھنڈر صاحب شاید لاء اینڈ پارلیمانی affairs کی Standing Committee کے چیئرمین ہیں ان کو اس کا اندازہ ہے تو یہ طریقہ بھی صحیح نہیں ہے۔ اگر گورنمنٹ کی طرف سے legislation نہیں ہوتی اور کوئی ممبر اپنی طرف سے کوئی amendment move کرتا ہے تو کم از کم اس کو تو consider کیا جائے لیکن یہ بھی نہیں ہو رہا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی صحیح عمل نہیں ہے اور اس کو discourage کرنا چاہیئے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: OK. Yes , Malik Qasim Sahib.

Malik Muhammad Qasim: Sir, the point is that we are trying to criticise each other and it is a fact that to legislate through Ordinances all the time is not fa-ir. It is not fair with this House. It is not fair with the people of Pakistan but when the Opposition objects that this is not being done and the Government time and agian says that alright, let us fix one hour or two hours or something like that then why does not the Opposition concede to this that alright everyday we will have a legislation for a period of one hour or one and a half

hour . Once, you concede to that demand which the Law Minister was making then if the Government brings in the Ordinances then you have definitely got a right to say.... Let us not go into it that they say that you don't allow and you say that they bring Ordinances and then they again say that because you don't allow us to legislate. Let us come to a compromise. Let us have one hour or one and a half hour or two hours or whatever. I was talking to Raja Sahib Sir, just now and Raja Sahib looked quite willing to do that why not today before the session is adjourned. It is conceded by both the sides or we come to an agreement that one hour or two hours, whatever the Law Ministry feels would serve the purpose and then if the government does not bring then

the Opposition has every right to say that they are legislating through Ordinances. But if we keep on just criticising each other and if we keep on just making allegations against each other , it serves no purpose When it is being categorically said by the government.... I would beg of the Opposition that from today let us come to an arrangement. Let us come to an agreement that we will have legislation everyday , I am not talking of Private Members Day, everyday for an hour or for an hour and a half , two hours whatever is suitable, if in five days, yes, why not agree to that?

Mian Raza Rabbani: I agree what the Leader of the House has said and I am ready whenever they want to sit down and work it out. Standing here I am ready to work it out one hour, one and a half hour, five days a week, I am absolutely ready.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب راجہ صاحب آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے؟

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: It is the normal practice with

the Parliaments the world around that the government whose primary responsibility it is to bring legislation, to bring Bills. They give an annual calender of legislation so that the Opposition also have sufficient time to go through those Bills and those pieces of legislation which the government wants to bring in and there are some people who participate in the process of legislation, particularly, they also adjust their timings either they are practising lawyers or they are engaged in some other professions they also know that they do not go even for vacations. I have seen the cases of the British Parliament, they know that when to go even for private vacations. Only because they have to participate in the discussion of a particular Bill but in this case there are surprises which are sprung on us and when Ordinances are brought in...... I will request the government, the Minister for Law and Parliamentary Affairs is there, the Minister of State is there, they should give us a rough idea about the legislative business of the year so that those members of the Senate who are interested in participating the process of legislation they should adjust their own timings so that there is a fuller comprehensive productive participation in the legislative business. And it would look from both sides that things are being taken seriously. Now, that the Government has the facility and they have assumed the process through Ordinances. They do not do home work. So, I would suggest that they should come out with the annual calendar of legislative business. They should sit with us and then we will certainly evolve a methodology whereby they could enhance the passage of Bills which are necessary for conductingthe business of the nation. We are ready for that.

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Malik Sahib, a good suggestion has also come from Raja Sahib, I think, Mian Raza Rabbani Sahib .....

Mian Raza Rabbani: Sir, I want to respond to that.

ملک محمد قاسم، راجہ صاحب بالکل درست کہتے ہیں۔ لیکن پھر وہی بات آجاتی ہے کہ ہم بیچ میں کہتے ہیں کہ -------

Mr. Deputy Chairman: He has said that we are prepared to sit together and evolve it.

Malik Muhammad Qasim: Let us sit together

اور اگر opportunity نہیں ملے گی اپوزیشن کے ممبرز کو یا ہمارے ممبرز بھی کئی participate کرنا چاہتے ہیں وہ بھی amendments لے کر آتے ہیں اگر opportunity نہیں ملے گی تو لیجسلیشن کے وقت ہم کہہ سکتے ہیں۔ ہم جو کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ سارا وقت تو Points of Order پر صرف ہو جاتا ہے۔ دوسری چیزوں پر ہو جاتا ہے۔ آپ Legislation کے لئے آج بیٹھ کر time fix کر لیں۔ should sit down after I will also beg of the Law Ministry that they we have fixed the time, let us sit down اور جو راجہ صاحب نے کہا ہے کہ کیلنڈر ہونا چاہیئے، فلاں ہونا چاہیئے، یہ ہونا چاہیئے

that can be discussed and that can be brought. On any Bill, after all we are human beings, if any Bill, the Opposition finds that enough time is not being given to deliberate upon them, then they can make a complaint about it, they can make noise about it, they can protest against it, they can argue about it, but let us first fix a time table, at least a time table for the day, each day or five days as was adjusted by that side as well as this side. And then, if we break or they break that agreement then we can make protest against each other.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much. Mian Sahib, Dr. Sahib is standing, you see, since long. Please, one minute, let him say some thing. What he says. I know. Be liberal bit.

وہ آتا ہوں۔ آتا ہوں۔ وہ ذرا بات کر لیں۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، میں اس سلسلے میں اس طرح سے عرض کروں گا جناب یہ Ordinances کی بات جو ہو رہی ہے ایوان میں، دونوں طرف سے اس بات پر ناپسندیدگی کا اظہار حکومت کی طرف سے بھی اور اپوزیشن کی طرف سے بھی کہ Ordinances کا جو اجراء ہے اتنی بڑی تعداد میں نہیں ہونا چاہیئے۔ سب یہ کہتے ہیں کہ Ordinances جو ہیں اچھی روایت نہیں ہے۔ اور جب معزز ایوان موجود ہیں تو Legislation ہونی چاہیئے۔ مگر گزارش یہ ہے کہ یہ جو مسئلہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ دونوں طرف سے تعاون سے حل ہو سکتا ہے۔ حکومت کی طرف سے یہ تعاون ہونا چاہیئے جیسے راجہ صاحب نے کہا، ان کی بات میں وزن ہے، کہ پورے سال کا دیں، چھ مہینے کا دیں، کم از کم ایوان کے سامنے جو ہے، تمام ممبران کے سامنے حکومت legislation جس معاملات پر چاہتے ہیں اس کی تفصیل آنی چاہیئے نمبر ا۔ اور یہ بات جو حکومت کے لوگ کہتے ہیں کہ Points of Order پر وقت کا ضیاع ہوتا ہے، ایسا بھی نہیں ہے۔ یہ مسئلہ دونوں طرف سے، دونوں معزز ایوان اس مشکل سے دوچار ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ابھی وقت دیکھیں، اس دفعہ 21 سے ہمارا سیشن ہے شروع ہوا ہے 2 کو ختم۔ اس میں چار دن تو چھٹی آگئی۔ اور 2 دن جو ہیں وہ پرائیویٹ ممبر ڈے ہوگیا، تو کون سا وقت مل جاتا ہے کہ آپ legislation بھی اس میں کریں اور اپوزیشن جو ہے جو مسائل ملک اندر ہوتے ہیں اس پر بھی وہ اظہار رائے کر سکے۔ اگر اس معزز ایوان میں لوگ آتے ہیں legislation کے ساتھ جو عوام کے مسائل ہیں ان کا بھی تو ایوان میں ذکر ہونا ہے۔ تو بہتر ہے کہ تعاون جو ہے دونوں طرف سے ہونا چاہیئے۔ اور حکومت کو بھی اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ یہ تھوڑے وقت میں legislation نہیں ہو سکتا ہے۔ آپ کے اختیار میں ہے، آپ ایوان کو وقت دیں تاکہ legislation بھی ہو سکے اور اپوزیشن کے جو لوگ ہیں وہ اپنا نقطہ نظر، مختلف مسائل یا عوام کو جو درپیش مشکلات ہیں ان کے بارے میں بھی جو ہیں وہ اظہار رائے کر سکیں۔ تو اس طرح جناب یہ بہتر انداز سے ہو سکے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، جناب میاں رضا ربانی صاحب۔ ایک منٹ جی ان کو بات کرنے دیں۔ میرے خیال میں

it should be now, you should be the last speaker on this issue. Because we have to go on to the privilege motions.

Mian Raza Rabbani: Sir, responding to what the honourable Leader of the Opposition has just said, I would simply say that if you.

Mr. Deputy Chairman: Mian Raza Rabbani Sahib. I think you should be the last speaker on this issue because we have to go for privilege motions, you see.

Mian Raza Rabbani: Sir, responding to what the honourable Leader of the Opposition has just said. I would simply say that if you look at the past two Sessions that we had and the three Bills that have been passed from here. If anyone of the members from that side can turn around and say that we did not give ample notice, we did not take into consideration their amendments or we did not incorporate their amendments then I am ready to put my head on the block. 56 amendments were moved to the Railway Amendment Act.

Mr. Deputy Chairman: How much?

Mian Raza Rabbani: 56 amendments were moved to the Railway Amendment Act. We sat for two complete days. They say that we are not serious, we don't give time, we don't accommodate their point of view, we sat for two complete days. The honourable Senators were there, the Law Ministry was there, the Railway Ministry was there and out of those 56, now I don't remember the exact number but it was either 44 or 45 of the amendments that had been moved, were incorporated and the other ten which were not incorporated were eleven which were not incorporated, it wasn't that they were bulldozed. We convinced the honourable Senators on them and they were good enough. They had slight reservations yet in the spirit of accommodation they dropped them. Similarly, as far as the Islamabad Consumers Protection Bill was concerned,

again the honourable Senators in particular Senator Anwar Bhinder and Senator Aftab Sheikh moved a number of amendments in that. Again we sat down with them. We tried to do as much accommodation in it as possible. The Limitation Act which came from the Committee, Anwar Bhinder was the Chairman of that Committee, he was insistent that he and the other members, according to their point of view I agree with that. They were insistent that Article 144 be included because it was consequential to the deletion of Section 28. Although we had originally not moved yet on their insistence we brought it in and when we went to the National Assembly their very members of the PML(N) opposed it that why have you incorporated in it. So, cutting it short and even today, the Bill which is set for consideration and passage the Benevolent Fund Bill. Anwar Bhinder Sahib and Shahzad Gul Sahib and Aftab Sheikh they had moved amendments. We sat in the Law Ministry, the Establishment Division was there, the Benevolent Trust people were there and we sat and we discussed it at length and we have come up with agreed amendments to that Bill and that will also like the other three Bills, 'Inshallah', be passed unanimously. I am quite sure of that. Because we have come up with agreed amendments. So, I give this undertaking on behalf of the government that we will not spring any surprises as far as Bills are concerned. We want a unanimity of thought because we do not say that we are know-alls. There can be a lot of lapses on our part. There are very learned and educated members on that side who have been making very good contributions in law making, we would like to benefit from that because these laws are not for our government alone. These laws are for the nation. They will go from government to government, from time to time. So, we would like to give the best possible legislation. So, I can assure them and I assure the honourable Leader of

the Opposition through you, Sir, that we are ready to accommodate, give time to the Opposition to move amendments, to sit with . them, discuss those amendments and incorporate those which are feasible, those which are not feasible, explain our position to them and try and evovle a consensus and I would once again say that let us allot time because if you look at the proceedings of the day before the entire day went of on points of order There was no business that was transacted. Today also que...ion hour was not taken up for the simple reasons although the question is from the opposition side it is a form of accountability of the treasury benches but yet question hour went to points order again. So I would most humbly say that I agree that it is our responsibility but yet it is also the responsibility of all the three players, there are three players in this game, there is the treasury, there is the opposition and there is the presiding officer. It is the responsibility of all three to see that the business of the House is regulated in such a fashion that important issues are raised and simultaneously the primary task of legislation is also taken in consideration. I once again assure this that we are ready to this.

Mr.Deputy Chairman: Thank you very much.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں ایک منٹ لوں گا۔ میں جناب رضا ربانی کا مشکور ہوں انہوں نے یہ کہا کہ ہم بیٹھ کر افہام وتفہیم سے ان تمام امنڈمنٹس پر بات کرتے ہیں اور پھر agreed amendments لاتے ہیں ۔ جناب والا ! ہمارے بارے میں اس موقف کی نفی کرتی ہے کہ ہم کو آپریٹو نہیں کرتے اور اس بات کی تائید کرتی ہے کہ ہم یہاں ہر جائز چیز کی support کرتے ہیں اور amendments کو قبول بھی کرتے ہیں اور withdraw بھی کرتے ہیں جو ہم سمجھتے ہیں عوام کے بہترین مفاد میں ہیں لیکن جناب والا! بات دراصل اور ہے ۔ ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے کی بات نہیں ہے ۔ بات یہ ہے کہ کام لاؤ ۔ اس وقت جیسے میں نے عرض کیا کہ اس وقت سینٹ کے پاس دو بل ہیں ۔ ایک آج کا بل ہے اور ایک تیرہویں امنڈمنٹ کا بل ہے ۔ اس

کے علاوہ کوئی بل نہیں ہے - میں یہ کہتا ہوں کہ بل لائیں ' بل کو رائج کریں - کمیٹیوں سے لائیں اور ہمیں دیں - ہم بیٹھنے کے لئے تیار ہیں - ایک گھنٹے یا دو گھنٹے کی بات نہیں ہے - بات یہ ہے کہ حکومت کام لائے ' حکومت جو قانون سازی کرانا چاہتی ہے اس کو رائج کرائے اور ہاؤس کے سامنے لائے - ہم بیٹھنے کے لئے تیار ہیں - انشاء اللہ جو صحیح بات ہوگی ہم اس میں پورا تعاون کریں گے اور بیٹھنے کا جہاں تک تعلق ہے - میں سمجھتا ہوں انہوں نے ایک نئی روایت قائم کی ہے اور یہ روایت قابل ستائش ہے- انہوں نے یہ جو بات کی ہے - اس بات کی ہم تعریف کریں گے لیکن یہ بات کہ ہاؤس میں کوئی کام ہی نہ ہو ' ہاؤس کے پاس بل ہی کوئی نہ ہو ' اس بات کے متعلق توجہ فرمائیے - گھنٹہ دو گھنٹہ ٹکس کرنے سے بات نہیں بنے گی- کام لائیے اور ہاؤس کے سامنے وہ بل لائیے - تاکہ ہم پاس کرکے عوام کو دے سکیں-

جناب ڈپٹی چیئرمین- مہربانی جی' ساجد میر صاحب اس پر کافی بات ہو چکی ہے-

جناب ساجد میر- بڑی ضروری بات ہے - آرڈیننسوں کے اجراء کے سلسلے میں یہاں کئی دفعہ بحث ہوئی ہے اور آج بھی دونوں اطراف سے بڑی مفید تجاویز آئی ہیں - مثلاً یہ کہ قانون سازی کے لئے ہمیں وقت ٹکس کرنا چاہیئے لیکن ایک بنیادی سوال کو ہم نظر انداز کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے - What use are we making of the time available to us at present آپ دیکھیں - اس سیشن کا شیڈول دیکھیں - اس سے پہلے سیشن کا schedule دیکھیں اکثر ہمارے سیشن Thursday کو شروع ہوتے ہیں - اس کے فوراً بعد Friday& Saturday کی چھٹی ہوتی ہے- اس کے بعد آگے آپ چلیں - اس سیشن کو آپ دیکھیں - ایک دن ہم کام کرتے ہیں اگلے دن ناغہ ہوتا ہے - A goverment which is interested in law making would never make such a schedule ا گر یہ interested ہیں کہ قانون سازی ہو اور اگر یہ چاہتے ہیں کہ اس کے لئے time allot کیا جائے تو پہلے اپنا schedule ٹھیک کریں - اس کے بغیر کچھ نہیں ہوگا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین- شکریہ-

Mian Raza Rabbani: I will just point out that he should go through the .... most of the time he is not in the House. If you look at the orders of the day.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ دونوں اطراف سے آراء آ چکی ہیں اور تقریباً دونوں میں consensus ایک ہی ہے ۔ آپ دونوں متفق ہیں۔

میاں رضا ربانی۔ میں ٹائم شیڈول کی بات کر رہا ہوں ۔ پچھلا سیشن کا آپ ٹائم شیڈول دیکھیں۔

The sessions have been going on day to day. Here the session has been given on alternative days for the simple reason that the National Assembly was also in session. That is the only reason.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شیخ صاحب بات لمبی ہو جائے گی۔ ارشاد فرمائیے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ایک منٹ، بات لمبی نہیں ہوگی ۔ بات قانون سازی کی ہو رہی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وہ صحیح ہے ۔ میں گزارش کرتا ہوں ۔ consensus دونوں اطراف سے آ چکے ہیں اور دونوں متفقہ طور پر اس پر رضا مند ہیں کہ ہمیں لیجیسلیشن کرنا چاہیئے اور ہمیں آرڈیننسوں سے احتراز کرنا چاہیئے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ بات جو آپ کے سامنے رکھی گئی ہے وہ یہ ہے یہاں قانون سازی کے لئے کوئی وقت مقرر ہونا چاہیئے ۔۔۔

(مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ۔ یہ کیا ہے۔ آپ نے جب مجھے فلور دیا ہے تو مجھے بات کرنے دیں ۔ بات یہ ہے کہ جب Treasury side سے یہ تجویز آئی ہے کہ وقت کا کوئی تعین ہونا چاہیئے ۔ Legislation purposes کے لئے۔ میں جو کچھ رضا ربانی صاحب نے ابھی بات کی، میں ان تمام تجاویز کو استعمال کروں گا اور یہ کہتے ہوئے کہ اپوزیشن نے کب آپ کی تجاویز کو روکا ہے جو بل آپ کا آیا ہے ہم متفق ہیں۔ ہم نے آپ سے بات کی ہے۔ اور جہاں آپ نے کہا ہے کہ بھئی یہ آپ کی ترمیم غلط ہے۔ یہ یہ وجوہات ہیں۔ ہم نے مانا ہے withdraw کیا ہے ۔ آپ نے تو خود یہ بات کی ہے ۔ ہم نے کب یہ آپ سے کہا ہے ۔ کہ

جناب آپ لائیں گے تو ہم unreasonable ہوں گے ۔ ہم ہمیشہ reasonable ہونگے۔ اس لئے جناب والا! آپ Bills لائیں ، جیسے بھنڈر صاحب نے کہا ہے ۔ ایک بل لائیں ، دس بل لائیں ، بیس بل لائیں ۔ ہم بیٹھنے کو تیار ہیں ۔ extra time کام کرنے کو تیار ہیں ۔ لیکن ایک تو آپ بل نہ لائیں ۔ اور بیس بیس آرڈیننس کو نافذ کریں ۔ یہ تو بالکل غلط بات ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بہت بہت شکریہ۔

(مداخلت)

ملک محمد قاسم۔ جناب یہ فیصلہ کریں کہ اتنا وقت دیں گے ۔ اگر پھر رضا ربانی بل نہ لائے تو میں بھی راجہ صاحب کا ساتھ دوں گا ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی شہزاد گل صاحب ۔

جناب شہزاد گل ۔ جناب والا!وزارت عدل و انصاف اور پارلیمانی امور کی سٹینڈنگ کمیٹی جو ہے ۔ جو قوانین بھی آتے ہیں ۔ یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ لاء کمیٹی میں discuss ہوں ۔ لاء کمیٹی میں کوئی بل آتا نہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ residuary جو بل ہوں گے وہ لاء کمیٹی میں آئیں گے ۔ اس لئے بھنڈر صاحب کہتے ہیں ۔ اور جیسے منظور گچکی صاحب نے بھی کہا کہ پرائیویٹ ممبرز کے بل ہمارے پاس pending ہیں ۔ آئینی ترمیم کا بھی ۔ باقی کوئی بل ہمارے پاس نہیں ہے یعنی لاء کمیٹی کے پاس ۔ وہ بل جاتے ہیں مختلف کمیٹیوں میں ان کے پاس اور بھی کام ہوتے ہیں ۔ اب میں نے ایک بل دیا تھا پولیٹکل پارٹیز ایکٹ ، وہ لاء کے متعلق ہے ۔ لیکن وہ چلا گیا ہے ہوم کمیٹی کے پاس ۔ اب ہوم کمیٹی نے ابھی چھ ماہ سے meet ہی نہیں کیا ۔ اور وہ بل consider ہی نہیں ہوا۔ اس کی ابھی ایک میٹنگ آرہی ہے ۔ میں نے ان سے پوچھا اس کے بارے میں کہ اسے consider کریں گے یا نہیں ۔ جبکہ وہ ابھی تک کمیٹی کے ایجنڈے پہ بھی نہیں آیا۔ اسی طرح ہر ایک کمیٹی کے پاس مسئلہ چلا جاتا ہے ۔ وہ کمیٹیاں بلوں کو consider ہی نہیں کرتیں۔ طریقہ کار میں تبدیلی ہونی چاہیئے ۔ زیادہ کام لاء کمیٹی کے پاس ہونا چاہیئے----

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ یہی کہا جارہا ہے اور ہم اس کو resolve کریں سسٹم تاکہ

ہم قانون سازی کی طرف زیادہ دھیان دے سکیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ اچھی تجویز ہے ۔ میں راجہ صاحب ، ملک قاسم صاحب اور ساتھ ہی ساتھ لاء منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ باہم بیٹھ کر اس کو دیکھ لیں اور ایک لائحہ عمل بنا لیں ۔

راجہ محمد ظفرالحق ۔جناب یہ جو وقت مقرر کرنے کی تجویز ہے ۔ We will sit together آفس سے بھی کسی آدمی کو associate کریں گے ۔ تاکہ question hour کا وقت ، adjournment motions کا ، privilege motions کا ، وغیرہ یہ سارے نکال کر legislation کے لئے وقت جو ہے ۔وہ نکال لیا جائے گا ۔

Mian Raza Rabbani: I welcome the statement of Raja Sahib and whenever he tells me I will be there to attend that meeting.

PRIVILEGE MOTIONS

Mr. Deputy Chairman: Thank you. The office will also be associated with you. Now, privilege motion No.2

اس میں movers ہیں ۔ سید اشتیاق اظہر، ملک محمد حیات ، مسٹر سیف اللہ پراچہ ، ڈاکٹر ریحان ، جام کرار الدین ، ڈاکٹر عبدالحیٔ ، مسٹر محمد طارق چوہدری ، مخدوم حامد رضا گیلانی ، مسٹر منظور احمد گچکی ، مسٹر محمد ابراہیم خان ، شیخ ظریف خان مندوخیل ، سید محمد فضل آغا، مسٹر محمد ظفر اور صوبیدار خان مندوخیل صاحبان ۔ جی آپ move کیجئے جی ۔

i) RE: THE HIGH HANDEDNESS OF ISLAMABAD POLICE AND ADMINISTRATION

Malik Muhammad Hayat: We beg to raise a question of breach of privilege which arises out of high-handedness and misuse of powers by Islamabad Police and district administration on 30-9-95. The Police has arrested two employees of the Senate Secretariat and implicated them in false and fabricated

case just to pressurise a Senior Officer of the Senate to forego his lawful claim over a government house. The administration desires to hand over the possession of the house to an officer of Foreign Office namely Rizwan-ul-Haq Mehmood who does not even possess an order of allotment of the house. The two employees of the Senate namely Tayyab and Amanat are staff members of the Chairman Senate Standing Committee on Planning and Development and Standing Committee on Works respectively and the Aabpara Police has kept them under illegal detention

This act of Islamabad administration and Police has impeded indirectly smooth working of Chairman Standing Committees resulting in the breach of privilege of the members and the House.

We therefore, move that the matter be referred to Privileges Committee for investigation and report.-----

جناب ڈپٹی چیئرمین ، کسی اور صاحب نے پڑھنا ہے ؛ یہی ایک ہے۔ مخدوم صاحب آپ نے کچھ ارشاد فرمانا ہے؟ اس کو oppose کرتے ہیں یا کچھ ارشاد فرمائیں گے؟

مخدوم محمد امین فہیم، جناب گزارش یہ ہے کہ یہ واقعہ اس طرح سے ہوا ہے کہ اس روز چھٹی کا دن تھا اور وہاں پر ہماری منسٹری کا کوئی بندہ موجود نہیں تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ الاٹمنٹ آرڈر ہم نے راجہ محمد امین ، جوائنٹ سیکرٹری سینٹ کو دیا ہوا تھا اور اس کے پاس بھی تھا۔ دوسری طرف جس گھر کو خالی کرنا تھا۔ وہ stay وغیرہ لے کر کے آیا تھا بہرحال وہ خالی ہو رہا تھا تو انہوں نے کسی کو کہا کہ ہم آپ کو دے دیں گے They thought that۔ یہ فارن آفس کا پریولیج ہے کہ وہ گھر کو اپنے پاس رکھیں گے۔ تو اس کی وجہ سے یہ ناپسندیدہ واقعہ پیش آیا جو نہیں آنا چاہیئے تھا اور اس میں ، میں کہوں گا کہ جو کردار وزارت داخلہ کا ہے تو جنرل صاحب اس کو دیکھ لیں گے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ اس کو hopefully it will be sorted out اور اس کو press کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، جنرل صاحب! آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر، راجہ امین کو غالباً گھر الاٹ ہوا تھا

but Rizwanul Haq had got into it and then Raja Amin went over there. Then the tussle started because each of them had initially sent their Naib Qasids

ان کا آپس میں جھگڑا ہوا تھا تو پولیس 145 took them under custody under تا کہ ہنگامہ نہ ہو۔

بعد میں جب یہ بات چلی تو اس کے بعد

A.C. went over there and Area Magistrate went over there and then they decided that tomorrow both the parties should come and bring their valid documents, if they have them. So, tomorrow the case will get decided and those people will be allowed to go. Because, they really have no part to play and no business in it. This is between the two officers and it will be decided tomorrow because as Makhdoom Sahib has said the allotment is in favour of Raja Amin but probably the Foreign Office was exercising some privilege and they thought that it should go to Rizwanul Haq.

Mr. Deputy Chairman: The man who was occupying or the man who came later, was he in possession of letter of authority?

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر، علاقہ مجسٹریٹ نے ان سے کل کہا ہے

کہ کل allotment letter لے آو۔ اگر اس کے پاس نہیں ہو گا تو

automatically, he will to have vacate it. But he had gone into the house by whatever methods, which was wrong, which I admit is wrong. But the only thing that the Area Magistrate could do was to ask both the officers to bring the record. In case both of them have been issued allotment order by the Estate office, then the confusion is by the Estate Office.-------

(interruption)

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب میں عرض کروں گا کہ محکمہ موجود ہے، وزیر صاحب

موجود ہیں۔ ریکارڈ ان کے پاس موجود ہے۔ الاٹمنٹ آرڈر ان کے پاس موجود ہے۔ راجہ امین کو انہوں

نے یہ مکان دیا ہے اور اس مکان دینے کے بعد کیا جواز ہے کہ جی فارن آفس کے آدمی کے آنے کا اور قبضہ لینے کا اور پھر ان کو گرفتار کرنے کا اور پولیس گرفتار کرکے لے گئی ہے؟ سینٹ کے دو ملازمین ابھی تک پولیس کی ناجائز حراست میں ہیں۔ یہ جناب والا! کیا پولیس سٹیٹ ہے اور کیا جواز ہے؟ کہاں کا قانون ہے اور کیا قانون کی یہ بالا دستی ہے کہ اس طرح حراست میں لیا جائے اور سینٹ کے ملازمین کو مکان نہ دیا جائے؟ اور فارن آفس کا، فارن آفس کا آدمی کوئی خدا کا بھیجا ہوا ہے آدمی تو نہیں ہے۔ کیا یہ سب لوگ اور Administrations ان کے سامنے بے بس ہیں کہ وہ فارن آفس کا آدمی ہے۔ جناب والا! ہم اس کا شدید احتجاج کرتے ہیں کہ سینٹ کے آدمی کے ساتھ اور سینٹ کے ملازمین کے ساتھ یہ سلوک روا رکھا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب آغا صاحب آپ کچھ بولیں گے۔

سید محمد فضل آغا۔ جی میری گزارش یہ ہے کہ میں اول تو امین فہیم صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے واضح پوزیشن ہاؤس کے فلور پر رکھ دی ہے ambiguity ختم ہوگئی ہے اور اس کے ساتھ صاف ہے کہ Civil Administration جو high handedness کا ہے District Administration کا ۔ فارن آفس کا تو اپنی جگہ پر ہے کیونکہ وہ District Administration کا دوست تھا اور رشتہ دار تھا فارن آفس کا جو آفیسر ہے اور District Administration نے اپنی District Authority سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے وہاں دو گاڑیاں پولیس بھیج دی ہیں اور مجسٹریٹ صاحب گئے ہیں۔ مجسٹریٹ صاحب کی ڈیوٹی بنتی تھی کہ موقع پر ہی document دیکھتے ہمارے بندے کے پاس document موجود تھے حالانکہ ان کے پاس document موجود ہیں جبکہ فارن آفس والے کے پاس کوئی document موجود نہیں ہے۔ پھر ان کی گاڑی اور سامان seal کر کے بنگلہ بند کر کے پھر یہاں سینٹ سیکرٹریٹ سے لوگوں کو گرفتار کر کے جیل میں رکھا گیا ہے تھانے میں رکھا گیا ہے unlawfully اور فارن آفس سے یا فارن آفس کے کتنے لوگوں کو تھانے میں یا جیل میں رکھا ہے تو ایک one sided کارروائی کی ہوئی ہے یہ زیادتی ہوئی ہے' یہ ناجائز ہوا ہے اور اس میں District Administration کا فتور ہے فارن آفس والے کی تو اپنی جگہ پر بات ہے۔ اس میں District Administration involve ہوئی ہے اور وہ پارٹی بنی ہے انہوں نے فارن آفس کے رشتے دار کو protection دینے کی کوشش کی ہے اور unlawfull کام

کیا ہے۔ یہ بہت غلط اور ناجائز ہوا ہے۔ This must be refered to the Privileges Committee یہ دیکھئے اور مجسٹریٹ اور تھانے دار کی وہاں پیشی ہونی چاہئیے ان کی expalnation ہونی چاہئیے اگر سینٹ سیکرٹریٹ کے ساتھ یہ ہو رہا ہے تو عام آدمی کے ساتھ اور عوام کے ساتھ کیا ہوتا ہو گا جی۔ District Administartion اپنی power کو کس طرح سے misuse کرتے ہوں گے۔ آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کیا ایک رشتے دار اور ایک آدمی کو بچانے کے لئے ایک Joint Secretary کی عزت کو اچھالا جاتا ہے اور سینٹ کے Employees کو اور Standing Committee کے چیئرمینوں کے آدمیوں کو arrest کیا جاتاہے اور آپ اور ہمیں اطلاع دیئے بغیر اور اس پر تین دن گزر گئے ہیں۔ بابر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ کل release ہوں گے۔ وہ آج بھی unlawfully custody میں ہیں ان کو ابھی release ہونا چاہئیے۔ کس طرح انہوں نے رکھا ہے اور پھر انہوں نے دونوں side سے بندے نہیں رکھے ہیں۔ انہوں نے ایک side سے جن کے پاس الاٹمنٹ آرڈر ہے وہ رکھے ہیں۔ جن کے پاس کچھ بھی نہیں تھا جو وہاں پر غیر قانونی طور پر اندر گھسا ہوا ہے۔ فارن آفس کا جو بندہ ہے ضیاء الحق ہے یا جو بھی اس کا نام ہے۔ لیکن اس کے باوجود District مجسٹریٹ نے اور District Administration نے آنکھیں بند کر لی ہیں اور وہ رشتے داری کی دھن میں چلے گئے ہیں اور Rules اور قانون اور آئین کی بالادستی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے۔ اسلام آباد میں آپ کے اور ہماری ناک کے نیچے یہاں یہ وہ رہا ہے تو فرنٹیئر میں کیا ہو رہا ہوگا۔ جناب والا! میں پرزور احتجاج کروں گا اسے admit کر کے Privileges Committe کے سپرد کیا جائے اور اس کو فوراً کمیٹی check up کرے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی گچکی صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! یہ ہاؤس کی کمیٹی ہے ہم اس کی کاپی لیں گے اور اسی ہاؤس میں لیں گے اور یہ سارا ہاؤس کمیٹی بنے گا۔ وہ تو کھڈے میں ڈال دینے والی بات ہو گی۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ میں ایک چیز عرض کروں سر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جنرل صاحب۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ I think مخدوم صاحب نے یہ clarify

نہیں کیا کہ privilege فارن آفس کا کدھر سے تھا ان کو بھی کہا گیا ہے۔ Sorry confusion
بنی ہے۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: I requested him, he said, yes. I requested him.

Maj.Gen.(Retd) Naseer-Ullah Khan Babar: Sir,

الاٹمنٹ ان کی تھی but what did he talk about privilege میرے علم میں نہیں ہے لیکن میں نے ان سے سنا ہے کہ انہوں نے کہا کہ فارن آفس نے اپنا privilege assume کیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ کوئی انا کا مسئلہ نہیں ہے یہ قانون کا مسئلہ ہے۔ جی جناب راجہ صاحب۔ ایک منٹ please بات کر رہے ہیں Leader of the Opposition جی۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ بات یہ ہے کہ اس کو confuse نہیں کرنا چاہئیے نہ اس کو انا کا مسئلہ بنانا چاہئیے۔ بات یہ ہے کہ صرف معمولی سی بات ہے اس وقت بھی جبکہ ایک آدمی نے راجہ امین کی فیملی اس کی wife اس کے بچے وہاں موجود تھے۔ اس کی گاڑی وہاں موجود تھی اس کا سامان وہاں موجود تھا shift ہوا تھا۔ اس وقت اس نے کہا میرے پاس allotment order ہے منسٹری کی جو authority ہے اگر ان صاحب کے پاس بھی کوئی لیٹر ہے کسی محکمے کا یا کسی بات کا وہ لے آئیں میں ابھی سامان واپس لے جاتا ہوں۔ اس بات کو بھی سامنے نہیں رکھا گیا انہوں نے ان کی گاڑی بھی اندر اس کا سامان بھی اندر اور لیڈی پولیس کانسٹیبلز بھی لائے تاکہ اس کی خاتون خانہ کے ساتھ بھی زیادتی ہو۔ اتنی صرف بچت ہوئی کہ وہ اور اس کے بیوی بچے باہر نکلے اس کا سارا سامان وہاں seal کر کے اس کو بند کر دیا گیا۔ اس لئے میں آپ سے یہ کہوں گا ۔ آپ سے میں توقع رکھتا ہوں اس لئے میں کہوں گا کہ اگر Privileges Committee میں چلی جاتی ہے بات اور چھ مہینے اور لگ جاتے ہیں تو مناسب نہیں ہوگا۔ آپ کو چاہئیے یہ Capital کا مسئلہ ہے۔ یہ اگر ملک کے کسی حصے میں بھی ہو تب بھی بری بات ہے اور اگر کوئی آدمی influencial یا non-influencial employee ہو یا نہ ہوتا تب بھی بری بات ہے بے انصافی ہے۔ آج یہ حکومت ہے کل شاید نہ ہو گی لیکن اپنے کاغذات میں

بہت ساری چیزیں ہو ہیں وہ آپ کو صاف کرنی چاہئیں اور اس سلسلے میں آپ سے توقع رکھتے ہیں کہ جنھوں نے غلط کیا ہے آپ کو ان کے خلاف action لینا چاہئیے اور جس کا حق تھا اس کو وہ ملنا چاہئیے اور اس آدمی کو یہ مجبور کرنا چاہئیے جس ایڈمنسٹریشن نے یہ کیا ہے ناجائز کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہ اس سے معافی مانگے اس سے معذرت کرے غیر قانونی غیر اخلاقی بات ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی گچکی صاحب آپ کچھ۔

جناب منظور احمد گچکی ، شکریہ جناب چیئرمین! جیسے کہ ابھی راجہ صاحب نے بتایا ہے کہ گاڑی بھی کھڑی تھی' سامان بھی تھا' بچے بھی وہیں موجود تھے۔ اگر کوئی جھگڑا ہو رہا تھا تو پھر دونوں طرف سے لوگ گرفتار ہوتے تو کوئی بات تھی۔ بات یہ نہیں ہے' پہلی بات تو یہ ہے کہ مکان خالی کرانے کے لئے اسلام آباد پولیس کو یہ آرڈرز ہیں کہ وہ خود نہیں جاتے کیونکہ ہاوس اینڈ ورکس کے پاس خود فورس ہوتی ہے۔ وہ اس کی ڈیوٹی ہے کہ وہ اس کو خالی کروائے' یہ اسلام آباد پولیس کا function نہیں ہے۔ یہاں یہی محسوس ہوتا ہے کہ کچھ تعلقات تھے وہاں پر اس شخص کے اور مجسٹریٹ کے اور یہ اس لئے ہوا۔ ہم مسئلے کو الجھانا نہیں چاہتے' ہم صرف اس لئے زور دے رہے ہیں کہ راجہ امین سینٹ کے جوائنٹ سیکرٹری ہیں' پھر اس کو یہ گھر الاٹ بھی ہو چکا ہے' پھر اس کے ساتھ زیادتی بھی ہوئی ہے۔ تو اس کو سلجھانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ آفیسر باقاعدہ معافی مانگے اس سلسلے میں اور جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان کو فوراً رہا کیا جائے' اور اگر ریلیز ہو گئے ہیں تو ان کی بڑی مہربانی اور اگر ان کو ریلیز نہیں کیا گیا ہے تو پھر ان کو ریلیز کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اس طریقے سے زیادہ نہ پھیلایا جائے' سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں' پریولیجز کمیٹی کے حوالے کر دیں اور پھر چھ مہینے تک کام چلتا رہے' کیونکہ وہ تو تین چار سال سے پریولیجز موشن اس میں پڑے رہتے ہیں' اس کے ساتھ یہ سلوک نہ کریں' ہم مسئلے کا حل چاہتے ہیں۔

میری گزارش یہ ہے کہ یہی طریقہ کار اختیار کیا جائے تا کہ یہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق ، جناب چیئرمین! الاٹمنٹ کے آرڈرز ہو جاتے ہیں' اس میں وزیر

صاحب خاندانی آدمی ہیں، شریف آدمی ہیں، دیانتدار آدمی ہیں۔ لیکن جو اسٹیٹ آفس والے ہیں ان کے بارے میں بے حد شکایات ہیں۔ اس معاملے میں بھی اسٹیٹ آفیسر نے راجہ امین کو یہ کہا میں دیکھتا ہوں کہ کیسے تم اس مکان پر قبضہ کرتے ہو۔ وہ لوگ رشوت لیتے ہیں، الاٹمنٹ آرڈرز منسٹر کے ہونے کے باوجود پھر وہ مکان کسی اور کو دیتے ہیں، یہ کتنی بڑی زیادتی ہے، ہر منسٹر کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی منسٹری پر نگاہ رکھے، اگر وہ نگاہ نہیں رکھ سکتا تو پھر یہی ہو گا کہ پھر وہ لوگ اس پاور کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ میں مخدوم صاحب کو کہوں کہ اس کو ضرور روکنے کی کوشش کریں ورنہ جو حالات ہم روزانہ یہاں سنتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ جی منسٹر صاحب نے بہت کچھ لکھ دیا ہے، یہ تو روز لکھتے رہتے ہیں، ہماری مرضی ہوتی ہے جی، ہماری ذمہ داری ہوتی ہے، روزانہ لوگوں کو یہ کہتے ہیں اور پھر رشوت لیتے ہیں، پھر دونوں طرف سے دیکھتے ہیں کہ زیادہ پیسے کس نے دیئے ہیں، پھر اس کو وہ مکان کا قبضہ دیتے ہیں، اس کو بھی یہی کہا گیا کہ ہم دیکھیں گے کہ کیسے تم مکان کا قبضہ لیتے ہو، یہ بھی کوئی بات ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی جناب شہزاد گل صاحب-----

جناب شہزاد گل ، جناب چیئرمین! اس واقعہ کا ایک افسوسناک پہلو اور بھی ہے اور وہ یہ کہ ساری کارروائی ہونے کے بعد پھر یہ گئے ہیں اور ایف آئی آر درج کرائی ہے اور راجہ امین کو اس میں ملزم ٹھہرایا گیا ہے، اس میں سینٹ کے دو نائب قاصد ہیں، ان کو بھی دفعہ 506 کے تحت گرفتار کیا گیا ہے، اب 506 کے پارٹ اول میں کہ انہوں نے انہیں مارنے کی دھمکی دی ہے اور یہ bailable offence ہے اور انہوں نے ضمانت کی درخواست دے دی ہے اسسٹنٹ کمشنر اسلام آباد کو، لیکن اسلام آباد کا اسسٹنٹ کمشنر جو ہے وہ ڈی سی کے under ہے۔ bailable offence میں تین دن ہو چکے ہیں اور اس کی bail نہیں ہو رہی ہے، وہ دونوں سینٹ کے نائب قاصد ہیں اور وہ دونوں جیل میں ہیں۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے، دونوں وزراء صاحبان تشریف فرما ہیں وہ یہ دیکھیں کہ اسلام آباد پولیس والے کتنی زیادتی کر رہے ہیں اور اسسٹنٹ کمشنر اسلام آباد جو ہیں وہ ڈی سی کے انڈر ہیں-----

جناب ڈپٹی چیئرمین، bailable offence میں تو پولیس بھی ضمانت دے سکتی ہے----

جناب شہزاد گل ، جب ملزم لایا جاتا ہے تو اس وقت ہو سکتی ہے، وہ صرف اس

صورت میں ہے کہ اگر کوئی surety bonds داخل نہ کرائے تو وہ الگ بات ہے لیکن حکم تو اسی وقت کر دیا جاتا ہے لیکن اس کیس میں ابھی تک نہیں ہوا ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب والا! دونوں وزرائے صاحبان موجود ہیں اور دونوں اس موقف کے حامی ہیں کہ یہ بات جو ہے یہ زیادتی ہوئی ہے۔ تو ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ ابھی کیوں commitment نہیں کی جا رہی ہے کہ وہ ریلیز بھی ہوں گے اور اس مکان کا قبضہ بھی راجہ امین کو دلایا جائے گا۔ اس بات کی assurance جب تک نہیں آئے گی کام آگے نہیں چلے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی بالکل بجا ہے۔ جی جناب مخدوم صاحب۔

مخدوم امین فہیم ، جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ میں اس ایشو پر کچھ مزید add کرنا چاہتا تھا کہ ہم سب کو پتہ ہے کہ ہمارے ملک میں ہاؤسنگ کا مسئلہ ہے اس میں بڑی سخت صورتحال ہے۔ ہمارے پاس گھروں کی تعداد کم ہے اور گھروں میں رہنے والے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور ہمارے پاس اس وقت جو رجسٹرڈ درخواستیں ہیں ان کی تعداد تقریباً تقریباً 23 ہزار سے تجاوز کر جاتی ہیں۔ اس لئے ہمیں ان مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ میں نے اس مسئلے پر بڑے غور سے دیکھا' سوچا اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہمارا جو الاٹمنٹ کرنے کا طریقہ کار ہے' ایک وزیر کی حیثیت سے مجھے یہ اختیار ہے کہ میں کسی درخواست پر لکھ کے دے دوں کہ اس آدمی کو آپ گھر مہیا کریں' باقی اس سے پہلے کے آرڈرز کو cancel کر دیں' اور rules relax کر کے اس کو گھر دیں اور اس آدمی کو گھر مل جاتا ہے جو recently service میں آیا ہے اور جو دس سال سے انتظار میں ہے اس کا حق مارا جاتا ہے۔ میں اس چیز کا قطعاً قائل نہیں ہوں کہ کسی آدمی کا حق کسی بھی اور آدمی کے ذریعے مارا جائے۔ اس لئے گزشتہ مہینے کے اندر ہم نے یہ طے کیا ہے کہ الاٹمنٹ purely, purely, purely merit پر ہونی چاہیئے ' جس کا حق ہے اس کو ملنا چاہیئے' وزیر کو بھی یہ اختیار نہیں ہونا چاہیئے کہ کسی غریب آدمی کا حق مار کر کسی دوسرے آدمی کو پکڑ کر جگہ دے۔

اس لئے میں نے اپنے اختیارات کو surender کر لیا ہے' ایک کمیٹی ہے یہاں پر جو کہ الاٹمنٹ کمیٹی کہلواتی ہے' اس کو سارے اختیارات دے دیئے گئے ہیں' وہ merit پر ہر درخواست پر' ہر applicant کا جائزہ لیں گے اور اس کے حق کے مطابق اس کو الاٹمنٹ آرڈرز دیں گے ' نہ

وزیر آرڈر کرے گا نہ کوئی اور کرے گا' اور یہ policy matter decide ہو چکا ہے گزشتہ مہینے کے اندر۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب یہ اس معاملے کے متعلق کیا فرمائیں گے۔

مخدوم امین فہیم ، جناب اس معاملے میں ہماری وزارت دیکھے گی اور فیصلہ ہو جائے گا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ، اور فاضل وزیر داخلہ صاحب بھی فرمائیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر ، میں نے تو آرڈر کر دیا ہے۔

سید محمد فضل آغا ، جناب چیئرمین! راجہ صاحب کو مکان ملے یا نہ ملے we are not interested in this قانون کو ہاتھ میں لے کر ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن نے جو ناجائز ناروا سلوک کیا ہے' اس کا کیا بنے گا' ہم تو اس کے بارے میں بات کر رہے ہیں؟

چوہدری محمد انور بھنڈر ، کمیٹی کے بارے میں جو انہوں نے فرمایا ہے' کیا یہ ہمیں کمیٹی کے سپرد کریں گے اس سارے ہاؤس کو---- راجہ امین کو مکان دلانے کی بات کر رہے ہیں' اس کے متعلق یہ کیا فرماتے ہیں---

جناب ڈپٹی چیئرمین ، نہیں نہیں مخدوم صاحب نے منسٹری کا طریقہ کار بیان کیا ہے' انہوں نے ایک منٹ جناب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ، سر وہ آئندہ ایسا کرتے رہیں' سوال یہ ہے کہ اس میں آرڈر بڑا clear ہے' اس کو قبضہ صبح دلایا جائے گا یا-----

جناب ڈپٹی چیئرمین، وہ تو پہلے کہہ چکے ہیں کہ صبح الاٹی یہ تھے جو کہ 10-9 سال سے مکان کے پیچھے پھر رہے تھے اور مکان نہیں مل رہا تھا۔ نہیں جناب مخدوم صاحب نے اپنا طریقہ کار بتایا ہے منسٹری کا کہ ہم آئندہ اس طرح کریں گے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب آئندہ کرتے رہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس میں آرڈر بڑا واضح ہے کہ اور موجود ہے۔اور قبضہ صبح دلایا جائے یا اس وقت دلایا جائے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ وہ فرما چکے ہیں کہ وہ تو پہلے کہہ چکے ہیں کہ صبح الاٹی یہ

تھے جو کہ نو دس سال سے مکان کے پیچھے پھر رہے تھے ان کو مکان نہیں مل رہا تھا اور آپ نے خود ہی الاٹمنٹ کی ہے ان کی مجھے علم ہے اس بات کا بلکہ اب مسئلے کا حل یہ ہے میرے خیال میں ہم جنرل صاحب سے بھی گزارش کریں گے

جناب جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ بابر۔ جی کل وہ فیصلہ ہو جائے گا کل صبح۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ تو اب جناب باری باری ہو جائے ۔ تو بہتر ہے جی ایک منٹ ذرا بات تو سن لیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ ایک منٹ جی آفتاب احمد شیخ صاحب ۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ میں آپ کو رول پڑھ کر بتاتا ہوں اس کا فیصلہ رول کے مطابق آپ کر دیں رول یہ ہے

"The Chairman holds the motion to be in order . it shall stand referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges unless the Senate decides to consider the question itself."

آپ سینٹ سے consider کروا کر فیصلہ کروائیں راجہ امین کو قبضہ دلوائیں اور وہ جو دو آدمی پکڑے گئے ہیں ان کو چھڑوایا جائے یہ سینٹ کا فیصلہ کروائیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ جناب میاں صاحب ڈاکٹر صاحب ایک منٹ ذرا میاں صاحب کو سن لیں جی ۔ جی جناب میاں صاحب ۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ ۔ مجھے پتا لگا کہ ان میں ایک جو نائب قاصد ہے وہ سٹینڈنگ کمیٹی پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کا ہے ۔ جناب والا! میں سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی برائے پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کا چیئرمین ہوں ۔ تو جب مجھے یہ پتا لگا کہ تو میں نے پہلے تھانے میں فون کیا آبپارہ تھانے میں ایس ایچ او صاحب سے بات کی ۔ میں نے کہا کہ بھائی وہ ہمارا آدمی ہے آپ کے پاس ؛ تو انہوں نے کہا جی کہ بالکل جی وہ ہمارے پاس ہے وہ گرفتار ہوا ہے ۔ میں نے کہا کہ آپ نے کیوں گرفتار کیا ہے ؛ تو اس نے کچھ سرسری بتایا کہ ڈی سی صاحب سے بات کر

لیں۔ تو پھر میں نے انہی سے ڈی سی صاحب کا فون نمبر لیا۔ انہوں نے مجھے نمبر دیا میں نے ڈی سی صاحب کو فون کیا اور میں نے کہا جی کہ میں فلاں آدمی ہوں اور ایک نائب قاصد میرا ہے سٹینڈنگ کمیٹی برائے پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ کا ہے تو وہاں پر یہ ہوا ہے تو He did not want to listen, he had a fixed mind already تو میں نے ان کو بڑا کہا کہ اس بے چارے چپڑاسی کا کیا ہے: جھگڑا ہے دو آفیسر کا۔ کس کی الاٹمنٹ ہے وہ اپنا پروف دے دے گا اور جو قانون کا طریقہ ہے۔ آخر اسلام آباد میں تو بہت ملازم ہیں سرکار کے تو یہ تو ہوتا رہتا ہے How can the administration get involved ان کا کام نہیں ہے آپ مہربانی کرکے ان کو چھوڑ دیں اور اس کے بعد جناب ! Instead of moving the privilege motion میں نے دو درخواستیں بنائیں ایک چیئرمین سینٹ کو دی informing him کہ یہ ہوا ہے اور ایک درخواست وزیر داخلہ صاحب کو دی This is what I did اب سوال یہ ہے کہ ہمیں تو کام سے غرض ہے اگر منسٹر صاحب ہمیں assurance دیتے ہیں تو میرے خیال میں وہ ہمارے لئے کافی ہے we should get our people released. اور یہ جو موشن ہے یہ جنہوں نے کیا ہے انہوں نے کیا ہے but I took this part of submitting applications.

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ بہت شکریہ جناب۔ جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب جی۔

(مداخلت)

سید محمد فضل آغا ۔ جناب ڈی سی اور اے سی صاحب نے قانون ہاتھ میں لے کر خود کو بالکل---

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ جی پہلے ڈاکٹر عبدالحئی صاحب بات کر لیں جی ۔جام صاحب اس کے بعد آپ کی باری ہو گی جی اور پھر چوہدری طارق صاحب کی پھر آپ کی جی please جی جناب ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

جناب ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب چیئرمین ! شکریہ میں اس سلسلے میں اتنا عرض کروں گا کہ وزیر تعمیرات و ہاؤسنگ نے بڑی اچھی تجویز ہاؤس میں دی ہے اور اس مسئلے کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کے لئے اور جناب وزیر داخلہ صاحب نے بھی یہ بات معزز ایوان کو بتائی ہے کہ وہ رہا ہو گئے ہیں یا ان کے آرڈر ہو گئے ہیں اور یہ مسئلہ کل حل ہو جائے گا

الاٹمنٹ کے مطابق ۔ مگر اس میں جو اہم تر پہلو ہیں وہ دو ہیں جناب ' ایک تو یہ ہے جی کہ اس مسئلے کے حوالے سے یہ جو ضلعی انتظامیہ کا جو تجاوز ہے زیادتی ہے وہ قابل توجہ ہے کہ جو لوگ قانون کے محافظ ہیں جن کا کام یہ ہے کہ وہ قانون پر عمل درآمد کرائیں وہ آخر اپنی مرضی کیوں کرتے ہیں؟ اسلام آباد ملک کا صدر مقام ہے ۔ اگر اسلام آباد میں بھی جو لوگ انتظامیہ کے سربراہ ہیں ۔ ان کا یہ حال ہو کہ وہ قانون کی بالادستی کو Rule of Law کو خود تباہ کریں تو یہ بات قابل غور ہے کہ وہ اپنی مرضی کیوں کرتے ہیں یہ ایک عام فہم بات ہے کہ جس کے پاس allotment order ہے ۔بس ٹھیک ہے بس بات ختم ہے ۔ بھئی نہ صرف وہ اپنی مرضی کرتے ہیں بلکہ قانون کی ' حکمرانی کی خلاف ورزی بھی کرتے ہیں ۔ قانون کے محافظ بھی ہیں تو یہ پہلو سارے ملک میں تقریباً تقریباً نظر آتے ہیں کہ جہاں انتظامیہ یا حکمران کی مرضی کے خلاف بات ہو تو قانون سے بالا تر ہیں ۔ وہ اپنی مرضی کو ٹھونس دیں ۔ یہ پہلو خطرناک ہے ۔ اس کا ازالہ ہونا چاہئیے ۔ مستقبل میں سارے ملک میں Rule of Law ہو' قانون کی بالا دستی ہو ' سب کے لئے یکساں ہو ۔ جو قانون کے اس پر عمل درآمد ہو ۔اپنی مرضی کو ختم کیا جائے ۔ اس سے ناانصافی اور محرومیت میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ لوگ اس سیاسی نظام کی وجہ سے بیزار ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، بہت بہت شکریہ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، دوسرا میں عرض کروں گا کہ یہ جو ہاؤسنگ کا مسئلہ ہے ' یہ جو مکانات کا مسئلہ ہے ۔ اس پر بھی حکومت غور کرے ۔ یہ بڑے بڑے دو دو تین تین کنال میں جو بنگلے بنا لیتے ہیں ۔ اس کی جگہ flats ہوں ۔ تاکہ سب ملازمین کو ان کا حق ملے ۔ اسلام آباد سب سے مہنگا شہر ہے ۔ بےچارے ملازمین کہاں جائیں؟ بلوچستان سے تو میں آپ کو عرض کروں گا کہ ہمارے ملازم صرف مکان نہ ملنے کی وجہ سے یہاں نہیں آتے تو یہ مسئلہ بھی ہے اس مسئلے کو بھی flats کے ذریعے حل کیا جائے ۔ سادہ مکانات بنائے جائیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب یہاں ہاؤسنگ پالیسی پر بحث نہیں ہو رہی ہے ۔یہاں پر ایک پریویلج موشن پر بحث ہو رہی ہے ۔ جام صاحب اگر اجازت دیں تو پہلے وزیر داخلہ صاحب کی بات سن لیتے ہیں ۔ جی وزیر داخلہ صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The other

factor is that Raja Sahib will get the house tomorrow, if he is the only one who has got an allotment order and I will enquire into the rest of the facts of the case as to how it all transpired. After all when you can ask me a question, I am responding you today,..........

Mr. Deputy Chairman: What assurance are you giving to the House now?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I said, sir, that the Naib Qasid has been released, that is (1). Number (2) is Raja Amin, if he is the only one which is in possession of orders, he will be given the house tomorrow morning. (3) is that I will look into as to how all this came about. Because yesterday, I was in Karachi.

Mr. Deputy Chairman: So, Raja Sahib, the matter has been, I think, decided. The matter has been decided, if you say......

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: With this prompt action by the Minister and with his assurance that he will also take action against the wrong doers, we are satisfied.

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ thank you very much- ہو گیا جی ۔اور کون سا مسئلہ ہے ؟ جی جناب امداد اعوان صاحب۔اعوان صاحب کہتے ہیں کہ مسئلہ کچھ اور ہے ۔

جناب امداد علی اعوان۔ جناب مسئلہ اسی سے متعلق تھا ۔

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ جنرل صاحب ۔راجہ صاحب ایک منٹ ۔ راجہ صاحب جنرل صاحب نے گزارش ہے کہ وہ جو کیس رجسٹر کیا ہے No-no, they have been released on bail. What about the fate of the case, withdrawn? What about the case?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I am not

mincing my words, they have been released that means the case is gone.

Mr. Deputy Chairman: The case is withdrawn. Thank you very much. Thank you very much. So, you see, Raja Sahib, there remains no need to send this privilege motion to the Privileges Committee.

ایک منٹ ٹھہریں پہلے وہ بات کرنا چاہتے ہیں کچھ۔ جی جناب امداد علی اعوان صاحب۔

جناب امداد علی اعوان۔ ہمارے دوست جناب سیف اللہ خان پراچہ صاحب نے اس پریویلج موشن پر آپ کو ایک حقیقت بتائی لیکن یہ جو اس نے کہا کہ اس پریویلج موشن پر میں نے دستخط نہیں کیئے تو کس نے اس کے جعلی دستخط کر کے اس کو دیا ہے؟ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس کی انکوائری کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وہ غالباً انہوں نے کہا تھا شاید ان سے رہ گئے ہوں گے۔

جناب امداد علی اعوان۔ نہیں نہیں انہوں نے کہا ہے۔ انہوں نے ہاؤس میں کہا ہے کہ میں نے اس پر دستخط نہیں کئے ہیں۔

This is a very serious matter. My humble submission is that when the member says that he has not signed this

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اچھا دیکھ لیں گے۔

Mr. Imdad Ali Awan: This is a very serious matter. My humble submission is that when the member says that he has not signed it, where is serious matte, Sir?

Mr. Deputy Chairman. I will probe into it, personally and I will let you know.

(interruption)

Mian Raza Rabbani: When the member says he has not signed then who has forged his signatures?

(interruption)

Mian Raza Rabbani: This is a very serious issue. Sir, today it is a privilege motion tomorrow it can be a resignation.

Mr. Deputy Chairman: Anyhow, you see, 13 movers are there.

An honourable Member: It is not a question of 13 movers. May be the 50% have approved it. When the member says that I have not signed this motion how it appears that ....

(interruption)

Mr. Deputy Chairman: I am telling you now Awan Sahib that the matter will be probed into and the House will be informed.

Mr. Imdad Ali Awan Thank you very much. Masood Kausar Sahib.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بیرسٹر مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر۔ جناب چیئرمین میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ credit ہمارے حکومت کے دونوں وزراء صاحبان کو جاتا ہے ۔ ایک طرف تو وزیر موصوف جن کا ہاؤسنگ سے تعلق ہے، انہوں نے اپنی پالیسی کا اعلان کیا ہے اور دوسری طرف حکومت کے وزیر نے release orders اور اس قسم دوسرے احکامات کئے ہیں۔ حالانکہ میں جناب والا یہ سمجھتا ہوں کہ اگرچہ اصولی طور اس چیز کے ہم حق میں ہیں کہ کسی کے ساتھ بے انصافی نہ ہو، لیکن اس ایوان کے privileges کو misuse کر کے اس قسم کے معاملات کو حل کرنے کی روایت جو ہے، وہ بھی غلط ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کون سے قانون کے تحت ، کس کا privilege, breach ہوا؟ اور یہ جو trend چل رہا ہے کہ جناب والا جہاں بھی کوئی واقعہ ہو اسے breach of privilege بنا اس ہاؤس میں پیش کریں، اس سے اس ہاؤس کی عزت نہیں بڑھتی ، اس سے اس کی عزت کم

ہوتی ہے ۔ اس لئے جہاں تک اس کے release کرنے کا تعلق ہے ' ہاؤس کا right آدمی کو دینے کا تعلق ہے اس کی میں بھرپور حمایت کرتا ہوں ' لیکن میں اپنے دوستوں سے یہی کہوں گا کہ کسی individual کو خوش کرنے کے لئے ' اس ہاؤس کے وقار کو استعمال نہ کیا جائے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ شکریہ جی ۔ اگلا privilege motion No.4 ہے جی ۔ اشتیاق اظہر صاحب پڑھ دیجئے جناب۔

ii) RE: THE CONTINOUS DISORDER IN THE TELEPHONE CONNECTION

سید اشتیاق اظہر ۔ میں فیڈرل لاج نمبر 1 کے فیملی سوٹ نمبر 8 میں گزشتہ 4 سال سے مقیم ہوں ۔ اس فیملی سوٹ میں فیڈرل لاج نمبر 1 کے ٹیلیفون ایکسچینج سے میرا ایک 208 Extension برابر قاعدہ سے کام کر رہا تھا لیکن گزشتہ کئی ماہ سے اس میں دانستہ طور پر گڑبڑ کی گئی کیونکہ اس Extension پر observation نہیں لگ سکتی تھی ۔ میں نے اس ابتر صورتحال کی جانب ' PWD کے ڈائریکٹر جنرل کو مورخہ 4 جنوری کو بذریعہ خط شکایت پیش کی اور جب انہوں نے کوئی توجہ نہ دی تو میں نے دوسرا خط مئی 95ء میں وزارت مواصلات کے سیکریٹری کو لکھا اور انہیں یہ بھی بتایا کہ مجھے میرے فون نمبر 219519 کے بل موصول نہیں ہورہے ہیں اور جب بل آتا ہے تو اس میں تفصیلات نہیں ہوتی ہیں' حالانکہ یہ بل Digital نظام سے منسلک ہے ۔ اس پر مجھے ایک متعلقہ افسر نے بتایا کہ ایجنسیوں کے اہلکار جن کا تعلق وزارت داخلہ سے ہے ' یہ بل لے جاتے ہیں بعد میں اس شکایت کا ازالہ کیا گیا' بل ٹھیک کئے گئے البتہ اس بل کی فوٹو کاپیاں اب بھی وزارت داخلہ والے لے جاتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے اس مسئلے کا متعلقہ وزارت کے سیکریٹری کو 12 ستمبر 1995ء کو خط لکھا اور 17 ستمبر 1995ء کو اس بارے میں ان کی توجہ مبذول کرائی اور پھر یہی صورتحال میں نے 18 ستمبر کو بھی بتائی ' لیکن جنوری سے لے کر اب تک فیڈرل لاج کی ٹیلیفون Extension میرا برابر خراب رکھا جارہا ہے جس سے میرا استحقاق مجروح ہوتا ہے ۔ برائے کرم میرے تحریک استحقاق کو ایوان میں پیش کرکے اسے استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے تا کہ سارے معاملے کی باقاعدہ تحقیقات کی جاسکے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ جناب، کون اس کو مخدوم صاحب آپ کچھ کہیں گے

مخدوم محمد امین فہیم، یہ جو معاملہ ہاؤسنگ سے متعلق ہے اس میں میری گزارش یہ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، آپ oppose فرمائیں گے ۔

مخدوم محمد امین فہیم، جی جناب ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہاؤسنگ منسٹری کی طرف سے لاجز کو Ministry of Housing look after کرتی ہے ۔ یہاں پر جو PABX لگا ہوا ہے وہ مواصلات کا ہے ۔ یہ ہاؤسنگ منسٹری کا subject نہیں ہے ۔ تو اس لئے ہماری منسٹری سے وابستہ کوئی بھی اگر شکایت ہو تو اس کے لئے میں ذمہ دار ہوں اس کا مداوا کروں گا اور میں اتنا ضرور کہوں گا کہ ٹیلیفون کی خرابی سے یا بلنگ وغیرہ کی میرے محترم ساتھی کو جو تکلیف ہوئی ہے مجھے اس کا پورا احساس ہے اگر میرے ساتھ یہ ہوتا تو مجھے بھی اتنی ہی تکلیف ہوتی جتنی معزز رکن کو ہوئی ہے ۔ تو ہماری وزارت اس particular field میں اس کی ذمہ دار نہیں ہے جو اس کو دیکھ سکے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ جناب۔ اس کے بعد اشتیاق اظہر صاحب۔

سید اشتیاق اظہر، 219519 کا جو بل تھا تو اس میں وہ مستقل طور پر وزارت داخلہ کے اہلکار لے آتے تھے ۔ اور exsses billing ہوتی تھی۔ خیر وہ معاملہ میں نے take up کیا وزارت مواصلات سے تو مجھے وہ refund ہوا لیکن یہ میرا extension کا جو ہے فیڈرل لاج نمبر 1 سے ہے اس کا تعلق بھی وزیر صاحب مخدوم صاحب سے نہیں ہے ۔ یہ بھی مواصلات کے محکمے کے متعلق ہے اور اس میں ایک کارڈ ہوتا ہے جو خاص طور پر خراب کیا گیا ہے ۔یہ شکایت میری ہی نہیں اور بھی جو ایم کیو ایم کے سینیٹرز ہیں ان کو بھی شکایت ہے کہ یہ مستقل دونوں کو ہے اس کو ہمیشہ خراب رکھا جاتا ہے کیونکہ اس پر observation نہیں لگ سکتی ہے ۔ اس کو اس لئے خراب رکھا جاتا ہے تا کہ ہم تکلیف میں رہیں زیادہ ہمارا خرچ ہو اور جو ڈائریکٹ ہمارا ٹیلیفون نمبر ہے وہ observation میں رہے ۔ یہ مسئلہ سارا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ مہربانی جی جناب میاں صاحب آپ ارشاد فرمائیں گے

میاں رضا ربانی۔ جی جناب، اس کے پہلے تو دو پہلو ہیں ۔ ایک تو اس کا factual

پہلو ہے ۔ اور دوسرا پھر اس کا under the rules پہلو ہے ۔ کہ آیا یہ privilege motion بنتا بھی ہے کہ نہیں ۔ پہلے factual پہلو کا تعلق ہے تو یہ بات ہے کہ جب سے ڈیجیٹل ٹیلی ایکسچینج آیا ہے تو جتنے انٹرنیشنل اور STD کالز ہیں they have to be reflected in the bill under any circumstances وہ بل ان کو بھیجے رہے ۔ سینیٹر صاحب نے فرمایا کہ ان کو بل نہیں ملے ۔ بہرحال 16 جولائی 1995 کو سہیل صدیقی صاحب ان کے جو شاید پرائیویٹ سیکرٹری ہیں وہ تشریف لائے ان کو bills دیئے گئے اور وہ ان کے bills لے گئے ۔

And the honourable Senator cleared those bills as well. Than subsequently in August, 1995 bill has also been sent which is with me if you like I can place it before the House which also shows the international calls if any and the trunk calls within the country if any are reflected in that. That is as far as the billing side of the case is concerned. The other question is that the extension which is 308 in Federal Lodge No.1 has been kept out of order on purpose and that there is this has been done with the malafide intention of keeping the telephone under observation and since it cannot be kept under observation therefore it has been done. The factual position is that there is a small junction or a small exchange in Federal Lodge No.1 which is 12 plus 64 i.e. 12 incoming and outgoing lines and 64 extensions thereof. Now as you are well aware of, I was also in Federal Lodge No.2, the other senators are also living in federal lodges on and of these extensions some work some time they do not work because they are also interconnected with the power supply. At times if the power goes off then there computerization goes off and than there is a problem till such time you can get somebody to fix it so on and of his extension sometime they work, sometimes they don't work because they are also interconnected with the power supply, at times, if the power goes off then their computerisation goes off. And then there is a problem till such time you can get some body to fix it. So, on and off his

extention may have been going in order, may not have been in order, like other honourable members who are living there. The present position is that his telephone extention No.308 at present is working and functioning at the present moment. That is the current status of the situation.

The other question is that he has said that he supposes there is no clear cut allegation or there is no clear cut evidence which he has stated that his bills are being taken by some other person or by some other agency or by the Interior Ministry. I have spoken to the Communication Ministry, their officer was in fact here also, he is present he has categorically said that the process that is followed for other bills - that is one bill is produced and that bill is mailed to the subscriber. That process is being followed and the Ministry categorically states that it is not giving any photo copies to any person, any individual, any ministry, any Division, any agency or any such person. There is just one copy of the bill which is taken out and is mailed to the subscriber like is the case with every body else. So, there is categorical denial as far as, that allegation is concerned.

Now, coming to the other part, a privilege motion has to be specific. It has to deal with one question of breach of privilege and secondly, Sir, I don't want to say this -- even if you look at it from that point of view. That when a place is declared as a sub jail, after giving you the factual position that this was the factual position that there was no intention of purpose, that there was no specific purpose behind it, but even otherwise, if you look at it. If a telephone is provided in a sub jail, at least, they should give the Government that much credit that even in a sub jail the Government has the courtesy to provide a telephone for the honourable Senator. When our members were put in sub jail, there were

no telephones. So, that courtesy is there at least, he has two telephones or one telephone which is functioning but as I said factually, what I have stated that is the position. This I have just stated as an addition. Therefore, I would say that this privilege motion should not be pressed.

سید اشتیاق اظہر۔ جناب والا' میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ 219519 پہ مستقل observation لگی ہوئی ہے اور جیسا کہ مجھے خود ایک وزارت مواصلات کے ذمہ دار افسر نے بتایا تھا کہ شروع کے تین چار مہینوں میں بل آیا ہی نہیں اور چونکہ digital system میں ساری billing ہوتی ہے وہ چلی جاتی تھی ۔ بعد میں جب میں نے احتجاج کیا تو پھر بل آنا شروع ہوگئے انہوں نے مجھے بتایا کہ اس کی فوٹو کاپی اب جا رہی ہے اور اس سلسلے میں جو excess billing ہوئی تھی اس پہ کمیٹی بیٹھی اور اس کمیٹی نے کہا کہ آپ کے لئے اکیس ہزار روپے کو غلط billing کی گئی ہے ہم اس کو ٹھیک کرتے ہیں اور وہ رقم مجھے واپس کی گئی ۔ وہ مسئلہ تو حل ہوگیا لیکن یہ جو لاج کا ٹیلیفون نمبر اس میں ایک کارڈ کا مسئلہ تھا جو جل گیا تھا اس deliberately replace نہیں کیا گیا اور زاہد اختر صاحب جو فیڈرل لاج نمبر ون میں رہتے ہیں، ان کے ساتھ بھی problem create کیا گیا ۔ اب اگر آج وہ ٹیلیفون ٹھیک ہو گیا ہے ۔ میں ابھی یہ نہیں کہہ سکتا ۔ گھر جاؤں گا تو معلوم ہوگا کہ کیا situation ہے کیونکہ چار بجے سے میں یہاں موجود ہوں۔ یہ صورتحال ہے ۔ میں press نہیں کرنا چاہتا تھا اور میں پیش کرنا بھی نہیں چاہتا تھا لیکن ایک صورتحال تھی جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا اور کچھ معاملات تھے اس لئے میں نے سارا معاملہ پیش کر دیا ہے ۔ اب چونکہ وہ کہتے ہیں کہ مسئلہ ٹھیک ہے مجھے پریس کرنے کی ضرورت نہیں ۔ لیکن internal telephone ٹھیک ہونا چاہیئے اس لئے کہ اس کا بوجھ مالی طور پہ مجھ پہ پڑتا ہے ۔ اب آپ نے چونکہ وضاحت کر دی ہے اس لئے میں اس معاملے کو پریس نہیں کرتا۔

Mr. Deputy Chairman. Thank you very much. It is not beeing pressed. Yes Makhdoom Sahib.

Makhdoom Mohammad Amin Faheem: Sir, after this issue was over, I just wanted to request you and through your office, I want to request

all the members of the Parliament, Senators as well as the members of the National Assembly that while we have decided as a policy matter that every issue in connection with the allotment of accommodation will be dealt by the out of turn allotment committee" So, I will request all my honourable colleagues that not to recommend to me for any accommodation and they are welcome to recommend to the Allotment Committee and all those who are concerned about allotment of houses they should also directly approach the Allotment Committee.

جناب ڈپٹی چیئرمین- آپ کے پاس آئیں گے تو سبھی آئیں گے - آپ کو کہیں گے تو سب ساتھی آ کر - اپنی request تو کریں گے آپ سے وہ آپ کی مرضی ہے پھر اس کے بعد کمیٹی کو ریفر کر دیں - بڑی مہربانی- جی راشدی صاحب-

Mr. Hussain Shah Rashdi: Would the honourable Minister inform the House that who would constitute the Allotment Committee?

کمیٹی میں کون حضرات ہیں وہ میں معلوم کرنا چاہ رہا تھا-

مخدوم محمد امین فہیم- اس کی باڈی میں ہاؤس میں پیش کروں گا انشاء اللہ-

Mr. Deputy Chirman: So shall we proceed. O.K., Item No. 4 - Prof. N.D. Khan.

چوہدری محمد انور بھنڈر- پہلے adjournment motions لینے ہوں گے جناب-

Mian Raza Rabbani: Sir, you have called agenda item 4, Sir.

Mr. Deputy Chairman: Yes I have called, no doubt, but let me see to it.

میاں رضا ربانی- جناب ایجنڈا آئٹم 4 ہو جانے پھر اس کے بعد اگر adjournment motion ہیں we can come back to that, Sir. You have already called agenda item No. 4.

راجہ محمد ظفر الحق- وہ چیئر نے غلطی سے پکار دی تھی-

Mr. Deputy Chairman: Raja Sahib it is my moral obligation as I have said that item No. 4, it is my obligation.

راجہ محمد ظفر الحق۔ اس کے بعد تو discussion شروع ہو جانے گی جناب چیئرمین۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں یہ تو صرف refer کرنا ہیں کمیٹی کو راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ move ہونے کے بعد ہمارے Opposition members oppose کریں گے اس کو۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی پروفیسر این ڈی خان صاحب۔

Prof. N. D. Khan: Thank you Mr. Chairman. I beg to introduce a Bill further to amend the Travel Agencies Act, 1976 [The Travel Agencies (Amendment) Bill, 1995].

Mr. Deputy Chairman: The Bill stands introduced and referred to the Standing Committee concerned. Item No. 5.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I beg to introduce a Bill to establish Pakistan Commission for the Welfare and Protection of Rights of the Children [The Pakistan Commission for the welfare and Protection of the Rights of the Children Bill, 1995].

Mr. Deputy Chairman: The Bill stands introduced and referred to the Standing Committee concerned. Thank you very much. Now we come to the adjournment motions. Adjournment motions No. 5 - Dr. Muhammad Rehan. He is absent. No 28 Hafiz Hussain Ahmed, absent. No. 29 Hafiz Hussain Ahmed, absent. No. 40 - Prof. Khurshid Ahmed and Mr. Khalil ur Rehman.

AD. MOTION RE: THE VIOLENT ATTACK ON PAKISTAN EMBASSAY IN KABUL

جناب خلیل الرحمٰن۔ تحریک التوا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق کابل میں مشتعل مظاہرین نے پاکستانی سفارت خانے میں گھس کر تمام سفارتی عملے کو شدید زخمی کر دیا جب کہ سفارتی عملے کا ایک رکن ہلاک ہو گیا۔ بعد میں مظاہرین نے سفارت خانے میں آگ لگا دی۔ پاکستانی پرچم اتار کر روندا اور پھر جلا دیا گیا۔ سفارتخانے کی تمام دستاویزات اور فرنیچر جل گیا۔ یہ واقعہ گزشتہ سال کے شروع میں پیش آنے والے واقعہ سے زیادہ شدید ہے اور یہ اہم فوری مسئلہ ہے جس سے پوری قوم تشویش میں مبتلا ہو گئی ہے۔ اس لئے معمول کی کارروائی روک کر اس پر فوری بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میرے خیال میں دونوں کو کلب کر لیتے ہیں۔ جناب سرتاج عزیز صاحب آپ اس کو پڑھ دیں۔

Mr. Sartaj Aziz: Sir, I beg to move that the normal proceedings of the House be adjourned to discuss the situation arising from the violent attack on the Pakistan E .bassy in Kabul.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: The Senate do now adjourn to discuss an urgent matter of public importance namely; the failure of the Government of Pakistan to have good relations with the Government of Afghanistan, so much so that the Government of Afghanistan is levelling wild charges of spying against Pakistan and the Embassy has been closed in Kabul. It has been indicated in the daily 'News', Lahore dated 18th September, 1995 and has caused concerns to the minds of the people of Pakistan.

Mr. N.D. Khan: Opposed.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب خلیل الرحمٰن صاحب انہوں نے اسے oppose کیا ہے آپ کچھ ارشاد فرمائیں۔

جناب خلیل الرحمٰن - جناب چیئرمین صاحب یہ تیسرا incident ہے

in the last forty years and it is a far most serious incident which have happened before. Pakistani flag has been desecrated, its Embassy has been razed to ground, your staff has been attacked. One is killed, your Ambassador who represents your President in that country has been severely beaten among the other people. If there was any evidence with the Afghan Government of Pakistani involvement in any of its internal affairs they could have resorted to normal procedures like making people personal non-grata etc., etc., but they really did not do it. They went to the extreme limit of humilitating this country, its flag, its Ambassador. Rabbani regime seems to be pushing it a little too far Sir. We had incidents in the past. School bus was taken away from here. D.Cs were kidnapped from Baluchistan. Our food trucks were stopped on the way etc., on the numerious occasions Chief of Security Mr. Kanony of that country is absolutely adamant and he justifies his action saying that Pakistan was involved. Sir, I have talked to most of the staff who came from there, there are some of them very good friends of mine, I will not name them. I have total detail as to what really is happening there, what happened there and what is the attitude and I think it causes of concern. As a Pakistani I am reasonably ashamed that a sense of dependency on those who have come back. Sir, your flag has been desecrated, your Embassy has been destroyed, your people have been killed, attacked on various occasions, for God's sake what is the reaction in this country? What is going on? Even we can be insulted any where, I do not think anybody would like to be an Ambassador, it has happened in Afghanistan, it could have happened in Tunisia tomorrow. What have you done? Was not there any punitive action that this Government could have taken, a limited punitive action you had F16s according to them, could you have bombarded that

little palace of it? Or such small action in which you should have shown your anger What great game are we playing there? What is really happening? We would like to know that Sir, because this has become a bit of farce. It is believed that we are trying to install a government there, it is a great news. Sir, it is a country of war lord , not only a war lord, I will give you the latest situation there. There are Israeli Commandos who are present there and have total authority. There is Indian Air Force there, every single Afghani aircraft is operational at the moment and if you have to fight the second war with India, you will fight it over borders of Afghanistan. Sir, it is a very serious thing which is happening. We are completely humiliated. I, as a Pakistani, stands completely humiliated. What is happening? I think, sir, it is cause of very serious concern and we must consider it seriously as to what is to be done. And we, please, for God's sake, we may not be used as pawns again as it was in the past to mingle in Afghanistan affairs. Let them sort themselves out. This is no way of running a country. Thank you very much.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much. Sartaj Aziz Sahib.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, I am bit surprised and disappointed that the Law Minister has opposed this motion. Even if you take a narrow view of rules, I can't see another issue of urgent public importance than this which has caused such and such wide spread concern in the country. It is a definite issue, the attack on our Embassy. It is a recent occurence. In fact, I can almost say that in the last one year all the adjournment motions that we have taken up in this House, there is no comparable issue which has such a large scale ramification , which has such major implications for our policy and our security. In fact, what happened in Afghanistan on 6th of September will go down as a very black

chapter in the history of our foreign policy. Because hardly in the last 40 years, has any Embass, of Pakistan, anywhere has suffered from such incidence which is almost an attack on Pakistan territory. Because Embassy is a sovereign presence of a country in other country And this kind of a treatment at the instance of the Government which is very clear, is a very serious matter. And not only that there is a need for discussing this particular issue but all the issues that are surrounding this attack which is the situation in Afghanistan and is one of the most serious foreign policy issue that we face today.

So, my regret is that while we moved this motion more than two weeks ago, we are taking up this adjournment motion on the last day of the session. And the opportunity by the time supposing this motion is admitted, by the time we come to discuss this subject, even should have been moved on and the Government would not have had the opportunity to listen to the views of members of Parliament on such an important issue. In fact, I would suggest, Mr. Chairman, that the Government should not only admit adjournment motion for discussion but convene an urgent session, a joint session of Parliament to discuss this and other foreign policy issues. This morning, we saw the Kashmir issue being debated, we saw the Iran-Pakistan relations being discussed. This has been our tradition that at least once a year both the Houses of Parliament meet to discuss the foreign policy. This Government has been here now for almost two years and not a single Joint Session of Parliament has been held on the foreign policy while the issues that we face today, the geo-political dangers that we face today, are far more serious than they were in those four five years when this tradition was established. I failed to understand and in fact, I remember very well when the joint session met in this very House to pass to set up a Joint

Kashmir Committee, at that time the Government gave an undertaking that the joint session of Parliament will be convened soon to debate the Kashmir issue and it's various option. So, I fail to understand while the dangers are increasing, the geo-political threats are increasing or isolation is increasing, these kind of incidents are happening and yet the Government is not allowing an opportunity to the Parliament to debate these issues and participate in policy making because here it is not a matter of small scale beaurucratic or narrow foreign office kind of approaches. We are facing a very grave and dangerous geo-political situation. And if the Parliament cannot discharge its responsibility in debating these situations then the Parliament is not discharging its basic responsibility very well. So, I would, therefore, urge the Government that while admitting the adjournment motion, it should offer to convene the joint session of Parliament to debate this and other issues in the Parliament.

جناب ڈپٹی چیئرمین، Thank you very much. جناب انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! میری توقع تو یہ تھی کہ جناب فاضل وزیر قانون اس adjournment motion کا خیر مقدم کریں گے اور ہم نے جو مطالبہ کیا تھا کہ اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے اس کا بھی خیر مقدم کرتے ہوئے ہمیں موقع دیں گے کہ ہم اس issue پر سیر حاصل بحث کریں اور حکومت بھی اس discussion کو ہمیں مجبور نہیں کرے گی یا اس کی مخالفت نہیں کرے گی۔ جناب والا! معاملہ اس نہج تک پہنچ چکا ہے کہ وہ افغانستان جس کی پاکستان نے سالہا سال جہاں جنگ لڑی۔ جہاں سے جناب والا! روس کو نکالا۔ جناب والا! جہاں سے مجاہدین پاکستان کی سرزمین پر آئے۔ اور ہم نے ان کا استقبال کیا اور خیرمقدم کیا۔ اور یہاں سالہا سال ان کو رکھا۔ اور اس سرزمین پر اب کیا ہو رہا ہے کہ پاکستان کی ایمبیسی ساتھ کیا ہوا؟ جناب جھنڈے کے ساتھ کیا ہوا ؟ جناب والا! وہاں الزامات کیا لگ رہے ہیں؟ ان حالات میں کیا حکومت نہیں چاہتی کہ ہم مداخلت کریں۔ حکومت نہیں چاہتی کہ سینٹ کے ممبران جو ہیں

اس پر اپنا اظہار خیال کریں اور دنیا کو اور اپنے عوام کو یہ بتائیں۔ بیرونی دنیا کو یہ بتائیں، افغانستان کے عوام کو یہ بتائیں کہ ہمارے جذبات کیا ہیں۔ ہمارے جذبات جو ہیں انہیں کس قدر ٹھیس پہنچی ہے۔ اور ہم کیا جذبات رکھتے ہیں۔ اور ہمارے کیا خیالات ہیں۔ کیا حکومت یہ چاہتی ہے کہ یہ خیالات کا اظہار نہ ہو اور حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس پر ہم شدید غم و غصہ کا اظہار نہ کریں۔

جناب والا ! میں نہیں سمجھتا کہ حکومت کی یہ پالیسی ہو۔ اور یہ اگر پالیسی ہے تو کیا یہ عوام کے جذبات کی ترجمانی ہے۔ یقیناً یہ عوام کی ترجمانی نہیں ہے۔ پاکستان میں جناب والا ! کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس کے جذبات اتنے زیادہ مجروح ہوئے ہوں اور اس بات کو محسوس نہ کیا ہو۔ کہ افغانستان جس کے لئے ہم نے اتنی قربانیاں دیں، ہم نے اتنی جنگ لڑی اور وہاں ہمارے ساتھ یا ہماری ایمبیسی کے ساتھ یہ ہو رہا ہے اور حکومت جو ہے یہ بات بھی نہیں کرنے دیتی۔ حکومت یہ چاہتی ہے کہ بات بھی نہ کرو۔ حکومت مخالفت کرتی ہے کہ اس پر اپنے اظہار خیال بھی نہ کرو۔ حکومت یہ چاہتی ہے کہ عوام کی ترجمانی بھی نہ کرو۔

جناب والا!میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو ایک موقع تھا ان کے لئے جو ہم نے فراہم کیا ہے ایڈجرنمنٹ موشن کے ذریعے، میں اب بھی فاضل وزیر قانون کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ خدا را اس کی مخالفت نہ کیجئے۔ اس میں اس کو discuss ہونے دیجئے۔ ہمیں اپنے جذبات کا اظہار کرنے دیجئے۔ آپ کو بھی موقع ملے گا۔ آپ بھی اپنی حکومت کا موقف بیان کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم عوام کی نمائندگی تبھی کر پائیں گے۔آپ حکومت کا موقف تبھی بیان کرسکیں گے جب یہ تحریک التواجو ہے یہ ایڈمٹ ہو، اور اس پر بحث کے لئے کوئی دن مقرر کرلیا جائے۔تاکہ اس پر سیرحاصل بحث ہو۔ میں آخر میں اپیل کرتا ہوں جناب فاضل وزیر قانون سے، کہ اس کی مخالفت نہ کیجئے اور اس کو discuss ہونے دیجئے۔ تاکہ عوام کے جذبات کی ترجمانی اور اس ہاؤس کی ترجمانی ہو سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔شکریہ، جناب این ڈی خان صاحب۔

پروفیسر این۔ ڈی۔ خان۔جناب چیئرمین ! کابل میں پاکستانی سفارتخانے کے

حوالے سے معزز سینیٹرز نے جن احساسات کا اظہار کیا ہے ۔ ان کی قدردانی کرتے ہوئے میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ جہاں 6 ستمبر کو کابل میں پاکستان کی ایمبیسی اور سفارتکاروں کے ساتھ تمام سفارتی آداب کو بالائے طاق رکھ کر کابل انتظامیہ اور ربانی ایڈمنسٹریشن نے جو رویہ اختیار کیا that was in gross violation of the Geneva Convention of 1961. ۔ آپ کے جذبات کی میں قدر کرتا ہوں۔ لیکن اس وقت ضرورت اس بات کی تھی کہ ربانی ایڈمنسٹریشن کے اس رویہ کی جو بین الاقوامی آداب کے خلاف ہے ' شدید مذمت بھی کی جائے اس لئے کہ اس وقت یہ رد عمل ' افغان عوام کا رد عمل نہیں ہے ۔ یہ کابل کی اس انتظامیہ کا رد عمل ہے جو چاہتی یہ ہے کہ آج پاکستان ان کے ساتھ اسی طرح کھڑے ہوکر لڑے جس طرح کہ ان کی آزادی اور سوویت جارحیت کے خلاف جنگ لڑی تھی ۔ لیکن یہ آج ممکن نہیں ہوسکتا ۔ کل جب افغانستان کی آزادی سالمیت اور خودمختاری کو خطرہ تھا ۔ تو 14 برس تک افغان مجاہدین کے ساتھ پاکستان نے قدمے' درمے' ' سخنے ' ہر طرح سے تعاون کیا ۔ اور تقریباً دو ملین افغان کو ایک طویل عرصہ تک اپنی زمین کے اوپر میزبانی کے فرائض فراخدلی کے ساتھ انجام دیئے۔ لیکن آج کیا صورت حال ہے ۔ آج کابل میں جو ربانی انتظامیہ ہے اس کے پاس کوئی legitimacy نہیں ہے this government is in violation of Makkah declaration آج افغانستان کے ۳۲ صوبوں میں سے صرف ۵ صوبے ایسے رہ گئے ہیں جن کے اوپر کابل انتظامیہ اپنے اختیارات کا دعویٰ کرتی ہے ۔ پاکستان کی یہ ایک consistent policy ہے کہ وہ کسی بھی آزاد و خود مختار ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہتی۔ افغانستان کی آزادی و سالمیت کے لئے جو contribution پاکستان نے کیا وہ ساری دنیا کو پتہ ہے لیکن آج ہم ان کے اندرونی معاملات میں یا ان کے ساتھ کھڑے ہو کر کابل انتظامیہ سے جنگ نہیں کر سکتے ہیں۔ آج وہاں various warring lords جو ہیں ۔ ایک دوسرے کے ساتھ متصادم ہیں ۔ اندرونی خانہ جنگی کا شکار ہیں لیکن ہم اس صورت حال سے بے خبر اور ناآشنا نہیں ہیں گزشتہ دنوں پاکستان کے وزیر خارجہ نے ہر قسم کے خطرات کو دیکھتے ہوئے افغانستان کا دورہ کیا تھا اور ان کی کوشش یہ تھی کہ وہ ربانی انتظامیہ کو اس بات پر متفق کر سکیں کہ وہ مسطری مشن کے ساتھ ' او آئی سی کے ساتھ اور peaceful means اور ذرائع سے ایک concensus formula کے ساتھ افغانستان کے حالات کو ٹھیک کریں ۔ اس وقت کابل میں جو انتظامیہ ہے اس کی کوئی legitmacy نہیں ہے اور

وہ پاکستان کے سفارت خانے پر حملہ کرکے جس قسم کے تاثرات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کچھ ممالک کو attract کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس صورت حال میں آئیں اور ان کی مدد کریں لیکن ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ افغانستان کے اندر کوئی فارمولا آف concensus تیار ہو ، اقوام متحدہ کا محمود مستری مشن جو ہے اس کے ساتھ معاونت اور اشتراک کرکے افغان عوام کو موقع فراہم کیا جا سکے کہ وہ اپنے مقدر کا خود فیصلہ کر سکیں ۔ اگر انہوں نے جنیوا کنونشن کے سفارتی آداب کو پامال کرکے یہ حرکت کی ہے تو اس کی مذمت بھی بیشتر ممالک کی طرف سے ہوئی ہے ۔ ہمیں بھی اس کی مذمت کرنی چاہیئے یہ صرف حکومت کا کام نہیں ہے کہ اگر پاکستانی سفارت کاروں کے ساتھ ایک بہیمانہ رویہ اختیار کیا گیا ہے تو اس میں صرف حکومت پیش رفت کرے ۔ اس مذمت میں حزب اختلاف کو بھی غم و غصے کے ساتھ شریک ہونا چاہیئے ۔ یہ ایک اشتعال انگیز کارروائی ہے جو بہت ہی considered اور calculated means کے ساتھ کی گئی وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان مشتعل ہو لیکن ہم نے فراخدلی اور برداشت کا مظاہر کرتے ہوئے مشتعل نہیں ہوئے کیونکہ یہ کارروائی افغان عوام کی طرف سے نہیں ہوئی ہے ۔ افغان عوام اس کی مذمت کر رہے ہیں ۔ ہاں ربانی انتظامیہ اور کابل ایڈمنسٹریشن کی طرف سے یہ reaction ضرور ہوا ہے لیکن ہم نے ایک محتاط سوچ کے ساتھ ایک patience کے ساتھ اپنے protest کا مظاہرہ کیا ہے ۔ ہم نے ۱۲ افغان سفارت کاروں کو ملک چھوڑنے کا حکم جاری کیا اور وہ جا چکے ہیں ۔ اس کے علاوہ آج وہاں اندرونی صورت حال یہ ہے کہ خود ربانی کی فیملی پشاور کے اندر رہ رہی تھی ۔ ہم نے انہیں ہرقسم کی سہولتیں فراہم کی ہوئی تھیں اب شاید وہاں سے شفٹ ہو کر جدہ روانہ ہو گئے ہیں تو یہ ایک مجموعی صورت حال ہے اور جہاں تک پاکستان کی خارجہ پالیسی پر بات کرنے کا سوال ہے ۔ میں نے ہمیشہ فراخدلی کے ساتھ اس بات کا خیر مقدم کیا ہے ۔ اگر آپ پاکستان کی خارجہ پالیسی پر کشمیر کے حوالے سے ، افغانستان کے حوالے سے مسلم ممالک کے ساتھ تعلقات کے حوالے سے ، مغرب کے ساتھ تعلقات کے حوالے سے ، امریکہ کے ساتھ تعلقات کے حوالے سے we are open heart, we are prepared for the debate. آپ اسے بلائیں ۔ ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں لیکن اس incident کے حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں پوری قوم کو ربانی انتظامیہ کی مذمت کرنی چاہیئے اور افغان بھائیوں کے لئے کوشش کرنی چاہیئے وہاں پر تمام warring faction جو ہیں war lots جو ہیں وہ اکٹھے ہوں اور ایک

concensus formula بنے اور پاکستان اقوام متحدہ کی جانب سے جو پیش رفت ہے اس peace mission میں پوری طرح سے معاونت کر رہی ہے ۔ ہم اس سے با خبر ہیں۔ آج اگر ربانی انتظامیہ گٹھ جوڑ کررہی ہے ان ممالک کے ساتھ جنہوں نے افغانستان پر جب جارحیت ہوئی تھی تو اس کی مذمت نہیں کی تھی ۔ وہ اس جارحیت کے ساتھ تھے ، ہمیں پتہ ہے کہ کون ملک ہے جو بالخصوص کابل کے اندر اپنے ٹیکنیشنز کو بھیج رہا ہے ۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم اس سے بےخبر ہیں یا لاعلم ہیں ۔ ہم پوری طرح سے باخبر ہیں اور پاکستان اپنی اس ذمہ داری کو پوری طرح سے ادا کرے گا عہدہ برآء ہوگا جو ایک برادرمسلم او آئی سی کے ایک ملک کی حیثیت سے افغانستان کے اوپر پاکستان کی ہوتی ہے ۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ ۔ جی مندوخیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین ! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے موقع دیا ۔ یہ چونکہ بہت اہم اور سنجیدہ مسئلہ ہے ۔ اور جیسے سرتاج عزیز صاحب نے فرمایا کہ اس پر جوائنٹ سٹنگ ہونا چاہیے ۔ جوائنٹ سیشن ہونا چاہیے تاکہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ کیا ہماری گورنمنٹ نے اور خارجہ محکمہ نے ایسے اقدامات کیئے جن سے مجموعی طور پر غلط نتائج نکلے۔ اس لئے یہ مسئلے ایسے نہیں جس طرح گورنمنٹ اپنا کیس پیش کررہی ہے ۔ پوری طرح ہر پہلو سے اس پر بحث ہو تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کوئی ایسے اقدام تو نہیں ہو رہے کہ مستقبل میں واقعی اپنی غلط پالیسی کی وجہ سے ہم مشکل میں پھنس جائیں۔ اس لئے جناب سرتاج عزیز صاحب کی بات بالکل صحیح ہے کہ اس مسئلے کے کے حوالے سے بھی یہ خارجہ پالیسی کے حوالے سے جوائنٹ سٹنگ بلائی جائے اور اس پر باقاعدہ تفصیلی بحث کرکے اور واقعات حقائق سامنے رکھ کر پھر نتائج نکالے جائیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ جناب سرتاج عزیز صاحب ۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب لاءمنسٹر صاحب نے یہ تو مان لیا کہ ان مسائل پر debate ہونی چاہیے ۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ بےشک آپ بلائیں ۔ ان کو معلوم ہوگا کہ یہ ایسے مسائل ہیں کہ دونوں ہاؤسسز میں اس پر بات کی جائے ۔ اور رولز میں ہم جوائنٹ سیشن کو requisition نہیں کرسکتے ۔ اس لئے اگر لاءمنسٹر صاحب یہ assurance دیں کہ وہ

بہت جلدی فارن منسٹر کے آنے کے بعد جوائنٹ سیشن بلائیں گے تو پھر ہم اس موشن پر insist نہیں کریں گے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جناب این ڈی خان صاحب ۔

پروفیسر این ڈی خان ۔جناب نیشنل اسمبلی میں ایک نہیں ، کئی بار جو ہے کشمیر ، نیوکلیئر ، پاک افغان تعلقات ، پاک امریکن تعلقات ، کے اوپر سیر حاصل گفتگو ہو چکی ہے آپ بھی بلا لیجیئے We are prepared for that ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔آپ اس کی یقین دہانی کرائیں گے ناں جی ؟

پروفیسر این ڈی خان ۔ آپ فارن پالیسی پر سینٹ میں بحث کریں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔نہیں آپ یقین دہانی کرائیں گے تو تب ہوگا ۔سینٹ میں بحث کے لئے کریں ناں جی ۔

پروفیسر این ڈی خان ۔ ہاں ہاں ۔ جب فارن منسٹر ملک میں ہوں ۔ تو debate on foreign policy, internal policy آپ کریں ۔ بحث کریں ۔

We are always open hearted for that. We never opposed. We want to discuss Afghanistan, We want to discuss Iran. We wish to discuss Kashmir. We want to discuss Pressler Amendment and Brown Amendment. We are never apologetic and jittery on this point. But When the Foreign Minister is available in the country, it is up to you to fix the date.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جی بھنڈر صاحب ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔جناب میں یہ عرض کروں گا کہ جناب فاضل وزیر قانون کی اس assurance اور سٹیٹمنٹ کے بعد اس موشن کو ایڈمٹ ہونے میں کوئی امر مانع نہیں رہا ۔ اب سوال یہ ہے کہ آج تو آخری دن ہے ۔ ظاہر ہے کہ آج تو نہیں ہوسکتی ۔ اس کے بعد اس کا موقف یہ ہے کہ فاضل وزیر خارجہ آجائیں تو آپ فکس کر دیں۔ تو وہ آپ فکس فرمادیں گے ۔ ان کی consultation سے اس کو ایڈمٹ فرمالیں اور ٹائم آپ فکس فرما دیں۔

Mr. Deputy Chairman: So, the motion is admitted.

(قطع کلامی)

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, this matter was brought to the National Assembly on call attention notice a day before yesterday. And in the Rules of Procedure conditions of adimissibility it is prohibited. Any matter so far, let me read it. " It shall not revive discussion on a matter including the discussion on the admissibility of an adjournment motion which has been discussed in the National Assembly within the last four months

ایک بات، دوسری بات جو انہوں نے کہی ہے ہمارے منسٹر صاحب نے،

He was very clear and is very clear. Now, the reason behind it is we want a full debate on foreign policy including all issues related to it. This is a matter of only two hours. There are 87 members of this august House and everybody wants to talk on these issues. This is very important within two hours it can not be covered and then a problem arises. Last of all those who want to talk on this very important policy, the time is not there for them and they are left over. It creates bitterness. We want the discussion on foreign policy in depth. It will require at least three, four days. If two hours are allotted out of this, this is not the way, this is not the instrument to be injected for discussing foreign policy, it should be discussed liberally as a motion brought by the government on the floor of the House so that every honourable member of this august House should have a chance to discuss and give his views about it to hold a policy in the interest of our nation. This is our humble request, otherwise, it is clear violation of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988.

Mr. Deputy Chairman: Raja Zafar-ul-Haq Sahib.

Raja Muhammad Zafarul Haq: Mr. Chairman, during the last session, a similar objection was raised that a similar matter was discussed in the National Assembly and the ruling of the Chair was that if any such thing happens then the proceedings of the National Assembly should not be brought here and merely narrating it by anybody, any person who is raising the objection, would not be considered.

No. 2, while the Chair has already given the ruling a few minutes back, you had upset the priorities of the case. So, while the Chair had already done it, it was to be accepted.

No. 3, is that the discussion of the over all foreign policy is different and a very serious incident taking place around Pakistan is different. It is a specific issue. If he says through the adjournment that we want to discuss the foreign policy, the objection would be that it is indeterminate, it is not a pin pointed issue, it is not a single issue. The debate on foreign policy we welcome, we welcome the suggestion that it may be done. We are prepared for that but this is a specific issue which concerns Pakistan, it is a specific issues of recent occurrence. So it has to be discussed after your ruling.

Mr. Deputy Chairman: I have after listening the honourable Minister.......

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I raised this point and I brought the real....

Mr. Deputy Chairman: It was unanimously decided and consensus were...

(interruption)

Mr. Deputy Chairman: Dr. Sahib you don't even allow me to speak.

(interruption)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر شیر افگن صاحب میں نے آپ کو سنا ہے۔ بہت سنا ہے۔ دیکھیں یہاں پر consensus جو develop ہوا ہے ۔اپنی بات کے بعد میں نے آپ کو سنا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں' جناب والا!

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب' مجھے تو بات کرنے دیں میرے محترم ۔ عرض یہ ہے کہ این ڈی خان صاحب کی گفتگو ' ان کے ارشادات اور بھنڈر صاحب اور راجہ صاحب کے بعد یہ بات amicably یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ اس پر بحث ہو۔ لہذا اس کو میں ایڈمٹ کرتا ہوں اور حل کر جب بھی ہو گا وزیر متعلقہ سے بات کر کے اس کا ٹائم fix کریں گے ۔

اب آگے چلنا ہے جناب یا prorogue کریں؟

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Mr. Chairman, I had a suggestion that the coming session of the United Nations is very important vis-a-vis Kashmir issue. I had a draft. If you can see it, well, then we can, otherwise-------

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ان کو دے دی۔ آپ لے لیں اس کو۔ اس میں حرج کوئی نہیں ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ سر میری گزارش یہ تھی۔

Mian. Raza Rabbani: Sir, you are reading prorogation order now.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں نہیں وہ دیکھ لیں گے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ سر ایک طرف گورنمنٹ یہ کہتی ہے کہ کشمیر کا مسئلہ بڑا اہم ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ consensus سے یہ ہاؤس پاس کرے ۔ دیکھ تو لیں۔

میاں رضا ربانی۔ سر ایک منٹ اب میں یہ بات راجہ صاحب سے نہیں کہنا چاہتا تھا ہاؤس 21 سے سیشن میں ہے۔ راجہ صاحب نے بات نہیں کی آج بھی صبح ہاؤس شروع ہوا41بجے

راجہ صاحب نے بات نہیں کی۔ ابھی بھی------

We are adjourning now 10 to 9. You are in the process of reading the prorogation order, and while you are reading prorogation order on such a vital and sensitive issue, we have been handed over the draft just now and we have been said that... it is most unfortunate that on even national issues like this we are trying to score point.

Mr. Deputy Chairman: He gave you only to see it and that's all. Thank you very much.

Mian. Raza Rabbani: This is not fair, Sir,

Mr. Deputy Chairman: Let me read this order of the President. In exercise of the power conferred by Clause (1) of Articecle 54 of Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I (the President) hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on 2nd October 1995.

Farooq Ahmed Khan Leghari,

President.

Thank you very much.

(The House then prorogued sine die)

PCPPI—4531 (97) Senat—15-10-97—180.